UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232708
UNIVERSAL
LIBRARY

بسم الله الرحمن الرحیم	حمد الله است تعلیم مقیم
کل مدار وعد یا اله ۵ ۵	صل علی روح رسول کریم
شکر خدا را که بگردید طبع	اینهمه تالیف فقیر اتیم

هزاران هزار ثنای رحمان والف الف سپاس نزدان که درین زمان خیر توامان بمحض لطف واحسان فراوانش کتاب منظوم اردو درمناظره باشند ویعنی

تیغِ فقیر بر گردنِ شریر

از تالیفاتِ تیغ زن درجواب رسالهٔ منظومهٔ مسمی باصول دین احمد از تصانیف شاعر ماهر فن راجه بیس برن لاله اندرمن صاحب رسالهٔ ثانیه فارسیه یعنی

حربهٔ سیفی بر سر کیفی ۵

بپایهٔ رسالهٔ فارسیه موسوم بخوبی اسلام از مقولات لاله بهندن لال کیفی محمد ومعاون لاله اندرمن ذکی بحسن اهتمام خان والاشان محمد عبد الغفور خان صاحب ورسامان تالیفش وبذل همت حاجی محمود خانصاحب سلمه الرحمن وانطباعش از کالبد طبع برآمده راحت افزای روح نظارگیان گردید فبادروا الیه ایها المشتاقون لعلکم بعد ایام لاتجدون ۵

علم اجمالی یعنی فہرست کتاب تیغ فقیر بر گردن شریر و حربۂ سیفی بر سر کیفی

صفحہ	مطالب
۵	مناجات بحضرت قاضی الحاجات
۷	نعت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم
۹	غزل در نعت
۱۰	ذکر جمیل مولانا مولوی محمد عبید اللہ صاحب مدظلہ
۱۵	غزل در ذکر ایشان
۱۶	ذکر کتاب تحفۃ الہند
۱۹	غزل در وصف آن
ایضاً	ذکر جمیل مولانا مولوی محمد علیصاحب مدظلہ العالی مولف سوط اللہ الجبار
۲۶	غزل در ذکر ایشان
۳۱	ذکر کتاب سوط اللہ الجبار علی متن الکفار
۳۲	غزل در وصف آن
۳۳	ذکر خان والاشان سردار محمد عبد الغفور خان صاحب سلمہ الرحمن
۳۸	غزل در ذکر ایشان
۳۹	ذکر تالیف تیغ فقیر بر گردن شریر
۴۲	غزل در بیان آن
۴۳	شروع فی المقصود
۴۹	اعتراف اندرمن کہ نہیں ہرگز شریک اوستاد

صفحہ	مطالب
۵۷	استعجاب اندرمن در امر معراج و جواب تیغ زن مدلل باحوال اوتاران
۶۴	جواب مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک
۶۵	اعتراض اندرمن در نکاح حضرت زینب رضؓ وجواب آن
۷۵	حکایت مفرح نفوس
۸۳	حکایت شغال
ایضاً	ادعای اندرمن کہ سخن سنج و سخن فہم و سخن دان منم وجواب آن
۸۷	استمداد اندرمن از لالہ پہندن مولف مثنوی فارسی
۹۱	نظیر ہر دو کس مثل دو مگس
۹۲	مثال ہر دو تن چون قصہ زاغ و زغن
۹۵	حکایت ممتاز وجہ عابد
۱۰۱	محل استشہاد نقل حکایات
،،	غزل در ذکر اندرمن
۱۰۳	غزل در ذکر پہندن لال
۱۰۹	تحقیق ست رج تم

صفحہ	مطالب
۱۱۴	روایات اتہرن بید بہاگوت
۱۱۸	مثال بقال احمق
۱۲۵	اعتراض اندرمن بر مہر نبوت و جوابات دندان شکن از قلم تیغ زن
۱۲۹	حسن عمل تجریر غزل بوصف مہر نبوت
۱۳۳	قصۂ زنای اندر دیوتا باز دجۂ گوتم
۱۳۵	اثبات زنای اندر دیوتا از جوگ شبط
۱۳۶	قصۂ زنای اندر با زن پوسر ما برہمن
۱۳۸	غزل بوصف اندر دیوتا
۱۳۹	ذکر انیمعنی کہ این اول زنای اندر بنود بل ہشیرہا ازین بیشتر زنا کرد
۱۴۰	حکایت زن روغنگر باحیا
۱۴۳	استفتای تیغ زن از لالہ اندرمن مفتی شریعت بید
۱۴۴	فتوای اندرمن بر استفتای تیغ زن
۱۴۶	لطیفہ
۱۴۷	غزل
۱۴۹	کلام اندرمن در علم رسول اللہ صلعم و جواب آن
۱۵۱	طعن اندرمن بر ایذای جنگ اُحد و جوابش دندان شکن

صفحہ	مطالب
۱۵۷	ثبوت جہاد از مہابہارت
۱۶۲	انتساباہ اندرمن رو سیاہ
۱۶۳	تیراندازی تیغ زن بچہار تیر در دو چشم حیران اندرمن
۱۸۱	مرہم غزل تیغ زن بر زخمہای اندرمن
۱۸۲	مبارکباد تیغ زن بلالہ اندرمن
۱۸۳	حکایت بقال باسر سنگے
۱۸۴	اعتراض اندرمن بر شق القمر
۱۸۶	ثبوت شق القمر از کتب معتبرۂ ہنود
۱۹۱	تعجب اندرمن بر شق القمر
ایضاً	استعجاب تیغ زن بشش تعجب ہا
۱۹۵	غزل در ذکر شق القمر معجزۂ حضرت خیر البشر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
۲۰۷	اعتراض اندرمن بر ذکر ساق و جواب آن
۲۱۴	غزل مستزاد
۲۱۸	اعتراض اندرمن بر قصۂ حضرت ابراہیم و جوابش
۲۲۴	غزلہای غلاظ تیغ زن باشعار اندرمن
۲۳۵	یاوہ گوئی اندرمن در امتحان اہلے
۲۳۰	غزل
۲۳۱	طعن اندرمن بر حضرت مریم و جبریل در ولادت عیسی علیہ السلام

صفحه	مطالب
۲۴۷	طعن سنان تیغ زن در سینه اندرمن
۲۴۶	طعن اندرمن بر نکاح آدم با حوا و جوابش
۲۴۸	طعن اندرمن نسبت لوط علیه السلام و جواب آن
۲۴۹	طعن اندرمن بحضرت جبرئیل و جواب صواب
۲۵۲	قصه زنای دهرم راج در شکل برهمن ۴
۲۵۶	قصه زنای سورج دیوتا با کنتی دختر دختر
۲۵۷	قصه زنای برن دیوتا با زوجه انبا
الضاً	قصه انزال نمان کشن بدین پسرش
۲۵۹	فریفتن سند و اسند دو برادر بر زنی
۲۶۱	قصه زنای سرے شنو با برندا
۲۶۲	قصه خیر سری کشن و نظاره فرد و جز زنان از عریان ماندن
۲۶۳	غزل مثلث زبان برج دارد و
۲۶۶	خاتمه کتاب و جواب و مسله امر معترض
۲۷۲	حکایت رقص سرے کشن با گوپیان از بهاگوت
۲۷۹	قصه رقص سرے بل رام
الضاً	نتایج هر دو قصه از تیغ زن پر غصه
۲۸۳	غزل در وصف رقص لونا ران
الضاً	پیام تیغ زن با ندر من
۲۸۴	تنبیه با ندر من سفینه

صفحه	مطالب
الضاً	صفات ازواج مطهرات رضی الله عنهن
۲۸۷	مدح زن ستی و جواب آن
۲۹۴	روایت مهابهارت بر فتن ارجن بهشت در رقص اور بسی حوروران
۲۹۰	غزل
۳۰۰	اعتذار اندرمن بنظم خود و معذور داشتن آن
۳۰۲	غزل مستزاد
۳۰۴	درماندن اندرمن از بحث دینی
۳۰۵	غزل
۳۰۶	مناجات بحضرت رب کریم جل جلاله
۳۱۱	قطعات تواریخ ختم تالیف کتاب
۳۱۲	شروع رساله فارسیه حریف بیضی بر سر کیفے
۳۱۹	غزل فارسی
۳۲۰	خوبیهای دین هندو
۳۲۲	حکایت عبد لقوی با هندو ذکی
۳۲۶	غزل فارسی
۳۲۷	قصه دهقان
۳۳۳	غزل فارسی در قطعه تاریخ ختم رساله
۳۳۴	اعتذار فقیر کبیر الخطا و التقصیر

وسیعلم الکفار لمن عقبی الدار

الحمد للہ المتعال الکبیر کہ دنیا سے بالکل بے نظیر تھا فکر رسا سے مرتبا نام فاضل اجل مولوی محمد حسین صاحب سلمہ ربہ

شیخ فقیر گردن شیر

شیخ فقیر بر گردن شیر

اولی ہندیہ جواب اندرین بدخصال وثانیہ فارسیہ در رد ہفوات ہندن لال

بمطبع فاروقی دہلی باہتمام میر محمد محظم طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قلم ہے آج تیغ تیز وحدت
قلم ہے برق شور انگیز وحدت

کہان ہے گردن طغیان کفار
کہان ہے کشت زار جان کفار

سحاب خامہ وہ ذی صاعقہ ہے
کہ برق خاطف ہر مفسدہ ہے

وہ برق افگن ہوا یہہ ابر تیرہ
بنایا چشم ہر کافر کو خیرہ

مہیب اسکے صواعق اسقدر ہین
کہ کافر اپنی جانسے پر خطر ہین

یہہ سن لینا ابھی آذان کفار
ہوئی محتاج انگشتان کفار

مداوا اپنی ہے زہراب غضب ہے
وہ دیتی تیغ کو تاب غضب ہی

کہ آب آتش اثر اپنی یہہ دکھلائے
تو کشت کفر بے آتش ہی جل جائے

بظاہر دوز بانکا اک قلم ہے
بجھی یہہ زہر مین تیغ دو دم ہے

قلم ہے یکقلم اس سے سر کفر
فنا اس سی ہی ہر یک رہبر کفر

زمین شعر اپنی جو یہان ہے
سراسر قتل گاہ کافران ہے

یہ الفاظ ناظم کے ہین یعنی صدہا مجلدون کے اختصار کرنے سے

یہہ بحرِ شعر ہے وہ بحر زخّار
کہ جس مین ڈوب کر مرتی ہین کفار

گران یہہ وزنِ شعر الہٰی اب ہے
کہ جان کفر پر کوہِ غضب ہے

ہمارا صفحۂ قرطاس یکسر
بنا ہے قتلِ اندر من کا محضر

مدادِ خامۂ دقّ طاس کیا ہین
حقِ کفار مین قہرِ خدا ہین

مگر رحمت ہین جانِ مومنین پر
وہ روحِ حق ہین روحِ اہلِ دین پر

قلم اپنا ہے سروِ باغِ وحدت
کہ ہی وہ گلشنِ ایمان کے زینت

چو بہت اپنے توحیدِ خدا ہے
نمونہ اک وہ بیتِ خلد کا ہے

یہان ہے صفحہ صفحہ ابرِ رحمت
کہ نازل سب سی ہی بارانِ وحدت

مدادِ اک چشمۂ آبِ بقا ہے
محمدؐ و توحیدِ خدا ہے

وہی سلطان ہے ارض و سما کا
نہین کوئی شریک اوس کبریا کا

روان ہے حکم جسکا ملکِ جا مین
جو حاکم ہے زمین و آسمان مین

وہی جبار اور قہار رب ہے
کہ جسکا نار مین قہر و غضب ہے

کیے ہین طوق و زنجیر اوسنی تیار
کہان جائینگے بچکر اوس ہی کفار

وہان جسم انکی ہین اور یون مکان تنگ
کہ گویا ہین وہ برچھی مین سنان تنگ

وہان ہین مار دگژدم اور عنسلین
مزا چکھینگے جنکا قومِ بیدین

وہان بے پوست جسمِ ہر شقی ہے
اور اوسپر ضربِ گرزِ آہنی ہے

یہان پھوڑے پی لگتی ہی اگر چوٹ
تو چہہ جاتی ہے مثلِ نیشتر چوٹ

ذرا پوچھی کوئی کافر کے جا سے
تنِ بے جلد پر ضربِ گران سے

نہین وہ آدمی کے ہات کی ضرب
ملک کی ہات کی ہے وہ قوی ضرب

پناہ اللہ کے ضربِ ملک سے
اوٹھاکر جو زمین پہینکے فلک سے

سلطان الہند کا کتب خانہ ہی حیدرآباد
انجمن اشاعت علوم اسلامیہ حیدرآباد
دارالعلوم حیدرآباد
مطبع دارالعلوم حیدرآباد

بیان کیا ہوئی شکل اہل دوزخ
عذاب و شرب و اکل اہل دوزخ

وہان زقوم کہانیکی لیے ہے
حمیم اونکو پلانیکے لیی ہے

وہ کیا زقوم کہا جائیگا ذرا سا
اونہین زقوم کہا جائے گا گویا

پیین گے کیا حمیم نار کو دو
وہ آب گرم پے جائیگا اونکو

وہان ہے ہر طرف سی موت تیار
نہ آئیگے مگر وہان موت زنہار

جیین گے اور نہ مر جائینگی اوسمین
عجب کافر مزا پائینگے اوسمین

اگر کفار دوزخ سی خبر پائین
عجب کیا ہی مسلمان سارے ہوجائین

وہی اللہ ہی رحمان و غفار
کہ جنت جسکی رحمت کا ہی گلزار

نمونہ اوسکے رحمت کا ہی فردوس
نشان اوسکی عنایت کا ہی فردوس

روان ہی سلسبیل رحمت اوسمین
عیان ہی ہر جمیل رحمت اوسمین

مسلمانون کو ہین وہان روح و ریحان
عیان جنت کی صورتین ہے رضوان

وہ جنت کیا رضای کبریا ہے
پر اوسکو جو برائی کبریا ہے

وہان نہی کوئی ذکر مخوف
مساکن اہل دین کی ہین وہ اشرف

رہی ابرار دین جو تشنہ لب یہان
پیین گی جام پر لذت عجب وہان

کہ جنمین ہوئیگا کافور جنت
وہ ایسی ہوئینگی مسرور جنت

کہ وہان حور و قصور اونکی لیی ہے
وہان وہ خاص نور اونکی لیی ہی

جو یہان اصلا نہین طوق بصیرت
یہان ممکن نہین وہ وہم دلپر

چہپا رکھے ہی جو انہونے ٹہنڈک
وہان اسکو عطا ہونگے بیشک

تو غضب ہی اونکی رحمت ہی زیادہ
تو نقمت سی عنایت ہی زیادہ

مگر وہ ہی نصیب اہلِ اسلام — وہ رحمت ہی قریب اہلِ اسلام
جہنم مین پڑے کفار و فجار — جو دیکھین گے جنا مین عیش ابرار
تو نارِ رشک افزون ہوئیگی اور — مصیبت اونکو وہان یون ہوئیگی اور
سنی دل سی اگر آیات قرآن — عجب کیا ہوئی اندر من مسلمان
مگر کیون ہوئیگا وہ پر تکبر — کہ ہی اوسکو تو یہہ جوشِ تصور
معطل ذاتِ بیچون و چرا ہے — زبان بر جکا زانی خدا ہے
وہ عبد اللص کہان ایمان لائے — جو ماکہن چور کو خالق بنائے
مگر ہان قدرتِ حقی ہی وہ شان — کہ اندر من سی لاکہون ہون مسلمان
نظیر اوسکی ہی قصہ ساحرون کا — کیی فرعون نی جو پیش موسیٰ
الہی بہر موسی دی وہ اسباب — کہ ہو فرعون اندر من ہی غرقاب

مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات عزاسمہ

الہی تیغ زن کو دی وہ ہمت — کہ کاٹی ہر سر کفر و جہالت
میری تیغِ زبان مین ہوئی وہ آب — کہ اہلِ شرک کی آتش ہو سیراب
سخن میرا بنے وہ برقِ روشن — جلا ڈالے جو اندر من کا خرمن
الہی ہات میرا ہو تبر ہو — صنم خانہ ہو ہر بت کا سر ہو
ادا ہو رسم ابراہیمؑ مجھسے — کہ مین ہی توڑ ڈالون سر تونکے
جلا ڈالون بنا دون اونکو چونہ — دکہا دون جوشِ وحدت کا نمونہ
اگر ہندو یہہ پوچہین مجھسی حیران — کہ کسکا کام ہی یہہ ای مسلمان
خلیل اللہ سان پہر یہہ کہون مین — انہین سی پوچہو گر یہہ بولتے ہین

کہ ایسا کون تیر غالب آیا — کہ تم معبود تھے اور مار ڈالا
وہ زورِ تیغ دے یا حیِ قیوم — کہ شومِ سومنات اوس سی ہو معدوم
الٰہی دے زبانکو ایسی قدرت — کروں فوجِ سخن پر مین حکومت
مضامین پیش آئین ایسے ہر بار — کہ فوجِ سلم بہر کفار
جہان مین میرے لشکر کا وہ غل ہو — کہ عالم مین سہی مذکور کل ہو
کہ وہ اندر مین مردود بہاگا — مع لشکر ہی لو نمرود بہاگا
شکست اب دیکھو اوس کافر فنی پائے — سزائی کفر اوس فاجر فنی پائے
الٰہی میرے الفاظ زبان کو — وہ زور لشکر پشہ عطا ہو
کہ مثل لشکر نمرود نمرود — مع کفار اندر مین ہو نابود
ہے ہر لفظ وہ سنگ فلاخن — کہ کوئے اوسکو سر سے تا بناخن
زبان پر جو یہان لفظ ایک بہی آئے — تو مثل پشہ اوسکا مغز کہا جائے
بہت کرتا ہے وہ می نوش آرام — نہوئی اوسکو بی پاپوش آرام
سر نمرود کے صورت ہمیشہ — رہی پاپوش خوری اوسکا پیشہ
الٰہی رکہہ ریا سے مجکو محفوظ — رہون اخلاص سی ہر لحظہ محظوظ
کیا ہے لشکر اعدا پے منصور — تو رکہہ عجب وریا سی بہی بہت دور
کہ جو کچہہ ہے ترے نصرتسی ہی وہ — کہان اس ناتوان ہمت سی ہی وہ
رہون مین بحر عفو معصیت مین — رہون مین موجہاے مغفرت مین
ہمیشہ ہمکو ہو رحمت کا سایہ — کہ تو سولے ہمارا ہے خدایا
ہمین غالب ہی رکہہ اعدا دین پر — مدد دے ہمکو قوم کافرین پر
الٰہی تیغ زن کی سب دعا مین — اجابت کا شرف جلد یسی پاوین

نعت سید ابرار رسول مختار قاتل کفار جاہد اشرار علیہ صلوات من الغفار وعلی آلہ الاطہار واصحابہ الاخیار

محمد ایسی سلطان جہان ہین — گدا اونکی غنیان جہان ہین
عرب مین ہے ظہور ذات مختار — عجم اونکے لیے ہی کفش بردار
وہ ہین مہر سپہر وحدت حق — وہ خیر خلق ہین اور رحمت حق
محل رحمت ورضوان ہین احمد — بشیر وصاحب قرآن ہین احمد
ہوا جسوقت وہ خورشید تابان — ہوئے معدوم سب اکدم کی دم مین
اگرچہ نام کو امی ہین وہ شاہ — جہان مین منقسم ہے کوئی حصہ
محمد مصطفے ہین ایسی عاقل — کہ فخر اونسے ہی عقل کل کو حاصل
کمال اوس عقل کا کیا عقل مین آوے — کہ ہر وصاف یہان دیوانہ بنجاوے
کیا وہ اوس زبان نی کار شمشیر — کہ سب ماری گئے کفار بے پیر
محمد کا جو گلزار بیان ہے — مسلمانون کو اک باغ جنان ہے
وہی صرف زبان مصطفے ہی — کہ داغ صرف بہر اشقیا ہے
جہان کے کافرون کا خون پیکر — وہین ہے تشنہ لب احمد کا خنجر
قیامت تک پی جائیگا وہ خون — جہان تک پائینگی کفار ملعون
جہان وہ بحر خون کفر کو پاوے — تو سارا ایک ہی چسکی مین پی جاوے
یہہ فرماتے ہین وہ محبوب ہر شے — ہمارا رزق ظل سیف مین ہے
جسی ہو ابر رحمت سایہ تیغ — تو اوس سی کون ہو ہمپایہ تیغ

جو رزق اسطور جانبازی ہی کہائیز — مقابل اونکی کافر کیونکے آئین
غضب ہی اک کناکت دار اس اکال — کہ متہرا کا ساچوباہی وہ بدحال
تکبر کم نہین شیطان سی اوسکو — نزول لعن ہو رحمن سی اوسکو
جو دریائی منی مین غرق ہی شوم — اور اوسپر صادق آئی وصف ندوم
جو کہا جائی زیادہ حد سی ذرات — نکالی انجری مقعد سی دزات
وہ دہپا ہمسی لوگونکا ہی اک کہای — تو مثل گوزادسکا دم نکل جای
کلام مصطفے مین اوسکو ہی طعن — بہت خیر البری مین اوسکو ہی طعن
سنا اسی کافر ملعون وگستاخ — چہ نسبت خاک را با ہفتمین کاخ
مقابل ہوئیگا حضرت سے کیا تو — ہماری ہی ذرا آگی او آسمان تو
وہ جو جو ہین بڑے اوتار زالے — وہ سیتا اور گوری اور بہانے
خلاف وید ثمروہ بد چارون — کتابین اپنی سب گوہین ہزارون
وہ ساری سانپ رسی کی تولی آ — بشکل ساحران قوم موسے
بعون اللہ کیا ہوتا ہے پہر دیکہہ — نہ ہنی پائی گا تو منتظر دیکہہ
عصائی ذکر توحید ورسالت — ابد ہر سے اژدہا بنکر بعجلت
اونہین کہا جائیگا یون دمکی دیم — کہ تہی گویا ہمیشہ وہ عدم مین
جو قسمت مین تیری ایمان ہوگا — تو تو ہی ساجد رحمان ہوگا
کہ مانا مینی رب العالمین کو — الہ ورب خیر المرسلین کو
یہہ مین ایمان لایا اوس خدا پر — اوتارا جسنی قرآن مصطفے پر
وگرنہ صورت فرعون بے عون — کہان وہ نور ایمان اور تو کون
تیرا معبود بت سینگ کفر ہی بس — وہی تو غرق گنگ کفر ہی بس

۴ جو جو جہین سایان تین وقتا کو غذای کرتی ہی جو جہین غرقاب کو نہیں دیتا

۵ بہت سے قوی اور بہادر جانور ہین

یہہ نیل کف ای فرعون ملعون ڈبوکر مار ڈالیگا تجھے یون
مرا فرعون جیسے نیل مین وان تو اسمین ڈوب کر مرجائیگا یہان
تو نیلکر اپنے دریا کے سفر مین بہت آرام پائے گا سقر مین
جہان ہونگے خلوتگاہ فرعون وہین ہوئیگا تو ہمراہ فرعون
وہان فرعون اور تجھہ جیسے لالہ رہینگی ہم نوالہ ہم پیالہ
اگرچہ شان دنیا مین ترا سر نہین ہے اوسکی کہنڈ یکے برابر
مگر انکار حق مین ہو برابر نہین جاہ وحشم مین گو برابر
جو تجھہ مین اون مین ہی یہہ ابطہ حاصل تو دوزخ مین رہیگا اوسکی شامل
کہان ای تیغ زن تیرا گیا ہوش یہہ ذکر نعت مین کیا آگیا جوش
کہین سر کاٹ چٹ کافر کا جلدے لگا ہت درود مصطفےٰ کے
رسول اللہ پر دن رات صلوات رسول اللہ پر صلوات صلوات
درود اللہ کا ہر ساعت اون پر سلام کبریا ہر ساعت اون پر
میری جانب سی یا اللہ ہر دم صلوٰۃ اونپر سلام اونپر ہو پیہم
اور اونکی آل پر اصحاب پر بہے رہے نازل تری رحمت الٰہی
اشداء علے الکفار ہین وہ رسول حق کے سب غمخوار ہین وہ
نہ سمجھا مال وجان وسر اونہون نے کیا قربان محمد پر اونہون نے
نثار اونپر نکیون ہو رحمت حق مدام اونپر فزون ہو رحمت حق
یہہ ختم نعت مین نیت ہے میری کہ لکھون ایک عشقیہ غزل بہی
فرشتے کاش لیجائین وہان تک مرا پیغام پہنچائین وہان تک

غزل

عرب ہے مظہرِ شانِ محمدؐ — عجم ہے زیرِ فرمانِ محمدؐ
بخارِ خونِ کفر اک دم مین پی جای — لبِ شمشیر و پیکانِ محمدؐ
رخِ مہرِ قیامت کا نمونہ — رخِ شمشیرِ عریانِ محمدؐ
گئے اک حرف سی طرفِ سقر مین — ہوے جو حرف گیرانِ محمدؐ
ادا کب ہوئے شکر اونکا کہ جو مین — خدا کے بعد احسانِ محمدؐ
بہت مان باپ پر احسان ہی میرا — اونہین کرتا ہون قربانِ محمدؐ
الہی عاشقانِ باصفا کو — نہوئے داغِ ہجرانِ محمدؐ
اسے کونسا دن ہوئے گا وہ — کہ ہون مین پھر بھی مہمانِ محمدؐ
لگا مین جای سنگِ آستانہ — مجھے اسی کا ش دربانِ محمدؐ
غمِ امت مین تنہا اللہ رے کیا کچھہ — وہ جوشِ چشمِ گریانِ محمدؐ
پیام آیا ہم اتنا خوش کرین گے — نہوگے پھر حزین جانِ محمدؐ
یہہ جن جانون کا اللہ کے طفیل غم ہی جانِ جانخو — وہ جانین ہون مین قربانِ محمدؐ
سنانا ہمکو محشر مین خدایا — طفیلِ روے خندانِ محمدؐ
دہن ہیبت سی ہون گنگ و جسم خشک — جو دیکھین موجِ عمانِ محمدؐ
ہمیشہ مدحِ احمد کے لیے تو — ق — میرے اللہ رحمانِ محمدؐ
بہت رکھہ مجھپر احسانِ مضامین — طفیلِ روحِ حسانِ محمدؐ

ابن ثابت رضی اللہ عنہ ۱۲

فقیر اتنی کہان طاقت ہے واللہ
کہ ہون مین تجھہ ثنا خوانِ محمدؐ

ذکرِ جمیل مولانا ذے مجد وجاہ اوستادنا و شیخنا
مصنف تحفۃ الہند مولوے شیخ محمد عبید اللہ صاحب مدظلہ

واوصلہ اللہ مجیب الدعواہ الی ماتمنّاہ

وہ ازبس رونقِ اسلام و دینِ مبین ہیں — بہت ہی پیرو شرعِ متین ہیں
وہ آیاتِ الٰہی سے ہیں آیت — کہ اونسے ہوتی ہے ہردم ہدایت
وہ ایت ہی وہ اونکو امرِ دین ہیں — کہ جیسی چاہیے شرعِ مبین ہیں
وہ ہیں حاجیِ بیتِ ربِ عزت — خلوص اون کا قبولِ حج کی حجت
مزارِ مصطفے کے ہیں وہ زائر — نظر ہے اسلیے سنت ہیں غائر
عجیب اخلاص کا ہے وعظ اونکا — وہ رمزِ خاص کا ہی وعظ اون کا
کہ اہلِ بزم ہوجاتے ہیں مخلص — ریاکار اوس سے ہوآتی ہیں مخلص
کرامت ہی اثر جو وعظ مین ہے — ہدایت ہی اثر جو وعظ مین ہے
کہ جی جاتے ہیں مردے کفر کے واں — وہین آتی ہے اونمین روحِ ایمان
یہہ ہی ضرب المثل ہندوستا نمین — عجب تاثیر ہے اونکے بیان مین
نہو کیونکر جو دل سے آتی ہے بات — تو وہ ہر دل کے اندر جاتی ہے بات
مٹائی قرب اونکا دل سے کلفت — بھت ہی اونکو مسکینو نسے الفت
صفی ہیں وہ اجتبائی ہیں متقی ہیں — سخی ہیں صاحب جود خفی ہیں
اگرچہ اونکے خادم ہیں اراکین — ولیکن وہ ہیں اور حبِ مساکین
عجیب اخلاق دیکھے اس صفی کے — نمونہ ہیں وہ خلقِ احمدی کے
خلیق ایسے کہان ہوتے ہیں پیدا — شفیق ایسے کہان ہوتے ہیں پیدا
غمِ مہمان نوازے دایما ہے — خلیل اللہ کی سنت ادا ہے
جو شائبہ ہیں وہ اونمین سب ہیں موجود — جو ناشایستہ ہیں بالکل ہیں نابود
طریقہ اونکا ارشاد دہدے ہے — کتاب سنت اون کا رہنما ہے

وہ ہین مہر منیر فعل سنت — نہان ہی اونسی ہر خفاش بدعت
وہ ہین وہ دین سے ماہر مسلمان — کہی ہین سیکڑون کافر مسلمان
کہان یہہ چشمۂ آب بقا تہا — نہان ظلمت مین کب سی یا خدا تہا
یہہ بحر زندگی جب سی رواں ہے — تو مرگ کفر و بدعت سی امان ہی
جو اندر من ہی قطرہ اس سی پی جای — تو مرگ کفر سی یک لخت جی جاے
جب اوس مرد مین آئی روح اسلام — پہر اوسکا زندہ ہو کر ہوئی یہہ کام
جلا ڈالی وہ بید بے ثمر کو — منڈا ڈالی وہ اپنی موی (یعنے چوٹی) سر کو
ہوا زنار سے پہر اوسکو رشتہ — غم توحید مین ہو دل پر شستہ (پریشان)
حرارت آئے پہر یہہ اوس للی کو — جلا ڈالے وہ گنگا جلے کو
وہ توڑے اپنی ہاتون سے بتون کو — ہدایت نامہ لکہے کافرون کو (بخشے)
ہوئی طعنہ زن پہر مومنون پر — بتون کو پہینک ماری کافرون پر
چراغ بتکدہ ہو شمع مسجد — بنی وہ ہمدم ہر جمع جماعت مسجد
وہ ہو جاے شمول حال ابرار — بنی آہن طلائی دست افشار (زر خالص)
یہہ دیکہو اوسکے حق مین کسقدر ہم — دعای خیر یہان کرتے ہین ہر دم
اگر پہر بہی ہمارا وہ عدو ہے — کہان انصاف کی کچہہ اوسمین بو ہی
عجب کیا گر بحکم رب قاہر — کرامت ہوئی مولانا سے طاہر (علیہ الرحمۃ)
وہ ایسے ہین کہ بس جی جانتا ہے — اونہین ہر ایک کوئی جانتا ہے
اگر اوصاف لکہون اونکی اکثر — نہوئی مکتفی اوسکو یہہ دفتر
چلے آتی ہین مضمون بے نہایت — اسی پر اب تو کرتا ہون کفایت
کہ اس پر اس سخن کا خاتمہ ہے — کہ مجکو اونسی حاصل تبرکہ ہے

تمت بالخیر

بن جا سالک مجذوب پر فقرہ کی شرح ہے یعنی کافر سے مسلمان ہو جانا اور

لیجو مدح مین دے مجھے تکلیف — کلام اپنا ہے دیکھو بی تکلیف
رہین عالم مین یارب وہ سلامت — رہین اسلام مین وہ باکرامت
رہین وہ حاسدون کی شر سے محفوظ — رہین وہ کافرون کی شر سے محفوظ
رہی تو اون سے یا اللہ راضی — ملین اونکو رسول اللہ راضی
اسلیے جب وہان ہوا ونکے کریم — ہوا ونکے زیر سایہ میری تکریم
جو قرب اونسی ہے یہان مجکو میسر — جوار اون کا وہان بہتے ہو میسر
ہوئی اونسے مجھی تعلیم دین یہان — تو رکھے پاس رب العالمین وہان
اسلیے ہم جنان پر ضیا ہین — رہین صف نعال مصطفا مین
وطن سے آگئی جب ہند مین یہہ — ہوئی مشہور ہند اور سند مین یہہ
ہوا (بجاب ۱۲) انکے سبب معدوم گویا (دیار اعلا) مسلمانون سی ہندو مین بہت سا
پڑی انکے سبب یعنی خلل مین — جو تھی رسم ہنود (یعنی رسوم ہنود ۱۳) اکثر عمل مین
مسلمانون کے اب یہہ مقتدا ہین — ہزارون اہل دین کی پیشوا ہین
بہت تھا شرک و بدعت کا یہان شغل — نتھا توحید و سنت کا یہان شغل
خدا نے جب یہہ نہر دین عطا کے — بہائی شرک و بدعت کی ہلا کے
سبب اونکے بدل سب مردو زن ہیچ — خصوصا آج جو اہل وطن ہین
کوئے یہہ بات میری دل سی پوچھی — کہ مجکو فخر کیا کیا کچھہ ہے ان سے
قرین جائی فقیر و آنجناب است — بہ بیدار لیست یارب یا بخواب است
ہماری مرشدون کے دوست ہین یہہ — ہماری ہے دلونکے دوست ہین یہہ
یہہ میری مقتدا ہین رہنما ہین — ذرا مجھسے کوئی پوچھی کہ کیا ہین
کوئے دشمن بہی انکا ہی تو کیا ہی — کہ اوس دشمن کا بہی جی جانتا ہے

(۱۲) مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۳) مولانا حافظ احمد صاحب محدث کبیر رحمۃ اللہ علیہ

کہ قول و فعل انکے ہین مواقف — یہہ صادق ہین سبھی صادق ہین یہہ صادق
عداوت سے اگر کوئے نمائے — شقاوت سی اگر کوئے نمائے
تو کیا کیجے جو محروم سعادت — رہے انکار سی بوجہل سیرت
یہہ ہندو کیون نہوئین انکے دشمن — کہ انکا آفتاب دین روشن
دکہاتا ہے عیوب دین ہندو — کہ یہہ کفر ہے آئین ہندو
یہہ گو لکہنے ہین رد تحفۃ الہند — مگر کیا کم ہے یہ تحفۃ الہند
بھر وہ نخل ہدایت یہان لگا یا — کہ پہنچا ہے بہت دور اسکا سایا
جو دل ہین راغب جنات پر نور — وہ اسکے سایہ مین رہتے ہین مسرور
جو جلتی آفتاب کفر مین ہین — معذب خود عذاب کفر مین ہین
وہ اس سے بہاگتی ہین دور مردود — وہ ہین اللہ کے مقہور مردود
جو طرز ہجو ہندو نے نکالے — بھرا اپنی جان پر آپ ہے بلالے
بس اب ملتے نہین زنہار زنہار — زبان اہل دین کے السنی تلوار
نہ لینے پائین گی یہہ بی سقردم — سقر مین بہی تو دم ہوئین گی ہردم
وہ ایسے جای پر غیظ و غضب ہے — کہ نار اللہ جس مین قہر رب ہے
دل کفار کو وہ جہا نکتے ہے — وہ دم مین کافرون کو بہا نکتی ہی
تعصب جانی دی ہندو کہین تو — مسلمان ہو نہ اندوہگین تو
ہمارا دین ہے یہہ وہ بحر زخار — کہ دم مین پاک ہوئین ساری کفار
یہہ دریا دم مین کر ڈالی اونہین پاک — ابہے دہو ڈالے اونسی کفر کی خاک
نہ دیکہا کوئی ہندو ہمنے رہبر — کہ وہ بہی ہو کہین نا ہتے منکر
بلاتا ہوئے سبکو اپنے جانب — کہ آؤ دین ہندو ہے یہہ غالب

یہہ کیا باعث کہ ہر اک جانتا ہے
یہہ ان کا دین جھوٹا بر ملا ہے

عبید اللہ کا دشمن نہ بن تو
یہہ تارِ عنکبوت اوپر نہ تن تو

کہین ایسا بہی ہی اے بندۂ آزر
کہ تارِ عنکبوت اور دامِ شہباز

عبید اللہ وہ مرغوبِ دل ہین
کہ وہ مشہور دور اور متصل ہین

جو آیا ہے حدیثِ مصطفےٰ مین
کہ بندہ جب کوئی خلقِ خدا مین

شرف پاتا ہے خود نیکو روی سے
مشرف ہی خدا کی دوستی سے

اوسے رکھتا ہی رب العالمین دوست
اوسی رکھتے ہین جبریلِ امین دوست

فرشتے دوست اوسکی ہر کہن ہین
پہر اوسکے دوست سب اہلِ زمین ہین

تو مصداق اسکا ہم پاتے ہین ان کو
ہمارا فہم یا اللہ سچ ہو

یہہ للّٰہی محبت مقتضے ہے
غزل شایانِ وصفِ مولوی ہے

تو اونکے وصف مین لکہون غزل اب
کہ ہو مقبولِ حق میرا عمل یہہ

غزل

جسے وصلت عبید اللہ سے ہے
عجب رغبت عبید اللہ سی ہے

نکیون کر دور بہاگی ہمسے شیطان
ہمین قربت عبید اللہ سے ہے

غنیمت ہی کہ شاگردانہ حاصل
ہمین نسبت عبید اللہ سے ہے

بنت مین کیون نہوئی دین کی خیر
کہ خیریت عبید اللہ سے ہے

بنت کیا ایک عالم مین عیانِ دین
عیان ملت عبید اللہ سے ہے

ہمیشہ امرِ دین مین اللہ اللہ
عجب ہمت عبید اللہ سے ہے

عجب کیا توبہ اون کی ہوئی مقبول
جنہین بیعت عبید اللہ سے ہے

ذرا رانڈ و مکے دل سی پوچہہ کیا کچہہ
عیان سنت عبید اللہ سے ہے

یہہ پوچھے کوئی اندر من سی جاکر — کہ کیون نفرت عبید اللہ سی ہے
وزا اگر تو دیکھے بی خبر تو — کہ کیا راحت عبید اللہ سی ہے

فقیر اسکی خبر دیتا ہون اون کو
مجھے الفت عبید اللہ سی ہے

ذکر کتاب مستطاب تحفۃ الہند ذندان شکن کفار ہند و سند تقبل اللہ منہ

بہت تحفہ ہی اونکی تحفۃ الہند — ہدیہ اونکا ہی بی مثل و مانند
الہی سعی انکی ہوئی مشکور — قبول کبریا ہوئے وہ مسطور
قبول حق کا اک یہہ بہی نشان ہے — کہ وہ مقبول خوبان جہان ہے
ترقی پر ہے ہردم شہرت اوسکی — دل عالم مین ہی اک رغبت اوسکے
بیان اسکا کہ وہ تحفہ ہی کیا شے — اشارہ مہر انور کیطرف ہے
وتحفہ خود بیان کرتا ہے اپنا — کہ خور خود رخ عیان کرتا ہی اپنا
کہو نہین دیکھو وہ ہے مہر روشن — تو ہی تحصیل حاصل مشتغل من
اگر جلتا ہے اندر من تو جل جائے — وہ جل پرواہ لے تا دم نکل جائی
کہ آخر اوسکو جلنا ایک دن ہے — ابہی جلجای تو سب غم ہوی طے
بہت غمگین رہتا ہے وہ مسکین — کہین مرجای تو کچہہ پائے تسکین
اگر خفاش ہوئے دشمن مہر — نہوئی کسر شان روشن مہر
گلاب پاک کا دشمن جعل ہے — تو کب اوسکی گلابی مین خلل ہے
اگرچہ چند ہوئے دشمن بار — تو ہوسکتا ہی کب وہ رہزن باز
عسل سی گرچہ صفراوی ہو بیزار — مزا اوسکا نہوئے تلخ زنہار

عداوت شیری روباہ کو ہے — بچائی پر وہ اوسکے راہ کو ہے
جو بوئی شیر بہی اوسکو کبہی آئے — عجب گیا ہے کہ وہ ہیبت ہی مرجائے

تحسین و آفرین بر عقلِ سلیم مولانا عبید اللہ بر تالیف تحفۂ الہند تحفۂ دلخواہ

حواس انسانکے جس جس کا ملی ہین — یہہ ظاہر ہی کہ کس کس کام کے ہین
حواس انسانکی ہین وہ نعمتِ حق — کہ اونسی دیکہتا ہے قدرتِ حق
وہ کیا کیا ہین سماعت ہی بصر ہے — وہ شم ہی ذوق ہی لمس بشر ہے
سمجہنا عقل بہی انسانکی کیا ہے — یہہ جوہر کس لیی اسکو ملا ہے
یہہ ہی دریائی جودِ حق کا گوہر — یہہ ہی ادراکِ خیر و شر کا جوہر
یہہ وہ آنکہین ہین جنسے دیکہتا ہی — کہ یہہ اچہا ہی یان اور یہہ بُرا ہے
تمیز اس ہی ہی اسکو نیک و بد کی — خبر ہے اس سے ہر سیل و زد کے
سو مولانا عبید اللہ نے خوب — جب ان آنکہون سی دیکہا زشت و مرغوب
جو دیکہا خیر بالکل دینِ اسلام — تو مانا بے تامل دینِ اسلام
جو شر دیکہا سراسر دینِ ہندو — تو مارا اونکی منہ پر دینِ ہندو
خدا نے دی وہ توفیق و ہدایت — کہ خالص سنگیے عالی درایت
ملایا خاک مین سب جاہِ دنیا — نر کہی ایک بہی دلخواہِ دنیا
نر کہی کچہہ محبت مال و زر کے — خبر اب تک نلی پہر اوس اوس دھن کے
سکونت تہی جہان اور مالِ دولت — ریاست اور حکومت اور عزت
جو ایسی دلکی مرغوبات چہوڑے — خدا کی عشقین لذات چہوڑے
وہ مقبول خدا کیونکر نہوئے — وہ دین کا رہنما کیون کر نہوئے

وہ مرغوبِ خلائق کیون نہو جاے — وہ اک عالم سے فایق کیون نہو جاے
تو لاک اللہ اے مردِ مسلمان — رہین تجھپر خدا کے فضل واحسان
عجب دانش ہوے تجکو عنایت — عجب کاوش ہوئی تجکو عنایت
درایت جسکو کہتی ہین وہ یہہ ہے — ہدایت جسکو کہیے ہین وہ یہہ ہے
اسی کہتی ہین عقلِ دین واللہ — اسی کہتے ہین نقلِ دین واللہ
عنایت جسکو ہووے یہہ فراست — عطا ہوجاے جسکو یہہ درایت
پہر ایسا کسطرح ہووے وہ خود کام — کہ آپہی ہوئے لذت گیر اسلام
وہ ہے آمادہ سب کے فائدہ پر — صلائی عام ہے اس مائدہ پر
گوارا ایسے دانا کو ہو کیون کر — کہ قوم اوسکی رہے کفار یکسر
تو اوسکا شغلِ بیدار ے دلو مے — یہی ہے رات دن یا لیتَ قومے
جو تہا قولِ حبیبِ اہلِ یاسین — کہ یا اللہ میرے قوم بیدین
کہین آگاہ ہوجائین تو اچہا — عباد اللہ ہوجائین تو اچہا
عباد اللہ ہون مین یا الہے — عباد اللہ ہوین قوم میرے
اونہین بہی دین کی آجاے لذت — خدا اونکو بہی یہہ دکہلائے لذت
تو لکہی اسلیے یہہ تحفۂ الہند — کہ سنکر کافران ہند تا سند
مسلمان کچہہ بہی ہوجائین تو کیا خوب — کہین اسلام مین آئین تو کیا خوب
اگرچہ نام کو یہہ ہین مصغر — بنا اے خالقِ اکبر مکبر
یہہ اندر من عبث جلتا ہے دنرات — کفِ افسوس کیون ملتا ہے دنرات
مسلمان آکے انکے ہاتہہ پر ہو — نہ مفتون ہندون کے ساتہہ پر ہو
مسلمان پہر سب اوسکی ساتہہ ہونگے — جدا گو اوس سے گنگا ناتہہ ہونگے

غزل لکھون تو بہتر ہے یہان یہے | اگرچہ وصف تحفہ ہین بد یہے

غزل

جو خوش ہین دوستان تحفہ الہند | حزین ہین دشمنان تحفہ الہند
لگا دی چوب اندر من کو آتش | جو گزرا کاروان تحفہ الہند
دوا بس مرہم ایمان ہے اوسکی | لگے جسکو سنان تحفہ الہند
شراب کفر کی ہین وہ قدح خوار | کہ جو ہین قادحان تحفہ الہند
زر توحید اندر من ہے لیجائے | کہونکلی ہے کان تحفہ الہند
پر اوس کہوئی کو کیا اس زر سی نسبت | کہ جو ہے درمیان تحفہ الہند
بہت ہند و مسلمان ہو گئے ہین | ہوا ہے امتحان تحفہ الہند
پر اندر من پے برساتا ہی پتہر | سحاب آسمان تحفہ الہند
کتھا کو اپنی پنڈت بہول جائے | سنے جب وہ بیان تحفہ الہند
اگر بیخواب اندر من ہے غم سے | سنا دو داستان[1] تحفہ الہند

فقیر اوس چور سی تجکو خدا نے
بنایا پاسبان[2] تحفہ الہند

ذکر جمیل جبرئیل جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول منہل فضایل منبع فواضل قامع بنیان کفار زمن قاطع سر کفر اندر من محی السنۃ السنیہ ماحی البدعۃ الشنیعہ عالی دودمان جامع الکمالات الممکنہ لنوع الانسان حامی دین سید المرسلین حجج عن المسلمین مصنف عط اللہ الجبار علی متن الکفار نائب رسول اللہ الولی مولانا مولوی محمد علی صاحب مدظلہ العلی

[1] یہ لفظ اردو میں مونث بولا جاتا ہے

[2] یہ لفظ مولانا کی زبان سے سنا ہے

ساکن بحیراون عالم تحصیل بلاری سلمہ اللہ الباری قرونا کثیرا

اگر حامیِ دین کہیئے تو یہہ ہین — سفیرِ مرسلین کہیے تو یہہ ہین
یہہ آیاتِ الہی سی ہین آیت — کہ کشتِ دین کو ہین ابر ہدایت
مسلمانون کی جانب سی یہہ دیندار — سرِ کفار پر ہین تیز تلوار
اگر دجالِ اندرمن ہے ظاہر — تو یہہ ہین مثلِ عیسے اوسپہ قاہر
رسولِ حق کے نائب ہین یہہ بیشک — کہ اہلِ فکر صائب ہین یہہ بے شک
یہہ وہ ہین دینکے حق مین قلزم علم — نہین یہان کام اپنا جز گم علم
صحیح العلم ہین یہہ ایسے اکمل — کہ صرفے آج کل کے کل ہین معتل
یہان اندرمن سطحے جبلت — رہی محذوف شکلِ حرفِ علت
وہ اندرمن تو کیا قرا اگر آئے — فرار انکی مقابل وہ بہی کر جائے
یہہ ہین وہ نخوبیِ عالی طبیعت — کہ اب کیا ابن حاجب کی ہی حاجت
یہہ ایسی فعل افضل کے ہین فاعل — کہ ہی مرفوع ہونا جسکو حاصل
کمالِ علم کو گر کیجے مسند — تو ہین مسند الیہ اوسکے محمد
وہ یون بس مورد علم وعطا ہین — کہ ہمنام محمد مصطفے ہین
نہوئی کیونکہ ہمنامی کی عزت — کہ ہے وہ امتِ عاصی کی عزت
اگر ہے جزو ثانی وہ علے ہے — علی دروازہ علم نبے ہے
تو نسبت علم سی حاصل ہے موفور — عجب عالم ہین یہہ نور علے نور
ہوا انسے وہ جز ثقلِ دین ہے — کہ مخصوص انسے قوم کافرین ہے
مضاف انکی طرف ہی علم وحکمت — یہہ ہین موصوف حسنِ فہم وخبرت
بنے معقول سب معقولے انسے — بہت کہبرائے سوفسطائے انسے

عطا

عطائی حق ہے انپر وہ ذکاوت — کہ انکی اہلِ ہیئت پر ہے ہیبت
جو ہوتا پور سینا ذی فراست — تو دیتا انکو داد علم و حکمت
ہوا تہا عزم یہہ کس فلسفی سے — مقنن کب تہی وہ قانون دین کی
ہوی قانون ان سے وہ مدوّن — ہوا ہی دین احمدؐ جسسے روشن
خصوصاً ارذِ کفرِ ہند کے واہ — عجب انسی ہوئی ترویج واللہ
عجب کیا ماری اک طفل مسلمان — ہزارون ہندؤن کو آج آسان
نمانگین پہر تو پانی اوسکے مارے — وہ جمنا داس گنگا رام سارے
عجب کیا قتل کرڈالین پکڑ کے — اب اندر کو مسلمانون کے لڑکے
وہان بوجہل کو لڑکون نے مارا — تو ان لڑکونمین ہی تو بل ہی دین کا
ہوئی تعلیم مولانا سے وہ حرب — کہ حظِ عام ہے اب ہمتِ ضرب
عجب ہی انکا ہر ضعرے وکبرے — نتیجہ جس کا ہی بس خیرِ عقبے
یہہ مشکل اول ترویج دین ہین — بدیہی النتایج ہر کہین ہین
یہی ہے حاصلِ فکرِ طبیعت — کہ وہ کلی ہے یہہ علم و فضیلت
جو کلی مشکک سی ہے موسوم — یہہ اہل علم کو ہے خوب معلوم
نہین افراد مین اوسکے مساوات — کمی بیشی مین ہوتی ہے منافات
سو مولانا یہہ ہین وہ فرد کامل — کہ افراد اوسکی یان اکثر ہین حاصل
ادب مین ایسی ماہر ہین یہہ بے قیل — کہ ہر ہر لفظ ہے ترشیح و تخییل
بیان کا انکے کیا کہنا ہے واللہ — کہ ہی علم بیان ہر یک بیان واہ
صراحت ہی تو ہے انکی بیانمین — فصاحت ہی تو ہی انکے بیان مین
تنافر سے بری ہر ہر سخن ہے — عجب سلکِ در و گوہر سخن ہے

کلام ان کا نہین بے استعارہ — کہ ہے ہر جائے ایہام و کنایہ
کلام ان کا ہی بے تعقید و تثقیل — کہ ہر یک جای ہی تسہیل و تمثیل
جو ہے ملکِ معانے و بلاغت — انہین ہات آگئی اوسپر حکومت
جو اقلیمِ معانے و بیان ہے — ابو یعقوب سکاکی کہان ہے
اوسی پر سکہ زن گویا یہہ ہین آج — انہین اوجِ بلاغت پر ہے معراج
کلام انکا دلِ مومن کے تسکین — کلام انکا سرِ کافر پے سکین
کلام فارسے وہ پر فصاحت — کہ الفاظ آرسی معنے ہین صورت
وہ نثرِ فارسی انکی ہے مرغوب — کہ جس سی نثرِ غالب ہوئی مغلوب
عجب انکی زبانِ ریختہ ہے — کہ دلی کا بہی دل آویختہ ہے
مناظر ایسے ہین ہر خیر و شر مین — نظیر انکا نہین آتا نظر مین
مجادل اور مکابر یہہ نہین ہین — مغالط یہہ نہین تصحیح بین ہین
مطالب کے لئی مثبت ہین کامل — یہہ ہر ہر خصم کے مسکت ہین کامل
یہہ اندر من کے دلسی کوئی پوچھے — کہ اوسپر وہ بلا آئی ہے اونسے
جو ابراہیم سی نمرود پر تھے — خلیلِ حق سے اوس مردود پر تہے
ہوا ہے انسی یون مبہوت کافر — تو بن جائیگا جلکر بہوت کافر
اسے ہوئی اندر من مسلمان — ہوا اوسکی سبب مشہورِ دوران
غلط ہے بس غلط ہے دینِ ہندو — غلط ہے بسر بسر آئینِ ہندو
یہہ احسان اوسکا اک ہمپر ہے گویا — کہ مکذب خود ہوا وہ اپنے دین کا
یہہ ہین ایسی توجہہ سے مناظر — کہ اظہارِ ثواب اوسسے ہی ظاہر
یہہ جس جس امر دین مین مستدل ہین — دلائل انکے حقی متصل ہین

ف ۱ بعض غالب کے ہم عصر اور نظم و نثر فارسی مین انکے مقلد تھے
ف ۲ اردو ۱۲ ف ۳ یعنی ہندوستان کے علماء فارسی زبان
ف ۴ ابن ۱۲ ف ۵ یعنی ابن تیمیہ ف ۶ یعنی ابن خلدون

وہ بالتحقیق ہین اتنی سے واقف — وہ ہین لمی کے بھی ہر لم سے عارف
مفسر ایسی ہین گویا کہ ہر پاس — ملا ہے قرب روح ابن عباس[1]
محدث ایسی ہین وہ عبد بارے — کہ گویا خود ہین شاگرد بخارے
احادیث نبی پر جو ہین مرفوع — عمل انکی طبیعت کا ہے مطبوع
یہہ سنت سے بہت ہی متصل ہین — یہہ اوس مرسل کی دین پر مستقل ہین
کہ ہی قصر الشریعت جس سی مرفوع — ہمیشہ دابر الکفار مقطوع
یہہ ایسے کام مین ہین آج مصروف — کہ ردِ کفر بس انپر ہے موقوف
صحیح القول ہین مشہور آفاق — وہ محمود و حسن ہین انکے اخلاق
کہ ریح عطر مجموعہ ہین گویا — اور اونسے ہر طرف پہنچا ہے جہوکا
دلائل ان کے سنت ہین ایسی مقبول — نہین موضوع ہونا اونکا محمول
مجیب ایسی کہ ہین ختم المجیبین — کہ پاتے ہین مجیبین انسی تلقین
جواب خصم مین ہین ایسے یکتا — جواب انکا نہین ہی آج پیدا
کلام انکا اگر سن پائے کافر — تو سن ہو جائے بت بن جای کافر
جواب اوسکا نہو جز لاجوابے — رہے بے لای نفی اوسکے خرابے
مسلمانون پے ہے احسان انکا — وہ ردِ کفر ہے سامان ان کا
کہ جیسی دمغ باطل جبر ذی جاہ — رہی عیسائیون پر رحمۃ اللہ
وہ جیسے کرگئے رفاض کو زیر — جناب مولوی حیدر علے شیر
کہ اونسے رافضی گمراہ بہاگے — سبہے یہہ صورت روباہ بہاگے
وہ ہین شیر نیستان تکلم — کہ اونسے ہوش ہین رفاض کے گم
تو مولانا محمد بادر طول — سر کفار پر ہین سیف مسلول

[1] یعنی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

کلام مین طویل البا[ع] ہین یہہ
عجب ہی کامل الاوضاع ہین یہہ

ید طولی ہے ہر ہر فن مین انکو
خصوصًا ردِّ اندرمن مین انکو

ہوئی ہے دست برد ایسی عنایت
ہوئی یک لخت قوم کفر غارت

اگرچہ نام کو جیتے ہین ہندو
مگر مردی سی بدتر ہین یہہ بدرو

یہہ گو ظاہر مین کچھہ ہنستی ہین ہمپر
وہ ہنسنا ہی مگر رونے سے بدتر

بہانیسے ہنسے کی ساری ہندو
بہائینگی ابہی تو خوب آنسو

ہنسے سی ہی تو آجاتے ہین آنسو
اسی پر دیکھین اب روئین گے ہندو

جو ہوتی ہے ہنسی دلسی وہ ہے اور
ہنسے کا روتے دلسی ہے یہی طور

جو اندرمن کو یارب آئے رونا
گلے مین یون گرہ بنجائے رونا

کہ کافر یک بیک مخنوق ہو جاے
سزائی کفر اپنی یہان ہی کچھہ پاے

یہہ جو کچھہ ردِّ کفر انسے ہوا آج
نہین ہم دیکھتی ہین دوسرا آج

کہ اوسنی ہی کیا ہے کام ایسا
دیا کفار کو الزام ایسا

سنا ہوگر کسونے تو سنائے
جو دیکھا ہو تو ہمکو بھی دکھائے

عجب لکھی کتاب سوطِ جبار
کہ ہے مجروح جس سی متنِ کفار

جزای خیر دے اللہ ان کو
دعا دیتے ہے خلق اللہ ان کو

جو آیا ہے حدیث مصطفےٰ مین
کہ غل و حوت شاغل ہین دعا مین

کہ یارب زندہ رکھہ سب عالمین کو
خصوصًا عالمانِ علمِ دین کو

خدایا جو کہ ہین تیرے مذکر
کلام اونکا ہے عالم مین مؤثر

بقای ذکر ہے اونکے سبب سی
بقای خلق ہے پہر ذکر سبسے

کہ ہم ہی زندہ ہین اونکے طفیلے
الہی طول ہوئے عمر اونکے

کہ یہہ اونکے سبب کرتی ہین ہم چین — کہ ہے اونسی یہہ ذکرِ ربِّ کونین
سو مولانا پہ میرا ظنِ غالب — یہی ہے ایدلِ مشتاق و طالب
مین اپنے ظن مین ایسا جانتا ہون — حسیب اونکا ہے وہ غفار بیچون
کہ مصداق اوسکی ایسی ہوتی ہین بس — کہان سب آپ جیسی ہوتی ہین بس
مجھے بہی اب تو مثلِ مور و ما ہے — دعا لازم یہی ہے یا الٰہے
حیات اونکی ہو اتنی طول و ذی جاہ — کہ ہوئی قصہ کفار کوتاہ
الٰہی تو سلامت اونکو رکہنا — الٰہی باکرامت اونکو رکہنا
الٰہی امن سے رکہہ اونکو محظوظ — رہین وہ دشمنون کی شر سے محفوظ
الٰہی کام جان کے اونکو حاصل — مطالب دو جہانکی اونکو حاصل
الٰہی اونکے سب اعمال مقبول — الٰہی ہو بقا اونکے بہت طول
الٰہی اونسے تو راضی ہمیشہ — وہ راضی تجھسے ہر دم خیر پیشہ
صفی دنیا و عقبے مین رہین وہ — رضائی حقتعالے مین رہین وہ
یہہ مین عارب حسب بنا اونکی سبب سے — مقابل یہہ جو ہون اعدای رب سے
وگر نہین تو وہ ہون کیا کہون مین — کہ مین ہی جانتا ہون جو کہ ہون مین
مجھے کافی ہی اتنا ہی تمثل — کہ ہے تتمہ قافیہ اوس گلسے ملتبس
ہماری حال پر یار موافق — حدیث قدسی مبنکا ہے صادق
یہہ مدح مختصر کچہہ لکہہ چکا ہون — غزل یہی اک ہدیہ بہیجتا ہون
ہزج مقصور ہے یہہ بحرِ اشعار — بنایا اسکو سالم مینے اے یار
کہ بحرِ علم سالم ہین وہ عالم — بڑے رتبی کے عالم ہین وہ عالم
وہ بحرِ علم ہین عالے مراتب — ہوئے بحرِ غزل اونکے مناسب

ملک العلماء مولانا سید احمد صاحب مدظلہ العالی
مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی
مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی
مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی
مولانا فضل الرحمن صاحب گنج مرادآبادی
مولانا مفتی الٰہی بخش صاحب کاندہلوی
مولانا ذوالفقار علی صاحب دیوبندی
مولانا سید عبدالحق صاحب دہلوی
مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی
مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری
مولانا محمد صاحب انبیٹھوی
مولانا عبدالرحمن صاحب پانی پتی
مولانا عبدالغنی صاحب مجددی
مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی
مولانا محمد صاحب انبیٹھوی
مولانا عبدالرحمن صاحب پانی پتی
مولانا عبدالغنی صاحب مجددی

غزل

عطائی ب عزت ہی وہ شان مولوی صاحب
کہ واقف ہین عدو و دوستان مولوی صاحب

مسلمانون پر ہے ساتا ہی منہ لذات ایمانکا
اور اندرسن پی تہر آسمان مولوی صاحب

عجب انکی کرامت ہی نہین جو خود بخود چلکر
یہہ بت بن جائین سنگ آستان مولوی صاحب

کہ ہم نار سقر سی بچگئی انکی سبب ہی کاش
رہی ہمپر نعال خادمان مولوی صاحب

جو اندر سنگ وہان جائے تو نارین اوسکو تہر بت
بنین وہ سنگ بھر دشمنان مولوی صاحب

ترازو بلکہ بازو ٹوٹی اندرسن کا اکدم مین
اگر تولی کوئی طل گران مولوی صاحب

بنارس کے ٹہگون کی زنی سی جان ماری جاے
اگر مسلول ہو سیف زبان مولوی صاحب

کہتا مین پنڈتون کے کیون نہ پڑجاے برہمنڈت
اگر جائی وہان ذکر بیان مولوی صاحب

کہان وہ گہس کہہ اندر کہان تالیف مولانا
وہ چرخ قدر پر ہی کہکشان مولوی صاحب

ابہی سی اوڑ گیا افسوس سنگ رو اندرسن
ابہی تو تشنہ لب ہی ہر سنان مولوی صاحب

جو ہی وہ مبتلای درد بیخوابی تو جلدی سے
سناد و کوئی اوسکو داستان مولوی صاحب

صریر کلک سے کافر کے حضمین شیر کا نعرہ
قلمدان ہی وہ گویا نیستان مولوی صاحب

عجب قسمت ہی اونکی صاحبان خط دین ہین
مسلمان رہتی ہین جو صاحبان مولوی صاحب

الہی مولوی صاحب اب ہر تشریف لائین کلکتہ
بنادی یا کہ ہمکو میہمان مولوی صاحب

بیان وصف مولانا تو لکہا ہی فقیر اب تو
مناسب ہے کہ لکہہ وصف بیان مولوی صاحب

وصف بیان مولوی صاحب ممدوح یعنے ذکر کتاب پرفتوح مسمے بہ سوط الله الجبار علی متن الکفار در رد کفریات اندرسن بقبله الله المستعان منه بقبول حسن فی کل من

مسلمانون کو مژدہ دور نزدیک — ہوا پر نور ملک ہند تاریک
نوید امن ہی ہر اہل دین کو — شکست آئی ہے قوم کافرین کو
بشارت اہل ایمان کے لیئی ہی — بہت راحت دل وجان کی لیئی ہی
کہ روشن ہوگیا خورشید توحید — چھپے خفاش کفر وشرک بی دید
ہمیشہ نہا یہہ ظلمت گاہ کفار — نھان ہر جا ہی تھی یہان راہ کفار
نظر آنے لگے راہ شیاطین — کہ محفوظ اوس سے ہو ہر صاحب دین
وہ کیا یسے کتاب روشن آئے — وہ ہر ہندو پہ برق خرمن آئے
کتاب سوط جبار آن پہنچے — گلے مین کافرونکے جان پہنچے
گلے سی بہے شکل گوزہٹ کر — گئے وہ راہ اسفل سی سمٹ کر
یہہ کیا باعث کہ یہہ سچ بولتی ہی — عیوب دین ہندو کہولتی ہے
کہلے اس دین ہندو کی حقیقت — وہ کشن وبشن وشنہو کی حقیقت
وہ اندر کے زناکاری کا ریکا اظہار — وہ برمہا کے جفاکاری کا اظہار
یہہ سوط اللہ خود کرتے ہی دنرات — کہ ہی وہ ساری ایسے محو لذات
ہوا ظاہر کہ دین انکا زنا ہے — زنا پر انکے مذہب کی بنا ہے
زن ہندو یہہ اوتارونکے حالات — جو سنتی ہوگی پنڈت سی دنرات
تو شوہر دار ہی بدہوتی ہوگی — وہ زیر غیر ممتد ہوتے ہوگے
اوسے ہو ایک پر کیونکر قناعت — کہ جنکو ہو زناری عبادت
عبادت کیا کمال دیوتا یان — زناکاری جمال دیوتا یان
زن ہندو جو بیوہ ہوتے ہوگے — تو ایسا ایسا کہکر روتی ہوگے
زنان دیوتا یان ہاے اکثر — بنائین پانچ سات اور دس بی شوہر

ہمین کیا ایک پر ہے اکتفا ہو — بھلا یہان ایک سے تسکین کیا ہو
نصیب اون عورن کے کیا بھلے تہی — کسیکے پانچ شوہر بن گئے تہے
وہ پانچون پانڈؤن کے یعنے دلبر — وہ اوسکے ایک جان اور پانچ نوکر
وہ یعنے تہی جو کنتے کے پسر پانچ — اور اون پانچون پسر کے تہی پدر پانچ
دروپد ایک تہی اون سبکے زوجہ — وہ کیا کچھہ نیک تہے اون سبکے وجہ
اک ایسی تہی کہ جسکے ہفت شوہر — مدام اک درج مین بہرتی تہے گوہر
وہ تہے کیا ہے نصیبے والی عورت — کہ یہہ کچھہ جسکے تہے اسباب لذت
وہ یعنی تہے کہین جو سات عابد — وہ تہے اوس ایک زن کی ساتھہ راقد
اور اون سب سی بڑی رتبی کے عورت — وہ تہے جسکے ہی اک عالم مین شہرت
کہ دس مردون کے زوجہ تہی وہ تنہا — تو کیسے کچھہ قویہ تہے وہ تنہا
وہ یعنے تہی جوانائی پر اچین — یعنی اوسکا ایک نفس اور دس کی تمکین
کہ کالے سر کا ایک اوسنے پنچھوڑا — تو کچھہ آب سفید اپنا نچھوڑا
جوا ایسے کچھہ بہکتے ہی وہ ہر کے — تو مستحکم تہی گنتی کچھہ کمر کی
یہہ کیا کچھہ عیش کے سامان ہی اوسکی — کہ دس شوہر انیس جان ہی اوسکے
بھلا اپنے نصیب ایسی کہان تہے — یہہ اونکے بہاگ ہی جو دس میان تہے
اگر وہ چار بہی مرجاتی ہونگے — تو اونکو راند کب کر جاتی ہونگی
وہ بہاگ اون کا سہاگ اونکا عجب تہا — کبہی راندین نہوتی تہین وہ گویا
ہمارا ایک شوہر تہا سو وہ بہی — مرا اور آگئی شامت ہمارے
وہ گو تسکین مین کامل نتہا کچھہ — ہمارا بہی تو اوسپر دل نتہا کچھہ
مگر آرام تہا کتنا کچھہ اوسکا — سہارا تہا ہمین اتنا کچھہ اوسکا

کہ جو

کہ جو جو عیش یہان مدنظر تھے
سب اوسکے سر پہ تھے گو باز جرہی

نہ لگتا تھا ذرا بھی عیب ہمکو
نتھے ہر ایک شوخے عیب ہمکو

مرا مزدور اور ہمسے ہوا دور
کیا مزدور نے سارا مزا دور

اوٹھائین کسطرح اب ہم وہ لذت
کہ ہر ہر بات پر لگنے ہی تہمت

یہہ اندر من نے لکہی ہے حکایت
کہ مروی بہاکوت سی ہے روایت

ہماری شرع سے ثابت ہوا ہے
نکاح اس شکل کا ہمکو روا ہے

اگر صادق نجا (قول اندر من ۱۲) تو تم مرا قال
ذرا دیکہو تو اوس باطل کی اطال (نام کتاب اندر من ۱۲)

کہ ہی وہان یہہ روایت یا نہین ہی
مرا کہنا سزاوار یقین ہے

شکایت ہو یہہ ہندو کی کیا ہے
جب انکے دین مین ہر کچہہ روا ہی

تو اونکے حسرتین بیجا نہین ہین
بجا ہے جتنے یہہ اندوہگین ہین

غم عصمت کہان اس قوم مین ہے
یہہ غم اہل صلوۃ و صوم مین ہی

فقط غم ہے تو اپنے عیش کا ہی
کہ روز انکے ہوس مین (یعنے مسلمانان ۱۲) تجنیس کا ہی

مسلط لشکر شہوت ہے انپر
حفاظت دین کے ہو انسی کیونکر

کہان ہے دین جسکے ہو حفاظت
کہ یہہ ہندین ہین سب مست شہوت

ذرا دیکہو تو دریا کے کنارے
کہ کیسے کیسے انکے ماہ پارے

نزاکت سی نہاتی ہین برہنہ
وہ ہر ہر کچہہ دکہاتی ہین برہنہ

ہزارون مرد بہی موجود ہین وہان
حیا و شرم سب نابود ہین وہان

اگر غیرت ہی کوئی وہان آئی
عجب کیا دیکہتی ہے مرد نجائی

جسے کہتے ہین جمنا کا نہانا
وہ ہے نفتنے کی جمنی کا بہانا

یہہ گنگا کا تہا نا نام کا ہے
وہان ہے گنگ ہر یک دلربا ہی

زبان انکار سے ہی کُنگ یعنے — سمجھنا اسمین مخفے ہین معانے
جہان یہہ ہجبائی عین دین ہے — تو بس وہ دین جھوٹا بالیقین ہی
کدہر ای تیغ زن ہی وہیان تیرا — تو پڑہ سبحانک اللہم اس جا
ابہے جلدی ہی کیا ایسی بیانین — یہہ مانا زور ہے تیری زبان مین
تیری حق مین یہے ہی قول اپنا — کہ ہر دم وِرد رکہہ لاحول اپنا
نا ئی کرنا اپنے بیان کا — بہروسا کچہہ نہو زور زبان کا
بھروسا کچہہ نہو مشق سخن پر — بہروسا کچہہ نہو ئی علم و فن پر
نہو ئے کچہہ زبان دانی پہ تکیہ — نہو ئے امر نفسانی پہ تکیہ
بہروسا ہو تو بس اللہ پر ہو — جو تکیہ ہو تو بس اللہ پر ہو
نظر رکہہ حق تعالے کی مدد پر — کہ محض او سکے مدد ہی تیری رہبر
بیانِ وصفِ سوط اللہ پہر ہو — کہ شاید چشم مضمون منتظر ہو
کہ پہر میل قلم سے تیز ہو کر — دُرا وصاف لی ائی پرو کر
عجب تالیف ہی کیہہ بارک اللہ — کہ تالیفِ قلوب اس مین ہی دلخواہ
ہے اس تالیف کی جسدن سی شہرت — بڑہے ہر دل مین دین حق سی الفت
نہ تالیفِ نفاق اس سی ہی پیدا — سراسر اتفاق اس سے ہی پیدا
مگر بیشک نفاق ان ہندؤن کے — سراسر اختلاق ان ہندؤنکے
بیان کرتے ہی یہہ سنکر منادی — بہت کچہہ ہندؤن کی خاک ڈرادی
کہ بیدا نکا کلام حق نہین ہے — کچہہ او سمین انتظام حق نہین ہے
خلاف اسکا مُدہے بید بڑہے ہے — سراسر رنگ نوشون کے سی بڑہی ہے
کیا ظاہر کہ جو پوران ہین انکے — پرانے کفر کے دیوان ہین انکے

زنا کارون کے ہین گو یا وہ اشعار — کہ ہے شغل زنا مین انکے اوتار
کیا ظاہر کہ انکے شاستر مین — وہ کذب و افترا آیا نظر مین
کہ ناشایستہ تر ہے انکا دین ہی — وہ ناشایستہ ہے قوم لعین ہی
یہہ سوط اللہ ہے وہ مکت خصم — کہ پہنچا دی یہانتک نوبت خصم
کہ اب ہی مثل بت خانہ نشین وہ — کہیے گھر سے کہین جاتا نہین وہ
کہ سوط اللہ ہے موجود ہر جای — کہین اوسپر کوئے صرنہ کر جاے
کوئے اوسکو سمجھہ کر بی سہاری — یہہ سوط اللہ کا کوڑا نماری
عجب تالیف سوط اللہ ہے واہ — تصانیف اور کے لشکر ہین یہہ شاہ
وہ اہل ہدیۂ اصنام کیا خوب — سر کفار کو کرتے ہین مضروب
وہ یعنی ہند مین کیا خوب چمکا — نتیجہ قطب عالم کے قلم کا
حضور بت شکن سے بہی عنایت — ہوا ان ہندؤن کو کیا ہی خلعت
کہ تا نیر حمیم اوس عین نہان ہے — حریق جسم و جان ہندوان ہے
حسین وقت نی کیا بی محابا — یزید ہندوی کافر کو مارا
کیا وہ صاحب اعجاز فی کار — کہ اپنے جان سی عاجز ہین کفار
ہوا جب احمد الدین یہہ مرقوم — کیا اس رجم سے شیطان کو مرجوم
یہہ سب لشکر ہین وہ سلطان لشکر — یہہ سب اختر ہین وہ ہی مہر انور
یہہ سوط اللہ ہے وہ قہر داور — کہ ہے سوط عذاب ان ہندؤن پر
یہہ سوط اللہ ہی وہ ای مرد دانا — جواب اسکا ہے بس ایمان لانا
یہہ سوط اللہ ہے وہ باران رحمت — کہ بہرا اہل دین ہے شان رحمت
یہہ سوط اللہ ہے وہ سخت کوڑا — کہ جسنی پشت ہر ہندو کو توڑا

یہہ سوط اللہ سے انمام حجت — مگر کیا جانین گے یہہ بی حمیت
کہ اب ایمان نہ لائین گی اگر ہم — تو سب جائین گے نار السقر ہم
کتاب ایسی ہی یہہ گنج فوائد — رہے گر شامل درس عقاید
تو ریب مدرسہ ہوئی یہہ نسخہ — علاج وسوسہ ہوئے یہہ نسخہ
رہے یہہ ناسخ ادیان کفار — رہے یہہ کاسر ہر شان کفار
ہوی منسوخ اس سے بید چاروں — سفینے شاستر کے بی ہزاروں
سبہے دریای طغیان مین گئی ڈوب — وہ باطل بحر بطلان مین گئے ڈوب
تقدم گو ہے غیرون کو زمانے — مگر کون اس موخر کے ہی ثانے
بڑی علامہ دوراں سی ہے یہہ — تو گویا آئے نصاران سے ہی یہہ
یہہ گو خود رونق افزای عجم ہین — شرف مین کیا یہہ سعد الدین سے کم ہین
خدا مقبول فرمائے یہہ انسے — بچائی انکو شر انس وجن سے
فقیر اب ہو کے فارغ اس عمل سی — ترنم ساز جلد سے ہو غزل سے

غزل

سر کفار پی تلوار رہے سوط الجبار — خنجر غیرت قہار رہی سوط الجبار
اہل دین کو سے یہہ برق لمع رونق کشت — اور کا فر کے لیی نار رہی سوط الجبار
کیون نہ ذی ہوش بنا مین اوسی آوے فرد گوش — گوہر مخزن اسرار رہے سوط الجبار
شمس توحید و رسالت ہی درخشان اسمین — واہ کیا مطلع انوار رہے سوط الجبار
ہی خنر لنگ صفت بو جہی آج اندر مین — کسقدر اوسپہ گران بار رہی سوط الجبار
کہدو کفار سے مہلت سے کوئی دنکی تمہین — جو نہ انوگی تو تیار رہے سوط الجبار
اوڑ گیا رنگ رخ ہند و ہمدین سنکر — اللہ اللہ وہ خونخوار رہے سوط الجبار

۱ اسمین

اسمین ہے تیرا علاج خفقان اندرمن — نسخہ دارو بیار ہے سوط الجبار
تجکو بیماری صفرا ہو تو پھر کیا کیجے — ورنہ شیرین تو عسل وار ہے سوط الجبار
جبر نقصان ہے مسلمان کے عجب طرفہ ہی یہہ — اور کفار پے جبار ہے سوط الجبار
اسکے ہر سطر صف جنگ ہے اندر کیلیے — قتل کافر کو وہ پیکار ہے سوط الجبار
کیا عجب ہوے معطر جو دماغ عالم ؛ — یہہ وہ دکا نچہ عطار ہے سوط الجبار
صادقی تا ہے یہان سوط عذاب فقیر — کسقدر قاتل کفار ہے سوط الجبار

ذکر خان والا شان مہربان وی مہربانی خوی نیکصورت خوب سیرت
مجمع اخلاق فیضرسان زمن جوان نیکبخت باشمائل بر اتباع رسول کریم مائل
اہل سخاوت دے مروت سلمہ اللہ تعالے وزاد اللہ غرہ قدرہ دواما وجعل ازواجہ وذریتہ
قرۃ عین وجعلہ للمتقین اماما کہ لعون اللہ الوہاب سبب نظم این کتاب شد وہمت مقدرت اند

رہین یارب سلامت یہہ جوان بخت — ہمیشہ ہوئی انکا کامران بخت
کہ ہین یہہ دردمند اہل ایمان — حبیب ودل پسند اہل ایمان
موحد ہین یہہ وہ خنجر کشیدہ — کہ کفر وشرک کا ہے سر بریدہ
وہ انکے دلمین ہے دین کی حرارت — کہ جلتے ہین خس وخاشاک بدعت
اگرچہ خود یہہ ہین رکن آراکین — پر انکا دل ہے اور جنب مساکین
ہمیشہ ہین یہہ غمخوار غریبان ؛ — مددگار و خبردار غریبان ؛
نمایان انکے رو سے مہربانے — عیان ہے انکے خو سی مہربانے

یہہ ہوئی پہر تو اندر من کا پیشہ — پچہاڑی گای متہرامین ہمیشہ
کہی بسم اللہ اور اللہ اکبر — وہ ماری چوب ہر چوپی کی سر پر
وہ پہینکے پوتہی اور پوجا کا سامان — غلاف اون سبکا خالی کرکی شادان
پیٹے پارہ ہای گوشت اوسمین — ہمیشہ تحفہ لای گوشت اوسمین
نرکہی عار ہرگز وہ خردمند — جنیو کو بنای اوسکا سر بند
وہان سی مطبخ عالی مین لای — وہ خود کو آپ کا خادم بنای
رہی انکا ہمیشہ کفش بردار — جو ہو جای طفیل انکے نکوکار
وہ کثرت گوشت کی متہرامین ہو جای — کہ پہر متہرا کی پیڑی کوئی کب کہای
کباب اوسکی بہت مشہور ہو جائین — کبابی وہان کی سب حلوائی کہلائین
خریداروں کی دیکہین اضطرابی — تو حلوائی بہی بن جائین کبابی
اگر حیرت ہو ای کفار بی پیر — کہ خاکستر مین یہہ تاثیر اکسیر
جواب اوسکا زبان تیغ زن سی — یہہ سن رکہو کہ فضل ذوالمنن سی
عجب کیا ہی کہ جس مطبخ مین بند — کہلائین نان ہر شام و سحرگاہ
قبول کبریا اک نان ہوکر — دکہادی یہہ اثر برہان ہوکر
کہ خاکستر مین یہہ جلوہ دکہائی — مس کفار کو وہ زر بنائے
جوان نیک بخت و خوش شمائل — رسول اللہ کی سنت پہ مائل
بہت ہے انکو سنت سی محبت — رسول حق کی عادت سی محبت
یہہ سن لیتی ہین جب سنت نبی کی — نہین سنتی ہین پہر ہرگز کسی کی
الہی خیر عاجل خیر آجل — انہین ہوئی تری رحمت سی حاصل
یہہ کامل ہوئین سنت کی عمل کی — رہین عامل شریعت کی عمل کی

۴ متہرا کے چوبے برہمن پوجا پاٹ چہوڑ کر
غلاف اون سبکا خالی کرکی شادان
یعنے غلاف پوتہی اور سب پوجا پوتکا لا کر
یعنے گوشت کی غلاف کا کر

رضائی کبریا حاصل ہو اُن کو — رضائی مصطفے حاصل ہو اُن کو
جو ہوئی حوضِ کوثر پہ زیارت — تو اُنسی ہوئین خوش ختم الرسالت
سنی ہونگی فقیہہ اہلِ تواضع — مگر یہہ ہین امیر اہلِ تواضع
یہہ ایسی باسخا ہین خانِ ذیشان — کہ گویا دوسری ہین خان خانان
الٰہی ہوئی عمر انکی بہت طول — عمل انکی ہمیشہ ہوئین مقبول
رہین یہہ شاد و خرم دو جہان مین — نہوئی انکو کبھہ غم دو جہان مین
الٰہی یہہ رہین ہر وقت مسرور — رہین دشمن ہمیشہ انکی مقہور
الٰہی اُنپہ رکھہ اپنی عنایت — نہوئی اُنپہ اعدا کی شماتت ؛
ہمیشہ باغ باغ اُنسی رہین دوست — ہمیشہ داغ داغ اعدا کا ہو پوست
ہمیشہ دُر کی بہا گین اُنسی دشمن — شہب سی جسطرح شیطان رہزن
ہوا انکی سبب یہہ نامہ فیض — رہی سرگرم یہہ ہنگامہ فیض
الٰہی خلعتِ صد فخر کونین — رہی اس قدِ موزون پہ بدارین
ہمیشہ انکی قدر و عزت افزون — ہمیشہ انکا جاہ و رفعت افزون
رہی یا رب عزت اسطرح سی — بڑہی نیسان سی دریا جسطرح سی
پہر اوس سی نکلین وہ گوہر عمل کے — کہ زینت پائین سب دفتر عمل کے
زن و فرزند انکی ایسی ہوئین ؛ — یہہ جیسی چاہتی ہین ویسی ہوئین
رہین سب نیکبخت اور ایسی دیندار — ہوا کرتی ہین اچھی جیسی دیندار
کہ ٹھنڈی ہوئین اُنسی انکی آنکھین — وہ خوبی دیکھین اُنسی انکی آنکھین
الٰہی اُنکی دل کا مدعا دی — امام المتقین اُون کو بنا دی
گنا ہون سی اُنہین محفوظ رکھنا — عبادت ہی سی بس محظوظ رکھنا

ہمیشہ نعمتِ دنیا و عقبےٰ ۔۔۔ رہی انکی لیے افزون خدایا
کہ جیسے انکو ہے دین کی حمیت ۔۔۔ ہمیشہ امر دین مین صرف ہمت
میرا اللہ حامے انکا ہوئے ۔۔۔ ہمیشہ نام نامی انکا ہوئے
نشان اونکی حمیت کا یہی ہے ۔۔۔ نمونہ اونکی ہمت کا یہی ہے
کہ جو باندہی گئی مجھے یہہ مضمون ۔۔۔ ہوا تہا مطمئن یکہہ قلب محزون
معاون تہی یہہ عونِ کبریا سے ۔۔۔ مدد اوسکی تہی امدادِ خدا سے
سراسر باعثِ تالیف یہہ ہین ۔۔۔ اب اسکی موجبِ تصنیف یہہ ہین
الٰہی ہوئی انکی سعی مشکور ۔۔۔ الٰہی انکے حاسد ہوئین مقہور
الٰہی ہوئی یہہ تالیف مقبول ۔۔۔ الٰہی ہوئین اہل کفر مخذول
اگر اندر من بی دید (بے بصرتا) سمجھے ۔۔۔ (عاروذلیل) اسی بالای مروارید سمجھے
الٰہی زنار کو توڑی وہ عاقل ۔۔۔ گلی مین (حقیر) اسکو وہ رکہی حمائل
فقیر اب تو غزل بہی اک سنادی ۔۔۔ ذرا جوہر طبیعت کی دکہادی

غزل

بہت محبوب کہتی ہمنے دیکہا خان ذیشان کو ۔۔۔ گدا کو بینوا کو یار کو مسکین کو مہمان کو
الٰہی اپنی رحمت سے ہمیشہ انسی کر مقبول ۔۔۔ سخاوت کو مروت کو وفا کو بذل احسان کو
یہہ ہر دم نور عین و رہنما اپنا سمجہتے ہین ۔۔۔ نمازون کو دعا کو ذکر کو سنت کو قرآن کو
دکہانا یا خدا انکی عمل سی مبدم افزون ۔۔۔ ارادت کو محبت کو صفا کو دین کو ایمان کو
الٰہی نکو رکہہ محفوظ اور اعدا پی نازل کر ۔۔۔ مصیبت کو بلا کو رنج کو حسرت کو حرمان کو
ہمیشہ پائین یہہ امن و امان و عافیت مین کاش ۔۔۔ توانائی کو تن کو خانمان کو مال کو جان کو
عجب کیا ہی کہ ایسی لوگ وان انعام مین پائین ۔۔۔ شفاعت کو لقاء اللہ کو جنت کو رضوان کو

الٰہی دوست انکی جمع دیکھیں انکی محفل مین — خوشی کو دل لگی کو شوق دین کو اس سلمان کو
جو اندر من ہی دیکھی انکی محفل یک بیک پہنچی — بتون کو بید کو گنگا جلی کو پدم پوران کو
دہین زنار توڑی دل ہی وہ مانی — خدا کو مصطفے کو دین کو طاعت کو فرمان کو

فقیر انکے لیی لازم ہی اب مرغوب دل رکہنا
دعا کو شکر کو تحسین کو استمداد رحمان کو ؛

ذکر تالیف این کتاب مسمی بہ تیغ فقیر بر گردن شریر و دعا بحضرت کبریا کہ حملہ تیغ زن بر گردن اندر من خیالان نفذ کہ رمقی از حیاتش باقی نماند بمنہ و کرمہ

ہوئی سب اہل دین جب گرم آہنگ — بنایا جان اندر من کو چور رنگ ؛
فقط اندر تو کیا اوتار سارے — گئے اس حرب مین یک لخت مارے
کسونے اوسکی سر پر بے محابا ؛ — وہ سنگ ہدیہ اصنام مارا
نکالا مغز کبر اوس بی حیا کا — اوڑایا خوب اوس کافر کا خاکا
کسونے خلعت آہن بناکر — اور اوسکو نار وحدت سی تپاکر
دیا اوس قامت ناساز کو وہ — جلائی تاکہ اوس طناز کو وہ ؛
ہوا اوسکا نمونہ یہان نمودار — کہ وہان پہنین گی ثوب نار کفار
کسونے تیغ اعجاز محمد — لگائی ایسی اک بہاگا وہ مرتد
ابہی وہ بہاگ کر بچنے نپایا — کہ سوط اللہ کا صدمہ اوٹہایا
یہہ گولا توپ کا سا بس ستم کا ؛ — لگا گویا یہہ گولا اوسکو بم کا ؛
نہان ہین آہین وہ بند ق ہزارون — سر کفار ہو مین شق ہزارون
جو ہوئین قاصد شبخون کفار — دکہا ئین یہہ اثر چون حب شبیار

ل نسخہ ہاے بیتہ الاضاف مرقوم
ولادی نظیر صاحب ۲ ولادی ۳ مستطاب خلیفہ الحرمین ۴ حسین شاہ صاحب ۵ نسخہ ہاے بیتہ
۶ نسخہ ہاے بیتہ ۷ نسخہ ہاے بیتہ ۸ نسخہ ہاے بیتہ ۹ نسخہ ہاے بیتہ
۱۰ نسخہ ہاے بیتہ ۱۱ نسخہ ہاے بیتہ ۱۲ نسخہ ہاے بیتہ ۱۳ نسخہ ہاے بیتہ
۱۴ نسخہ ہاے بیتہ ۱۵ نسخہ ہاے بیتہ ۱۶ نسخہ ہاے بیتہ ۱۷ نسخہ ہاے بیتہ

روان یون تن سی جان کا فران ہو
کہ جیسے فضلہ مسہل روان ہو

نہان صد نشترِ فتح المبین ہین
عدوئی عرقِ جان اہل کین ہین

وہ سیف اللہ بہی اسمین نہان ہے
جو برقِ خارزارِ ہندوان ہے

اوڑائین دہجیان کفار کی خوب
جلائی سب نے جان کفار کی خوب

بشکلِ جنبشِ مذبوح ومضروب
کیا اندر نے کچہہ کچہہ پہر بہی مکتوب

لکہی ابطال اور صمصام اوسنی
اصول دین بہی کی ارقام اوسنی

ہوا ابطال سی اپنا ہے مبطل
بنا صمصام سی اپنا ہے قاتل

اصولِ دین کیا بی اصل لکہی
مٹائی اصل وفرع اپنی ہی مین کی

اگرچہ نظم مین ہے یہہ رسالہ
مگر مین آپ تو بد نظم لالہ

لیا ہی کام یہہ پہندن سے اپنا
نہ نکلا کام اندر من سے اپنا

رہی اسباب موزونی خلل مین
تو لائی مین نیوگ اپنی عمل مین

جماع زوجہ سی گر ا مین کچے
تو یہہ جنوا لیے پہندن سی سب

یہہ تہا پہندن کو مرلی دم سنانا
کہ مجکو یون جلانا یون بہانا

عمل اوسنی وصیت پر کیا یہہ
کہ بی اصل اک رسالہ لکہدیا یہہ

جو تہین پہلی کتابین اوس لعین کے
محل فخر قوم کافرین کے

جواب اونکی ملی وندان شکن سب
ہوئی اوس جسم وجان پر شعلہ زن سب

یہی بی اصل باقی رہ گیا تہا
جواب اسکا نہین اب تک ہوا تہا

نہا کچہہ یہہ سبب اے مرد عاقل
کہ تہا ابطال اس باطل کا مشکل

فقط تا خیر اسمین اسلیے تہے
کہ ہین پہلی جواب اسکو بہی کافی

نہین ہوتی تفنگ وتیغ درکار
گمس رانی کو کچہہ امیر وہشیار

خیال آیا مگر ارکانِ دین کو — گمان ہوجائی شاید کافرین کو
کہ اب تو نظم کے ناظم ہین ہین — رقومِ شعر کی راقم ہمین ہین
ہوا ارشاد مولانا یہہ مجکو — کفیل اس امر کا جلد ایسے تو ہو
کہ دیکھو شعر یون کہتی ہین شاعر — شعورِ شعر انکو ہوئے ظاہر
ذرا انکا بھی ہوئے قافیہ تنگ — کہ بد نظمی سے ہنے کیون کیا جنگ
ذرا زور طبیعت کو لگا دے — کہ سلکِ نظم کا فر ہوئی ٹکڑے
کفی باللہ کفیلا مینے کہکر — یہہ رکھا اونکا بارِ حکم سر پر
ہوا پھر گرم یہہ ہنگامۂ نظم — ہوا یعنی شروعِ نامۂ نظم
مضامین مرصع لیکے آئے — کہ گویا فوج ہے ہتیار باندھے
یہہ گویا لشکرِ اسلام آیا — مدد گار اسکا تو ہی ہے خدایا
منظفر اسکو رکہنا اور منصور — گروہِ نظم کافر ہوئے مقہور
ہوا امداد حق سے پھر یہہ سامان — جناب شیخ صاحب کے سبب یہان
ہوئی ہین سر بسامان جان دے نثار — کہ ہو وی نظم کا سامان ذی شان
بہم تا فوجِ نظمِ دین ہوکر — کرے پھر حربہ رانے ہندوون پر
خدا مقصود کو پہنچائے اسکو — ہمیشہ تیغ زن دکہلائی اسکو
وہ طاقت دے میری دستِ قلم مین — جو بُرش ہوتی ہے تیغ دودم مین
کہ کاٹون اوس ہی اندر من کے گردن — اوڑا دون ہر بتِ آہن کی گردن
مٹا دون بت پرست وبت کودم مین — الٰہی زور دی ایسا قلم مین
الٰہی ایک حربہ تیغ زن کا — سر اندر پہ ہوئی لاکہہ من کا
کہ اوسکا دور ہی سی رنگ فق ہو — نہ باقی جان سی پھر اک رمق ہو

مولوی محمد حسین صاحب — مولوی عبد الحق صاحب — مولوی عبد الحق صاحب

تری احسان سی آسان ہی یہہ کام
نہ اپنی جان سی آسان ہی یہہ کام

سلاحِ حرب کی ہم مین جو شائی ہے
یہہ تو فی ہی ہمین طاقت عطائی ہے

ریاؤ سمعہ سے ہمکو بچانا
یا اللہ اخلاص محض یا مولے دکھانا

الٰہی نظم میری ہو قبول
اور اس ہی انتظام مین ہو مامول

غزل ہی چاہی اک مختصر بیان
فقیر آخر تو ہی موجود سامان ہے

غزل

سر کنارہ ہی برقِ طپان تیغ فقیر
اب کہان تاب کہ جا ہی نہان تیغ فقیر

خون ہی نکلتی ہی اس تیغ غضنفر سی جا ہی
کری ہند و کوہ بی نام و نشان تیغ فقیر

کیا ہی چمکا سا پڑا رہ گیا اندر مین ہی
کسقدر جلتی ہی سے ہی زبان تیغ فقیر

جسقدر غرمن کفار ہی بی باکا
برق زن اوسپہ ہی ہو کہین ان تیغ فقیر

آگ بجھ جای جوالا کی ہی انشاء اللہ
آب دکھلای گر اپنی وہان تیغ فقیر

کام کافر کا کیا دہر سی مانند حباب
گرچہ اندر ہی نہان اور عیان تیغ فقیر

خون کفار پیا تشنے فقیر ادم بن
آج کیونکر نہ ہو مشہور جہان تیغ فقیر

وہانا تمام شرح فی المقصود بعون اللہ القادر الصمد المعبود و النصر نا
علی القوم الکافرین حسبنا یا ارحم الراحمین قال الشیطان اندمن
پرم اتمانے نمہ

یقول بحول الرحمن المستعان تیغ زن

یہہ لکھا ہے زبان شاشتر مین — خطِ مکروہ و ناشایستہ تر مین
یہہ معنی اوسکی مین کرتا ہون شرح — کہ وہ جو ذی زندہ ہے ذی روح
اوسی تسلیم باتکریم ہے یہہ — بھلا تسلیم تو تسلیم ہے یہہ
اگر ذی روح کہنا کبریا کو — جتانا ہے یہہ مخلوق اوس خلاق کو
معاذ اللہ تو نے کیا کہا یہہ — بنایا خلق کو شانِ خدا یہہ
گواہ اسپر ہے تیرا ہی تجرید — کہ جو ہی ہی ثمر سارا شجر بید
پران خرزہ کی کا لقب ہے — سدا مہضم طعام اوسکی سبب ہے
ہی گرمی جو ہے پرم آتما ہے — اسی پرم آتما وہمین لکھا ہے
ترا مقصود ہے معدہ کی گرمے — ترا معبود ہی معدہ کی گرمے
ہی گرمی کنا کت مین ہمیشہ — بجھی رکھتی ہے رحمت مین ہمیشہ
کہ بار خر تو کہا جاتا ہے ای خرہ — مگر وہ چھوڑتی ہے مہضم کر کے
حرارت کو خدا جسنے بنایا — جلانا اوسکو دوزخ مین خدایا
کہین نام خدا کی جا ہی تسلیم — تمہین گنیش کو لکھتے ہو بی ہیم
یہہ جھوٹا دین تمنے کیا نکالا — خدا اپنا بنایا سونڈ والا
بناتی کشن کو بہی ہو خدا تم — اوسی بہی کہتے ہو پرم آتما تم
جو ہو مین معترض کفار ملعون — ہماری بید کا ایسا ہے مضمون
کہ اس عالم مین جو جیو آتما ہے — تو وہ کا سیکو مخلوق خدا ہے
نہین مخلوق حق یہہ روح یعنے — تو واجب اسلیے ہے ذات اسکی

ہے اسکی روشنے ہر جائی یکسان
یہہ ہے نور کے گہر مین رہ کی شادان

رہے اس روح مین جو کوئے مشغول
وہ ہوئی رستگار اور شخص مقبول

تو واجب روح کی جب ذات ٹہیری
صفت کیونکر نہ ٹہیرے کبریا کی

جواب اسکا یہہ سُن رکہین وہ کفار
ہوا اس بید سے یہہ صاف اظہار

خدا قادر نہین اس روح پر کچہہ
کہ خود یہہ روح کر سکتے ہے ہر کچہہ

خدا کی مثل خود دائم ہے یہہ روح
غنے ہے حق سے خود قائم ہے یہہ روح

اور اوسکے روشنے ہر جائی کیا ہے
وہ اوسکے علم و قدرت کا پتا ہے

وہ جیسے آپ خالق ہے غنے ہے
اسی صورت سے مغنے غیر کی ہے

کہ یعنے اوسمین جو رہتا ہے مشغول
بناتی ہے اوسی پاسے مقبول

وہ خود کرتی ہے اوسکی رستگاری
نہین رکہتی اوسے محتاج یاری

معاذ اللہ اے کافر یہہ کیا کیا
وجوب ذات مین اشراک ٹہیرا

کہ یہہ ارواح کے لشکر کے لشکر
خدا ٹہیرے معاذ اللہ یکسر

وجود رستگاری مین کہان سے
غنی ہو کوئی خلاق جہان سے

یہہ کیسا کفر عظم ہے کہ توبہ
یہہ وہ آشوب عالم ہے کہ توبہ

پہلا ہم پوچہتے ہین تجہسے مرتد
کہ روہین مادی ہین یا مجرد

کہے تو مادی یا چشم نایم
تو کب وہ ہے قدیم اور آپ قایم

کہان پہر روشنے یکسان ہی اوسکی
کہ یعنی مادی جب روح ٹہیری

تو اتنی وسعت اوسمین آئی کیونکر
کہ نور اوسکا محیط کل ہوا ظہر

مجرد ہے تو ہمکو یہہ نشان دی
کہ تیز اوسمین آیا پہر کہان سے

کہ رہتی ہے جو وہ نور کے گہر مین
بنی معبود تیری گہر کے گہر مین

تحیز ہے یہہ جسمیات کی حد — مجرد ہے تحیز سے مجرد
تو سن اے بندۂ ارواح یہہ بات — کہ بید بے ثمر مین ہے مناقات
تناقض ہے تناقض ہے تناقض — تعارض ہے تعارض ہے تعارض
قدامت اور احاطہ روشنے کا — ہوا روح مین جس سے ہویدا
بدیہی امر ہے اے شخص جاہل — کہ باطل ہے وہ باطل ہے وہ باطل (یعنے بیدے)
لکھا ہے تیرے بید معتبر مین — نہین اوس ایک شی سی تین چیزین (یعنے خالق ہے)
ہوئی پیدا جو مٹے آگ پانے — تو ہی وہ ایک ہی ان سبکا بانے
ہوئی جب معتدل یہہ ساری اشیا — ہوا جیو آتما اونمین سے پیدا
یہان تیرے ہی بید بے ثمر سے — خبر ہی تجکو ہے کچھہ اپنے گھر سے
ہوا ثابت یہہ اے رکن النجابت — کہ سب ارواح ہین مخلوق وحادث
اگر کچھہ اور ہے تفصیل درکار — تو دیکھا کر ہمیشہ سوط جبار (سوط الله الجبار)
کہ کیا کیا کچھہ تناقض بید مین ہے — تعارض ہے تعارض بید مین ہے
کہین واجب کہین جائز ہی یہہ روح — تناقض ہے تناقض ہے تناقض
تو ہے ہر باب دسکا باب دوزخ — کہ وہان موجود ہین اسباب دوزخ (دروازے بند ہوے)
خطا ہے ہندون کی بید کو ہم — جو بید بے ثمر کہتے ہین ہردم
کہ جو کچھہ ہے خلاف اوسکا ثمر ہے — تعارض جو ہے صاف اوسکا ثمر ہے
ثمر اوسکا ہے وہ زقوم دوزخ — وہ غسلین اور ضریع شوم دوزخ
وہ گرز آہنے اور مار دگزدم — اسیکے پہل مین ساری پر تالم
وہ غساق و حمیم اسکی ثمر ہین — عقوبات جحیم اسکے ثمر ہین
ثمر وہ بید یون بے انتہا ہے — تو اوسکو بے ثمر کہنا خطا ہے

لگائی بید کی جس جس نے اشجار — وہی کہلائین خدایا سکی اشجار
لگانا بید کا اذن کو مبارک — اور اوسکی پھل سدا دیکھیں مبارک
فقیر اتنی دعا مین جانفشانے — یہہ کیا ہے بندون پہ مہربانی
بھلا صاحب دعا کیونکر مذون مین — مری ہمسایہ مین یہہ لوگ ہین
حق ہمسایگی مجھسے ادا ہے — کہ مین نی انکو سب کچھ کہدیا ہے
اب آگی چاہین یہہ مانین نہ مانین — یہہ باتین میری حق جانین نہ جانین
خدا کو آتما کہنا خطا ہے — کہ خود یہہ لفظ مخلوق خدا ہے
مماثل کیونکہ ہو خالق ہی مخلوق — مشابہ کیونکہ ہو اوسکی ہی مخلوق
بہت کفار کی دیکھین کتابین — کہ سب لکھتی ہین یہہ باتین
مگر تجکو تعصب نے یہہ ڈالا — کہ تو [illegible]
نہ لکھی تو نے بسم اللہ جسمین — ہوئی کیونکر [illegible]
ہوا عنوان ہی جس شی کا مذموم — [illegible]

انشراح

لکھون مین حمد خلاق جہان کی — خداوند زمین و آسمان کی
محیط عرصہ دنیا و عقبے — پناہ و رفعت عرش معلے
کریم و خالق و جبار و قہار — رحیم و رازق و ستار و غفار
قدیر و قایم و قیوم و دائم — غنی و منعم و فیاض و دائم
بصیر و عالم اعمال انسان — خبیر و واقف احوال پنہان

تیغ زن

عجیب اللہ کی ہیبت ہے واللہ
عجیب اللہ کی قدرت ہے واللہ

کہ کہوایا یہہ کافر کی زبان سے
وہ واحد ہی سمرا ہے گمان سے

کری جرات جو سجدہ صنم کو
بجالای وہ یون حمد قدم کو

یہہ ہی اللہ کی عزت کی دہشت
رسول اللہ کی ملت کی دہشت

یہہ ہیبت مومنون کی ہی کہ ایمان
جو کہواتی ہی سچے حمد یزدان

مسلمانون کو دی حق نے وہ عزت
کہ ہی کفار پر جس سے یہہ ہیبت

کہ بسم اللہ اور تحمید اکثر
یہہ کہدیتی ہین اپنی فقرون پر

جو حمد ذات بحت کہریا ہے
تو کافر سی ہی سن بنا رواہی

کہ شرک و بطلان کی نیت اگر ہے
تو یہہ حامد ہی کاذب سر بسر ہے

کہ کرتا ہی یہہ حمد اون ذاتون کے
جو اوتار انکی ہی یا اون بتون کی

جو تھا تو نہین رہی ہین انہون نے
خدا لاکہون تراشی ہین انہون نے

تو ہم سنتے نہین اس حمد کو پھر
کہ وہ کذاب ہی فاجر ہے فاجر

بیان کرتا ہی حمد غیر محمود
کہ اوسکی حمد ہی مطرود و مردود

رکاکت دیکہنا اسکی بیان کی
لکہون[۲] مین حمد خلاق جہان کی

کہ معنی جسکی یہہ ہوتی ہین پیدا
زبان دانی کو جانی دو کہ ہی کیا

لکہو نمین یا نہ لکہون حمد خلاق
تو گویا اک تردد دلمین ہے شاق

کہ اوس عابد کی ہین معبود لاکہون
وہ اک ساجد ہی اور مسجود لاکہون

وہ ناقص[۳] کیونکر لکہے حمد خلاق
کہ ہی توحید اوسکی جان بر شاق

تردد مین ہمیشہ اوسکا دل ہے
وہ بندہ کب یقین سے متصل ہے

جو دلمین ہی زبان پہ کیون نہ آئی
یہہ نقص اوسکی بیان پر کیون نہ آئی

[۲] یعنے نہین لکہون گا
[۳] یعنے ناقص کیونکر لکہے حمد خلاق

اندرمن

خدائے بیریا معبود کونین — جناب کبریا مسجود دارین

تیغ زن

ریا و سمعہ انسان کی صفت ہی — نہ یہہ بیچون و سبحان کی صفت ہے
کہ انسان باوجود این صفتہا — شرف پاتا ہے اخلاص عمل کا
تو نفی اسکے کمال انسان کا ہے — خلوص دل جمال انسان کا ہے
خدا کو کسکا ڈر ہے ای خطا کار — بنا جو بیریا اور تنہا ریا کار
خدا سے نود جوشی ہر دم ہے عاطل — تو نفی اوسکی ہے بس تحصیل حاصل

اندرمن

خدا ہے واسع میدان غبرا — قدیر و رافع ایوان خضرا

تیغ زن

خدا ہے باسط میدان غبرا — اگر اصلاح ہو جائی تو اچہا
کہ ہو جائی وہ رافع سے مماثل — پران رمزون کو تو کیا جانی جاہل
نہوئی گو مماثل قافیہ مین — مماثل ہوئی اوسکا تعدیہ مین
نتہے اس قافیہ کی کچہہ ضرورت — جو ذی واسع کو یہان رافع سی نسبت
مسلمانون سی جو کچہہ سن لیا ہے — تو ای سطحی وہے تو کہہ رہا ہے

بے اصل ۱۲

نہ وہ موقع سماعت کا رہا یاد — کہ تہا کس لفظ کا کیسجای ارشاد
ہوا یہہ حال تیرے ہر سخن کا — چہ خوش گفتہ است سعدی در زلیخا
زبان پر حمد یون کرتا ہے ظاہر — کہ گویا ہی موحد دین سی ماہر
مگر دلمین جو کفر جاودان ہے — رگ و پی مین بشکل خون رواں ہی
اثر اوسکا نہین رہتا ہی مخفے — زبان بہی لڑکہڑا جاتی ہی تیرے
نہین جب تک زبانسی دل موافق — یہی ہی حال تیرا ای منافق
تری باتین کہے دیتی ہین تجکو — کہ سارق ہی منافق ہی وہ سن لو
تری اشعار مین ہی عیب ہر کچہہ — مگر اوسپر نہین اپنے نظر کچہہ
وگرنہ یہان وہ ہے امداد فتاح — تری ہر شعر کو ہو جای اصلاح
ہمین منظور ہے تکذیب کفار — ہمین مطلوب ہی تخریب کفار
رہی ہلہم ہمارا رب اکبر — تو ہر ہر لفظ اپنا مثل نشتر
رہی تیری رگ جان پر مسلط — نہ کہینچی جب تلک تو کفر پر خط
یہی حق سے دعای التجا ہے — گدا ہین اوسکی ہم وہ بادشاہے
ہمیشہ یہہ غلام اے میرے مولی — رہی ممتاز از امر قتل اعدا

اندر من

نہین ہرگز شریک اوسکا کوئی ہی — جو ثانی اوسکا پوچہو تو وہی ہے

تیغ زن

یہہ سچ ہی کب شریک اوسکا کوئی ہے — مگر تو آپ جہوٹا ای شقے ہے

کہ یہہ تو ہے عقیدہ اہلِ دین کا — کہ ہی اللہ بے انباز و یکتا
احد ہی ایک ہی واحد ہے اللہ — سدا بے ندی اور بے ضدی اللہ (بے مثل مرادف بے مثل ۱۲ مخالف ۱۲)
مگر تیرا عقیدہ یہہ کہان ہے — یہہ دل سی کب ترا قولِ زبان ہے
مقرر ایک ہی اللہ سچا — مگر تو آپ سرتاپا ہی جھوٹا
شریک اوسکے بہت ٹھہرائی تو نے — بہت معبود یہان گھڑ وائی تو نی
بنایا تو نے ترلوچن کو معسود (ہم رنگ ۱۲) — یہہ بنوا کر ذکر کے شکل مردود
وہ دہر مشیر ہی تیرا ہی خدا ہی — اوسی سی تو دہرم مورت بنا ہے
جو شکل اوسکی یہی تو دیکھے تو بالکل — ترا شیدہ ہی وہ عضوِ تناسل
ترا معبود ہے لنگِ مہادیو — جلہری (۱۲) ہی تری معبودہ بے ریو
وہ ہی تصویرِ فرج اوس نازنین کے — جو تہی زوجہ مہادیو لعین کے
سمجھکر اوسکو تم محبوبہ جانے — سب اپنا اپنا ٹپکاتے (۱۲) ہو پانے
وہ اس انزال سے ہی تر ہمیشہ — کہ ہی انزال آبِ اوسپر ہمیشہ
سدا چڑہتے ہین پہول نازنین پر — وہ کب پہولی سماتی ہے زمین پر
کہ مجہپر چڑہنے والی ایسے کچہہ ہین — مری قسمت ہین میری کیسی کچہہ ہین
یہان آب سفید اور سرخ یہہ پہول — دلیل اس بات کی ہوتی ہین معقول
جلہری فرجکے ہی خاص تمثال (تصویر ۱۲) — یہہ گل ہین حیض اور پانی ہی انزال
ترے معبودہ گنگا ہے ہمیشہ — تری معبودہ جمنا ہے ہمیشہ
کہ جنمین ہگ کی تو دہوتا ہی اکثر — کہلی دہوتے وہان ہوتا ہی اکثر
اونہین مائی بہی تو کہتا ہے جاہل — ذکر ہی اونہین کر دیتا ہے داخل
ذکر کو رکہتے ہو مشغولِ مادر — تو تم کب پاک ہوتے ہو نہا کر

(۱۲ جلہری کی ہی اور بہی بولی ہے جلہری کہتے ہین جانور کو ۱۲ ہم رنگ ۱۲ ٹپکاتے ہو یعنی جو کچہہ ہو پاتے ہو ۱۲ تصویر ۱۲ مخالف ۱۲ بے مثل ۱۲ مرادف ۱۲)

کری تو عنسل کو کتنا ہی حاصل — ذکر ہی عنسل مین ہی اونسی شاغل
عجب وسعت ہی اِن دونونکی کسمین — کہ اک پر تہی اور تر جاتی ہی اوس مین
تری معبود وہ سارے خلوق یعنی ہندو ہے — جو تہا نیسر کے نیچے چت پڑی ہی
وہ برہما اور کشن و لچمن ساری — خدا ہین تیرے ای لعنت کی مارے

تری معبود ہین پتہر ہزارون — ہزارون مین غلط کہتا ہون لاکہون
خدا تو نی بنائے ہے جو الا — اری مشرک ترا منہ ہوئی کالا
تری معبودہ ہین ارواح انسان — کہ واجب ہی وجود اونکا یقین جان
یہہ تیرا بید دیتا ہے گوا ہے — ہمارا کب عقیدہ ہے یہہ وا ہے
جو انسان مین غریزی ہی حرارت — وہ یعنی جو بدن کی ہے حرارت
کہ جس سی مضمحل ہو جاتا ہے کہانا — بزرگ و بی زوال ان سبکو مانا

گواہ اسپہ تیرا ہے حجر بید — ابہی تو بید مین ڈالین گی ہم چہید
ذرا یہہ بات سنکر سر کو دہنا — وہی یہہ بید ہی ای شخص سنتا
تو احکام خدا کہتا ہے جسکو — کلام کبریا کہتا ہے جسکو
اری اللہ کا تجہپر غضب آئے — خدا پر افترا تو نی کیا ہائے
وہ معبود یگانہ سب سے برتر — حرارت کو بناتا اپنا ہمسر

غلط ہی جہوٹ ہی باطل ہی یہہ بات — کلام حق نہین وہ ہے خرافات
وہ ہی مجموعہ کفر و جہالت — کلام حق نہین ای بے بصیرت
بنایا گاے کو معبود تو نے — اورا وسکا موت سمجہا دود تو نے
یہہ کیا معبود ہی حیرت ہی ہمکو — نہایت شرک کے غیرت ہی ہمکو
کہ جب تک گای جیتی ہی خدا ہے — جو مرجائی چمارونکی غذا ہے

جو مرجائی بنایا اوسکو معبود — کہان ہی عقل ای کفار مردود
رہیگا زندہ اک معبود کامل — یہہ سب مرجائینگے معبود باطل
ترے معبود لاکہون ہین جہان مین — کہان تک آئین وہ میری بیان مین
شریک اتنی تو ٹہیراتا ہی بیشک — تو پہر کس منہ سی یہہ کہتا ہی مردک
نہین[۱] ہرگز شریک اوسکا کوئی ہی — جو ثانی اوسکا پوچہو تو وہے ہے
جواب[۲] مصرع ثانی ذرا سن — بعون اللہ تو ہو جائیگا سن
کہان ہی کوئی واحد اپنا ثانے — یہہ باطل ہے ترا قول زبانے
سراسر ہے یہہ تیرا قول مہمل — نکہیو پہر تو ایسا قول مہمل
ہوئی ثانی کے ایسی کیا ضرورت — بنائی جس لیے تو نی یہہ صورت
پہاڑے بکتی بکتی عمر گزری — مگر گنتا نہ آیا ایک دو سے
پڑین تیہر تیری ایسے سمجہہ پر — کہا واحد کو ثانے تو نی کیون کر
عدد جسپر نہین کچہہ صادق آتا — اوسی معدود کیونکر تو نے سمجہا
اگر مقصود تیرا یہہ ہی اس سے — کہ جو جو اوسکا ثانے تو بنا لے
وہ ثانی بہی وہی ہے عین واحد — تو بیشک تو ہی اوس واحد ہی یا احد
یہہ ذات بحت[۱۱] سی منکر ہوا تو — اب اس مقصود سے کافر ہوا تو
کہ جو جو ہین تیری معبود باطل — ہوی گویا سب اوس احد مین شامل
مگر ہان صادق آتی ہی یہہ صورت — کہنیا پر تری سب بالضرورت
کہ آخر ہے خدا تیرا کہنیا — اگرچہ ناچتا ہے ہو کے دہرا
جو اوسکی گوپیون سی دل لگی ہے — زنا مین کب شریک اوسکا کوئی ہی
اگر تو ہوئے یہہ کہنے کو عازم — کہ نقض اس حصر کو آتا ہی لازم

[۱] یہہ جواب مصرع ثانی کا نمبر ۱ ہی
[۲] جواب مصرع ثانی کا نمبر ۲ ہی
[۱۱] بحت خالص

جواب اسکا ابھی سن لی تو ہمسے — کہ اور ون فی مری لونڈی ہین تھوڑے
مزا دس پانچ کا چکھا تو کیا ہے — جو سو دو سو تلک پہنچا تو کیا ہے
ہزارون اہل شوہر گوپیان ہین — کہ اس کالی پہ ہر دم تفتہ جان ہین
تو گویا اور زانے کالعدم ہین — یہان بی مثل کشن محترم ہین
وہ فی جب منہ مین لیتا تھا کنہیا — تو تاثیر ذکر ہوتی تھی پیدا
کہ سنتی ہی وہ اوسکی نے نوازی — ٹپکتی تھی منی سب گوپیون کے
وہ خانہ ان کی کل لاج تج کر — چلی آتین تھین اوسکے پاس سجکر
عجب انداز سی آتین تھین وہ سب — بجاتین پاچتن گاتین تھین وہ سب
جو ہم کہتی ہین اسمین جھوٹ کیا ہی — تمہاری سب کتابون مین لکھا ہے
کتابون کا بھی ذکر آجائیگا سب — ابھی سی تیغ زن کیا کہہ چکا سب
تو ملکر گوپیون مین خود کنہیا — لچک کر اور تھرک کر ناچتا تھا
لچکنی مین وہ ہوجاتا تھا دونا — تو ثانی ہی مناسب وصف اوسکا
جو پوچھی تو کہ کیا ہوتا ہے ثانے — خمیدہ اور دوتا ہونا ہے ثانے
مثال اوسکی یہہ سن ای دل تپیدہ — دوتا مشہور ہی زلف خمیدہ
جو پوچھی تو کہلی ہندیکی چندے — کہ ہورا دہا کی ماتھی کی سی بندے
تو یہہ ہی جسطرح ایک ایک گوپے — لچک کر ناچ مین ہوتی تھی دہرے
لچکنا اور خمیدہ اوسکا ہونا — وہ جھکنا اور خمیدہ اوسکا ہونا
اسی کہہ سکتے ہین ثانے ہوئی وہ — لچک کر یک بیک دہری ہوئی وہ
جتانیکو نزاکت یون جھکے وہ — کہ گویا ایک کی دو بن گئے وہ
یہی حالت کنہیا لال کے تھے — کہ رغبت گوپیون کی چال کی تھی

وہ خود جب ناچتی تھے اوسکی ہمراہ — کبھی سیدھے کبھی دُہری تھے ناگاہ
جو سیدھی تھی کنہیا جی وہی تھے — خمیدہ یعنی ثانی بہی وہے تھی
یہان صادق ترا قول ای غنی ہی — جو ثانی اوسکا پوچھو تو وہے ہے
بھلا ایسے مزی لوٹی ہین کسنے — اوڑائی چین جو جو کچھہ کہ اسنے
جو سب بدکار آئین جمع ہوکر — تو ہوسکتی ہین کب وہ اسکے ہمسر
ذرا سُن اور بہی معنے ثانی — کہ تہا وہ ثانی عطف اور جانے
تکبر اوسکو یعنی اسقدر تہا — کہ حکم حق سی وہ پیچیدہ سر تہا
وہ تہا اوس خالق یکتا کا منکر — خدا خود بنکے ہو بیٹہا تہا فاجر
کری گمراہ تا مخلوق کو وہ — خدا کی راہ سے بہکائی سبکو
کیا رسوا خدا نے یہان بہی اوسکو — کہ زانی برجکا مشہور ہے وہ
یہی رسم وطریق اوسکی لیی ہے — تو وہان ذوقِ حریق اوسکی لیی ہی

اندرمن

کہان اہلِ حسد کو فہم وادراک — جو پائین کنہِ ذاتِ ایزدِ پاک

تیغ زن

حسد اللہ پر کسکو ہوا ہے — کہ کیون وہ کبریا ہی کیون خدا ہے
یہہ سچ ہی کنہِ ذاتِ پاکِ یزدان — نہین ہین مدرکِ ادراکِ انسان
مگر کسنی کیا ہی اسکا دعوے — کہ مین ہون مدرکِ ہر کنہ ہو لے
نہین ہین انبیا مین ایک بہی وہ — نہوئی اعتراف عجز جنکو

وہ گو کفار پر قہرِ خدا ہین (یعنے انبیا ۱۲)
مگر مجبور پیشِ کبریا ہین

گلستان مین پڑہا ہوگا تو نے
کچھہ بہی گر کیا ہوگا یعنے تحصیل علم ۱۲

کہ فرماتی ہین احمد ما عرفناک
بہلا پہرا نسے بڑہکر کس کا ادراک

جو ہوئے مدعی ایسے سخن کا
کہ کنہِ ذاتِ حق کو مینے پایا

اگرچہ معرفت مین سب ہین کامل
مگر کب ہوئی وہ عرفان حاصل

جو حق معرفت ہے کبریا کا
وہ علم اوس ذاتِ بیچون وچرا کا

کہان ای بے بصر طوقِ بشر ہے
فزون گو دمبدم شوقِ بشر ہے

جب اظہار عبودیت یہان ہے
نہ دعوائی الوہیت یہان ہے

تو ایسی لوگ کب ہوتے ہین حاسد
کہ ہو محسود اونکے ذاتِ واحد خدا ۱۲

مگر ہوتے ہین حاسد لوگ ایسے
کہ تہی اوتار ناہنجار جیسے

کہا برہمانی مین آپہی خدا ہون
کہ سب مخلوق کا خالق بنا ہون

بناہی بشن آپہے ربِّ عالم
کہ مین ہی پالتا ہون سبکو ہر دم

وہ شب کہتا ہی یون یعنی مہادیو
کہ کل مخلوق کو میشک وبے ریو

فنا کرنا ہی ہر دم میرے بس مین
ہنود اس سچ پہ سب کہاتی ہین قسمین

بناہی آپہی اندر شاہِ جنت
بناہی وارثِ بارانِ رحمت

بنا جم راج آپہے مالکِ نار
بنا خود حشر کا منصف وہ بدکار

جو اپنی ذات سی سچا خدا ہے
جو ذاتِ پاک بیچون وچرا ہے

تمہاری زعم مین ہے وہ معطل
تم ایسا اوسکو کہتے ہو معقل

کہ بحرِ شیر مین سوتا ہی دنرات
خفے ہی اوس سی احوال بریات

اگر شک ہوئی ان باتونمین تمکو
ذرا تم وہ کتابین اپنے دیکہو

خالص کلام الٰہی کی زبان ہندی ہے
سنسکرت میں اس کا ترجمہ ہونا کفار کا افترا ہے ۱۲

کہ سو طالد جنکے ناسخ آئے — قلوب اہل دین مین راسخ آئے
اے بے چوبی کناگت رائے سن تو — مسلا کر کہ گیر دریا مین اوسکو
بتا تو کہیر کہاتا ہے کہان سے — برہمن و شیر کہاتا ہی کہا سے
جو دینے والا اونکا سو رہا ہے — کہانسی کہیر کے تجہپر عطا ہے
زبان حالسی تمکو یہہ کہیر — کہی دیتی ہی اے کفار بے پیر
یہہ مین بہیجے ہوئی ہون اوس خدا کے — کہ جسکو خواب و غفلت سی ہی پا کے
ذرا ہی سوچکر تم کہیر کہا دُ — تو تمہرا سی مسلمان ہو کے آ دُ
خدائی پر حسد کہتے ہین اسکو — بُرا ہی امر بد کہتے ہین اسکو
یہہ جو کچہہ کرتے ہین اوتار تیرے — وہ ساری دیو تا بدکار تیرے
کہ اونکا امر غالب ہو رہا ہے — خدا مغلوب ہو کر سو رہا ہے
غضب مارے خدا کا تمکو سبکو — کیا معزول و غافل سچے رب کو
جو ایسا ہی وہ کاہیکو خدا ہے — خدا وہ ہے کہ جی ہی جانتا ہے

اندر من

کوئی ایسا ہی کب عالم مین مرغوب — جو وہ اپنا بنائی اوسکو محبوب

تیغ زن

بہت ہین ایسی اس عالم مین مرغوب — کہ ہین اللہ کی مقبول و محبوب
یہہ جیسے انبیا اور مرسلین ہین — محمد رحمۃ للعالمین ہین
فرشتے ہین پہر اونکی بعد جیسے — ہوئی ہین اولیائی سعد جیسے

وہ سب مقبول بندی ہین خدا کے — نہین ہرگز مماثل کبریا کے
جو اونسی اسطرح شانِ خدا ہے — فقط اونپر یہہ احسانِ خدا ہے
وگرنہ وہ نہتا محتاج اون کا — کہ محبوب اس لیے اونکو بنایا
یہہ اونپر ہے فقط اوسکی عنایت — یہہ اوسکا فضل ہی اور اوسکی حرمت
سراپا تو ہے کذاب اس بیان مین — نہین محبوب کوئی اس جہان مین
مگر ہان دیوتا اور سارے اوتار — جنہین دعوی رسالت کا ہی ہر بار
رسالت کیا خدا ہے بنگئے ہین — وہ سارے ایسے واہی بنگئی ہین
خدا اور مرسلین خود بنکے سارے — زنا کرتے تہی وہ لعنت کی مارے
مقرر وہ تو ایسے سب کی سب ہین — کہ وہ مقہور اور مغضوبِ رب ہین
کوئی اونمین سے کب ہے ایسا مرغوب — جو وہ اپنا بنائی اوسکو محبوب
یہان تو برمحل ہے شعر تیرا — یہان تو بی خلل ہے شعر تیرا
اگرچہ ہین تیرے اشعار مہمل — ترے کردار اور گفتار مہمل
وہ گو گوئٹے شتر ہوتے ہین "اشعار" — بتا دیتا ہو نہین لیکن ہوا ہے
یہہ تیری شاعری مردود گستاخ — جو ہی مانندِ دالِ ماشش نفاخ
کہ تو اپہرا ہوا ہے جسکی باعث — بہت اترا رہا ہی جسکے باعث
براہِ گو نکلے گی اسی سے تو — نہین کچہہ خاک اوڑی تیری اسی تو

اندرمن

ملایک کو نہوئی دخل جسجا — وہان پہنچی محمد کیونکہ تنہا
کہان اسی کہان وہ جان ادراک — بہ نسبت خاک را با عالم پاک

اس کتاب کی اشاعت کا حق محفوظ ہے

تیغ زن

محمدؐ افضلِ کون و مکان ہین — محمدؐ افتخارِ دو جہان ہین
بشر مین پر کوئی نوعِ بشر مین — نہین ایسا کہین سمع و بصر مین
محمدؐ فخرِ آدم شاہِ عالم — محمدؐ مصطفےٰ دل خواہِ عالم
شہِ پیغمبران ذاتِ محمدؐ — شفیعِ عاصیان ذاتِ محمدؐ
محمدؐ ہین عطارؔ الحمد والے — محمدؐ ہین لواء الحمد والے
محمدؐ صاحبِ قرآن ہین و اللہ — محمدؐ رونقِ ایمان ہین واللہ
یہان بہی ہے عیان شانِ محمدؐ — مگر دیکہو گے وان شانِ محمدؐ
عیان ہوئیگا جب روزِ قیامت — لواء الحمد کا ظل کرامت
دکہائیگا وہ شان و شوکت اپنے — کہ دیکہین گی سب اوسمین راحت اپنے
صفی اللہ سے تا ابنِ مریم — اوسیکے نیچے ہوئین گے فراہم
بوقتِ گرمیِ خورشیدِ محشر — امان ہے سایۂ سلطانِ کوثر
یہہ راحت ہوئیگی سب مومنون کو — تو حسرت ہوئیگی وان کافرون کو
یہہ سوزِ دل وہان حسرتے ہر دم — نہوئیگا عذابِ نار سے کم
جو ہے منطوق زِ دنا ہم عذابا — یہان کفار پر وہ صادق آیا
بہت پچہتاؤ گے امی کافرو تم — کہ راہِ مصطفےٰ کی ہمنے کیون گم
چباڈالو گی اس افسوس مین ہاتہ — کہ ہم بہی کاش ہوتے آپ کی ساتہہ
اسی حسرت مین غم مین وان سقر مین — بہت آئینگی آنسو چشمِ تر مین
بہائین گے وہان جب خوب رو کر — تو آنسو کافرون کے جمع ہوکر

ق

بہالیجائین کشتی کو اگر ہو — مگر دارِ جزا مین کیا اثر پینے نہ دینگا ہو
حسد و خاشاک رنج و غم ذرا بھی — نہ لیجائین گے وہ ہے ہے خرابی
بشر کیا جسقدر جن و ملک ہین — یہہ افلاک اور سکّانِ فلک ہین
وہ سب حور و قصور و عرش و کرسے — وہ ساری اولین و آخرین بہے
وہ جتنے ناقصین و کاملین ہین — وہ جو جو رطب و یابس ہر کہین ہین
غرض جو جو کہ مخلوقِ خدا ہے — مشرف سب پی شانِ مصطفےٰ ہے
رسولِ کبریا ہین سب سے بہتر — محمد مصطفےٰ ہین سب سے بھتر
تو کیون حیرت سی یہہ ای قوم کفار — فلک پر کیونکہ پہنچے شاہِ ابرار
محمد مصطفےٰ ہین جیسے ذی شان — بہت سچا گواہ اوسپر ہے قرآن
اگر انکار ہے قرآن سے تجکو — بنا کر لفظ ایک ایسا دکھا تو
نہ ہرگز بن سکے تو گو بنائے — بگڑجائے سراسر جو بنائے
دلیل اسکی یہی کافی ہے بے قیل — کہ قرآن ہے کلامِ ربِّ تنزیل
جو یہہ سنکر کہو کفار بد ذات — ہمارے بید کی سی ہی عبارات
جہان مین ہے جو کہہ سکتا ہی کوئی — کہ ایسے شی یہہ بید اپنا ہے کوئے
تو ہم کہتے ہین ہندی خوان یہہ اطفال — ہمیشہ بید کے سے لفظ و اقوال
دکھا دیتے ہین لکہہ لکہکر زمین پر — کہ ہندی سیکہتے ہین پہر زمین پر
خدا جب رفعتِ احمد دکہائے — وہ شان و شوکتِ احمد دکہائے
فلک کی پشت خم ہی اونکے آگے — دنی ہر محترم ہے اونکے آگے
فلک کیا عرشِ اعظم سے بہی بالا — اگر چاہے بلائے حق تعالےٰ
بلایا بندۂ مقبول کو وان — نہین جا سکتے گو وان حور و غلمان

وہ محبوبِ خدا پہنچے جہانتک — ملایک جا نہین سکتے وہانتک
ذرا مشکل نہین امرِ خدا سے — ہوا جو کچھہ محمد مصطفےٰ سے
یقینے ہے بلانا مصطفےٰ کا — یقینے ہے وہ جانا مصطفےٰ کا
رہِ تسکین ہے یہہ جانِ یقین کو — معراجِ خاتم المرسلین کو
دکھایا اونکو حق نے جو دکھایا — سنایا اونکو حق نے جو سنایا
غلط ہے تیری بک بک بے ابد اقوال — کہ تو جھوٹا ہی بیشک ای بد اقوال
تری اس شعر کا مضمون غلط ہے — یہہ تیرا شعر باطل ہر نمط ہے
ملایک کو نہوئی دخل جس جا — وہان پہنچے محمد کیونکہ تنہا
نہین بیشک فرشتونکو وہان دخل — محمد مصطفےٰ کو ہے جہان دخل
اگر تو معترض ہو اسطرح آج — محالِ عقل ہے اسرارِ معراج
ابہی جوگِ بششٹ اسنے ذرا دیکھہ — کہ کیا کیا اوسمین ہے لکھا ہوا دیکھہ
مواصل تہی بششٹ اور کاگ جسدم — تکلم یون ہوا دونون مین باہم
حقیقت کہل گئی بیدانت کی آج — تو بس ہوتا ہو نمین رخصت مہاراج
گیا پہر آسمان کو وہ برہمن — اوڑا تب کاگ بہی ساتہہ ایک جوبن
مہابہارت مین یہہ لکھا ہوا ہے — کہ ارجن آسمان پر خود گیا ہے
گیا تہا پہر بہشتون مین بہی ارجن — لیے اثقال اور آلاتِ آہن
کوئی ایسا بہی کامل تہا برہمن — کہ اہل نام رکہتا تہا وہ رہزن
یہہ سرعت اوکمین تہی زور و توانکے — کہ دم مین سیر کے ساری جہانکے
ہوئی تہی اوسکو حاصل یہہ بہی قدرت — کہ تہی خورشید مین اوسکی سکونت
اوسی مین یہہ بہی لکہا ہے کہ سکہدیو — گیا تہا آسمان کو بے شک وریو

سنہ جو گ بششٹ بہی جوگی تہا اور بڑا عالم تہا اور رام کا گرو تہا اور رام کا بیٹا لوہ اور کش بہی جوگی تہے اور بڑے عالم تہے

سنہ بششٹ اور کاگ بہشت مین جاکر ملے اور دونون مین یہ باتین ہوئین

سنہ ارجن کا آسمان پر جانا مہابہارت مین لکہا ہے

سنہ سکہدیو بہی بڑا جوگی تہا اور بیاس کا بیٹا تہا

روان ہے جو ہوا مین چشمۂ گنگ — عبور اوس سی کیا اوسنے باہنگ
پہر اوس جان آفرین کی پاس پہنچا — وہان تک اوڑکے وہ خناس پہنچا
کہا لعین تمہاری ہی کہ کو نے — برہمن تہا مگر تہا ایسا وہ ہے
کہ جب جی چاہتا تہا اوس لعین کا — تو جانا سہل تہا چرخ برین کا
تری دہرم پرب مین ہی روایت — کہ گوتم کو بہی اندر ایک نوبت
فلک پر لیگیا دم مین مع فیل — نظر کر نقل فیل اور اوسکی تعجیل
مگیون لیجای گوتم کو وہان وہ — کہی جو رد کا اوسکی کامران وہ
وہ اوسکی فرج کی آتش سی جلکر — وہین پہنچا وہان ہنگر فلک پر
وہ نار فرج تہی کیا کچہہ وہان تیز — بنا اندر بہی جس سے وہ وہان تیز
کہ پہنچا فیل کو یون لیکے خناس — اوڑاتا ہی وہان جون برج قرطاس
سوال اسدم یہہ بحثی ای لعین ہے — محال عقل ہے یہہ یا نہین ہے
نہین جو یہہ محال اے عقل لالہ — تو کیون معرا جکا ہے استحالہ
اگر ہے تو بیان کر اے خطا کار — گئے کیونکر وہان ایسے زنا کار
کہا تو نے بطرز طعن والزام — کہ امی تہی وہ شاہ دین واسلام
وہ امی تہی مگر تہے ایسے دانا — کہ تہے تلمیذ قیوم و توانا
کسی کافر کو کچہہ جو اسمین شک ہی — تو اوسکی سر پہ تیغ علک ہے
عظیم اونپر ہے اوس اللہ کا فضل — تو کیا کچہہ ہے رسول اللہ کا فضل
کہ ہین وہ افضل مخلوق دارین — عظیم واکمل مخلوق دارین
وہ امی تہی مگر تہے ایسے امی — کہ تہی وہ مورد علم لدنی
اگرچہ آپ کا امی لقب ہے — مگر اونپر عجب انعام رب ہے

ذکر اسمین کی عقل کا ہونا محال ہے

کہ علّام الغیوب اونکا ہے لقب معلّم — وہ خود اللہ ہے انکا معلّم

جو علم اولین و آخرین ہے — وہ جزو علم ختم المرسلین ہے

لقب ہے اسلیے امے نبیؐ کا — کہ تہا یہہ حوصلہ کس آدمے کا

کہ ہوتا اونکا اوستاد اس جہانمین — عیان ہے جنکا استاد اس جہانمین

اسی قابل سراسر وہ ذکے تہے — کہ تعلیم اونکو ہوئے کبریا سے

ذرا احوالِ امّی پر نظر کر — ذرا تعلیم ربّی پر نظر کر

کہ اوس موصوف کی کیا کیا صفت ہے — وہ امی علم مین کیا با صفت ہے

وہ امی ہین وہ عالی شان واللہ — کہ اعجاز اونکا ہی قرآن واللہ

وہ امی ایسے ہیچے اوس خدا نے — کہ صدہا سال پہلے کبریا نے

زبانِ انبیا پر یہہ خبر دے — کہ پیدا ہوئیگا مقبول اسمے

وہ امی کون ہے مرسل ہے میرا — وہ امی بندہ اکمل ہے میرا

یہہ قرآن اور تفسیرین ہزارون — اور اوپر اور تحریرین ہزارون

حدیث و فقہ کے دفتر کے دفتر — یہہ لاکہون دینِ پیغمبر کے دفتر

نظر کر دیکہہ اے احمق ذرا تو — بہلا امی تو اونکو کہہ چکا تو

اوسی امی کی شرحِ علم سب ہین — صفات اونکی کہین محصور کب ہین

وہ علم اونکا ظہورِ رحمتِ حق — بشکل رحمتِ بادستِ حق

ہوا بے انتہا اور بے تناہے — وہ علم اونکا ہے انعام الٰہے

کہ لاکہون عالم و علّامۂ دین — علیم و کامل و ہنامۂ دین

رہے شرّاح علم مصطفےٰ کے — بنے مفتاح علم مصطفےٰ کے

مگر کب منتہی ہوتا ہے وہ علم — خبر کیا تجکو جاہل کیا ہے وہ علم

رسول اللہ ہین اظہر من الشمس — رسول اللہ ہین آبین من الامس

مگر خفاش تجکو کیا خبر ہے — کہ تیرا علم بید بے ثمر ہے

ترا مسکن بنا ہے ظلمتِ بید — تری صبح بقا ہے شامتِ بید

جو تو یہہ سنکے ای بید ین فاجر — ابہی اوس علم و حکمت کا ہی منکر

بلادِ ہند مین موجود ہین آج — گدائی بارگاہِ شاہِ معراج

جو ہین اوس علم و حکمت کے طفیلے — رسولِ حق کی سنت کے طفیلے

کہ ادنے تا بدان اونکے مکان پر — عیان ہی صورتِ خورشیدِ محشر

کہ کافر دان نلک جائی تو جل جائے — جو اوسکو دیکہہ پائے تو دہل جائے

وہ ایک ایک اونمین ایسا ہی مہاراج — کہ یہہ جو آپکے کل بید ہین آج

رہین سب مثلِ برگِ بید لرزان — وہ ریحِ دین سے جب ہوئین سخن ران

عیان ہو جائی اونسی بید کا حال — کہ ہی مجموعۂ صد جہل و ضلال

وہ جو ہی بنگ نوشون کی سی بکواس — اری کافر ترا ہو ستیاناس

کلامِ حق بناتا ہے تو اوسکو — مقابل دین کے لاتا ہے تو اوسکو

اگر تو پوچہتا ہے کیسے ہین وہ — تو مولانا محمد جیسے ہین وہ

کہ سوط اللہ کے ہین جو مولف — وہ ہین بمثیل اس فن مین مصنف

اگر دعوی ہے باقی تجکو ای خام — تو ٹہیرا تو کہین ایک مجمع عام

پہر اوسمین بحث کر ہر مسئلے کے — کہ کہل جائی حقیقت جسمین تیرے

جب اوس امی لقب کی امت سے — تو بہاگے اور تنگ آجائی جی سے

ترا منہ اور بطرزِ طعن یہہ قول — کہ امی ہین رسولِ اللہ ذی الطول

جو جائین عرش تک بہی ایسی امی — عجب کیا ہی کہ ہین وہ کیسے امی

سنہ ۱۲۰۱ ہجری کے بعد لکہی گئی ہے

مکرر ہان صادق آلے تیری اقوال — اون اوتارون پہ تیری ای بداافعال
ابہی مذکور جنگا تہاکہ تجدد — بزعم ہندوان پہنچے فلک پر
ذرا تفصیل اونکی ہمسے سنکر — پڑہاکر فارسی مصرع[۵] مکرر
سبق[۵] بہولا ہوا جلدی سی کر یاد — مکرر جو یہان ہوتا ہے ارشاد

بیان ارشاد فیض بنیاد

بشش[۵] بیجا دہان جائی اور کاک — چہ نسبت خاک را با عالم پاک
کہان ارجن خبیث اور سیر افلاک — چہ نسبت خاک را با عالم پاک
کہان خورشید اور ہاہل ہوسناک — چہ نسبت خاک را با عالم پاک
فلک پر جاسکے سکہدیو[۵] نام برہمن[۱۲] بے باک — چہ نسبت خاک را با عالم پاک
کہان وہ اندر بدکار زانے — کہ جسکی پارتہی گوتم کے رانے
فلک پر جای یون وہ شوخ چالاک — چہ نسبت خاک را با عالم پاک
کہان وہ گوتم دیوث بے شرم — کہ جنی جسنی زن کے یا رسی شرم
چلے ہمراہ یار زن بافلاک — چہ نسبت خاک را با عالم پاک
کہان وہ گوتم دیوث کافیل — کہ اندر لے اوڑا جسکو بتعجیل
کہان ناپاک فیل اور طارم پاک — چہ نسبت خاک را با عالم پاک
سنا کیا صادق آیا اسی ہوشناک[۵] — چہ نسبت خاک را با عالم پاک

اندرمن

سراپا مبتلائے لوث عصیان — وہ پاکستا ہی قرب ذات سبحان

تیغ زن

کہین جیسی ترے اوتار بدکار — کہان پاسکتی ہین وہ فرب غفار
جو ہین آلودۂ صد لوثِ عصیان — غذائی دل ہے اونکی روش عصیان
خفا اسپر نہون کفار بیدین — کہ ہین انکی مطہر لول و سرگین
پاک کنندہ ۱۲

اندرمن

زنِ فرزند سی جو دل لگائے — اوسی ہم بستری مین اپنے لائے
جو ہو مدخولۂ فرزندِ دلبند — کری افسوس اوس سی عقد و پیوند

تیغ زن

ارے کاذب عدوئی ہر صداقت — خدا کی اُتی ہی جھوٹون پہ لعنت
جنابِ مصطفےٰ مین تو ہے طاعن — علیک اللعنۃ من کل لاعن
کتابون سی ہماری یہہ بیان کر — کہ بالغ آپکے فرزند تھے نر
جو تھی تو وہ بحالِ صغر سارے — کنارِ دایۂ جنت مین پہنچے
ذرا انصاف کر اے شخص اجہل — کہ ہم تیری کتابون سے مدلل
ہمیشہ لاتے ہین ہر دعوی اپنا — تو لایون تو بھی ہمپر دعوی اپنا
دگر نہ ہم نمانگے تری بات — کہ کیا بکتا ہی تو بیہودہ بدذات
یہہ قرآن کہولتا ہی کان کل کے — محمد باپ ہین یہان کس رجل کے
بھلا پھر تو یہہ بکتا ہی کہان سے — یہہ بدظنی رسولِ انس و جان سی
تہین زینب زنِ فرزندِ حضرت — تھی کچھہ زید اونکی ذی قرابت

وہ گو للہ دلبندِ نبیؐ ہے — قرابت مین وہ بالکل اجنبی ہے
اگر مطلوب ہی تفصیلِ قصّہ — تو سبط اللہ سے لے تو یہی حصّہ
مگر ہان دل لگانا ہے تو یہہ ہے — اگر لذت اوٹھانا ہے تو یہہ ہے
کہ جو اسکندپوران مین ہی مرقوم — وہ ہے سب ہندؤن کو خوب معلوم
اگر یہہ اب چھپاتے ہین تو کیا ہے — ولیکن معتبر لکھا ہوا ہے
کہ اول فرجسی ہر باکرہ کے — تسلے ہوتی ہے ہر دیوتا کے
تعجب ہی کہ وہ انکے خدا ہین — رسول انکے ہین وہ اور مقتدا ہین
خدا انکے یہہ کیسی بھیجا ہین — کہ سب داماد انکے جا بجا ہین
لگانا دل کا سیکھے کوئی یان سے — کہ جیسا دختران ہند وان سے
لگایا دیوتاؤن نے دل اپنا — کیا آسان کار مشکل اپنا
نہو جبتک کہ یون دختر مشرف — نہوے بسترِ شوہر مشرف
پہر اوس دختر کو آجاتا ہی جب حیض — تو آتش دیوتا کو اوس سی ہی فیض
وہ حوضِ عیش مین یون غوطہ زن ہے — کہ اوسکی حیض والی سے لگن ہے
وہان بجھتی ہے نارِ شہوت اوسکی — عجب ہے دل لگی پر لذت اوسکی
پہر اوسکی فرج پر آتی ہین جب بال — تو چندرمان کا وان ہوتا ہی انزال
اوڑاتے ہین مزے مہتاب صاحب — کہ وہ بیگم ہین یہہ نوآب صاحب
جب اونکی چہاتیان ہوتی ہین نوخیز — تو گندہرپون کی شہوت ہوتی ہی تیز
پہر اونکے عیش کا ہی وہ زمانہ — سنو یہہ دل لگانے کا فسانہ
لگانا دل کا کوئے اِن سے سیکھے — زنا سیکھی تو زانی اِنسے سیکھے
کسیکے دل لگی کب ہی کسی سے — کہ جو برہما کو تہی سارسی سے

ق

روایت ششیہ پوران کے ہے — وہ راحت ہندونکی جان کی ہے
یہہ اوس پوران مین لکھا ہوا ہے — کہ برہما شوہر دختر بنا ہے
وہ تہی سارسوتی گو اوسکی دختر — مگر وہ بن گیا تہا اوسکا شوہر
وہ بنکر اوسکی زوجہ تا بصد سال — رہی خود ملکی اوتارون مین خوشحال
یہہ سچ ہے کسطرح لخت جگر کو — وہ دیتا کسی پر روز نر کو
لگایا لخت تن کو لخت دل سے — لگایا متصل کو متصل سے
کہ برہما کچھہ نہ ایسا سنگ دل تہا — کہ شیشے کو سپرد سنگ کرتا
ہوا ہوگا گو شیشہ شکن آپ — مگر آخر تو اوس نازک کا تہا باپ
ترحم سے لیا ہوگا ہر کام — یہہ لے لیتی ہین دختر سے پدر کام
پہر اوسکو تیسرے بیٹے کی زوجہ — بنایا اوس پدر نے ہائے فحشہ
کبہی زوجہ بنی اپنے پدر کے — کبہی جورو ہوئی اوسکے پسر کے
مہابہارت مین ہے یہہ ذکر برہما — کہ وہ اوستاد ہی ہردیوتا کا
ہوا پیدا جو برہما سے مہادیو — جہانمین کب ہی ایسا دوسرا دیو
ہوا یہہ اول افعال برہما — کیا سارسوتی کو اوسنے پیدا
کیا پہر کام دیو اوسنے یہہ موجود — کہ جس سی عصمت عالم ہے نابود
کیا پہر یعنی اس شہوت کو پیدا — جماع فوج کے رغبت کو پیدا
کہڑے ہوکر اوسیکی منہ پہ شہوت — یہی کہتی تہی برہما سے کہ حضرت
مجہے ہر دیجی یعنی دیجے بخشش — کہ ہونمین برق خرمن ہای دانش
کہ یعنی جسکے دلمین جا گہسون مین — تو اوسکے عقل و دین کو گم کرونمین
یہہ رخصت ملکی اوسکو وہان سے — تو پہر شہوت فی قلب شادمانے

سلام کلام دیوتا کی زبان

کیا اپنا دل برہما مین انزال
ہوا اوس دیوتا کا پھر تو یہہ حال

وہین رخصت ہوئی اوسکی وہ سب عقل
نواح و ملک فرجستان کو کی نقل

ہوئی یہہ شدت شہوت پھر اوسپر
کہ کر بیٹہا وہ قصد فرج دختر

حیا سے پھر گئی وہ اکطرف کو
تو دیکہا چاہیے اوسکی شغف کو

جدہر کو وہ حیا سے پھر گئے تہی
اودہر کو اوسکی اک صورت بنی تہی

نکل کر اور شکل اوس بحیا کے
اودہر کرنے لگی نظارہ بازے

وہ پیچہے کو ہٹی جب پر ضرورت
اودہر پیدا ہوئی اک اور صورت

کہ اوسکو دیکہتی تہی وہ اودہر سے
نگاہ شوق و شہوت کی نظر سے

غرض جون جون پہرتی وہ وہین باہیں
تلین اوس سے نئی شکلون کی بلائین

چترمکہہ بہی اوسیدلنی بنا وہ
کہ جب سی چار منہ والا ہوا وہ

عجب ہی اہل شہوت کی کرامت
لگا دختر سے دل تو ہی یہہ حالت

جدہر کو پہرتے ہے وہ ماہ طلعت
نہین منہ پہیر نیکے کچہہ ضرورت

اودہر منہ اور ہو جاتا ہے پیدا
یہہ ہی زور کرامتہاے شیدا

تو گویا سچ ہی جو مشہور ہی بات
نکیون ہو عشقبازون مین کرامات

غرض سارستی نے جبکہ دیکہا
نچہوڑیگا مجہی ہرگز یہہ شیدا

تو وہان سی بہاگ کر نکلی حیادار
چلا پہر اوسکی پیچہے پیچہے بدکار

کبہی غائب زمین مین ہوگئی وہ
کرامت سی وہین چلتی رہے وہ

کبہے ظاہر زمین پر ہوکے بہاگی
مگر بہاگا کیا ساتہہ اوسکے وہ بہی

عجب مردانہ ہمت تہا وہ برہما
کہ دختر کا کہین پیچہا نچہوڑا

وہ اوسکی بہی پچہی یون نہ کیون آئے
کہ شاید مدعا آگے سے مل جائی

غرض سارشتی برمہاسی بچکر — بنی ندی کی صورت اس زمین پر
جو تہا نیسر کے نیچی اب وان ہی — کہین ظاہر کہین پنہان وان ہی
لگا نا دل کا اندر من یہان سیکہہ — یہہ سنت دیوتاؤن کی ہی ہان سیکہہ
خلاف دیوتا جو ہوئی ہندو — تو گمراہی ہی یہہ واقف ہی خود تو
ہوا کیون تو رہ برمہاسی گمراہ — دکہایا ایسا کرشمہ تو ہے ناگاہ
لگایا دل عجب شوق زناسے — کرشن بچیا نے گوپچا سے
کہ تہا رامین پچہاڑا اوسکو اوسنے — بگاڑا پر بگاڑا اوسکو اوسنے
جہان تہا نیس کا دار حکومت — جہان تہا اوسکا دربار حکومت
دہین کی گوپچا سے کامرانے — ہوئی اوسکی زناسی کامرانے
جو کوئی گانے متہرامین پچہاڑے — غضب مین آین سب متہرا کی چوبے
پچہڑواتی ہین پر وان دہتروں کو — ذرا غیرت نہین ان کافرون کو
پیار سے لگایا جس طرح دل — کوئے سیکہی لگانا اسطرح دل
بلاحت دختر ملاح کے دیکہہ — ہوا شوریدہ سر وہ جوتشی دیکہہ
لگا پہر زور سحر اپنا دکہانے — بنایا ذکور رات اوس بچیا نے
ہوا لیون خیمہ زن اپنے زنا کا — اندہیرے مین کیا منہ اپنا کالا
وہ فرج دختر ملاح گویا — بنی دریای قہر اوسکو ڈبویا
زن مرشدسی اندر کا لگا دل — مزی اوس سی اوڑا کر خوش کیا دل
ہزارون ایسی ایسی ہین حکایات — کہانتک تیغ زن لکہے روایات
جو لکہی جامین وہ انکی کتب سے — کوی کب بچ سکی حال جنب سی
بشکل رویت شیطان سیر ہے — ظہور احتلام اوسکا اثر ہے

یہہ ہی اسکند پوران مین روایت — زنِ مرشد سے چکھے جو کہ لذت
کرے یا اپنی ماں سے بہی زنا وہ — جو دیکہا لنگ تو بخشا گیا وہ
اوسیمین اور بہی ہے یہہ روایت — کہ رکہے جو کوئی دختر سے صحبت
زنِ فرزند سے جو دل لگائے — اوسی ہم بستر مین اپنی لائے
جو وہ گنگا کے نام اک سال جپ لے — تپشا مین اوسکے خوب تپ لی
خطائین سب وہ بخشی جائین اوسکی — اگرچہ بیٹیان تہین یارین اوسکی
روایت اس سی بڑہکر اور بہی ہے — اوسی اسکند پوران مین لکہی ہے
کہ جس سے قتل ہوجائے برہمن — زنا مین یا کہ آئے اوسکی بہگتن
زنِ مرشد کو مارے تیرِ شہوت — بنائی یکو نیچیرِ شہوت
گناہ اوسکی کبیرے اور ہو مین — بہت ایسے وتیرے اور ہو مین
جو وہ یکبار تر لوچن کو پوجے — گناہ اک لخت ہوئین دور اوسکے
بیانِ حال اوسکا لنگ ہوچکا ہے — کہ یہہ لنگ اک بنارس مین کہڑا ہے
یہہ اوتارون نے انکی جمع ہوکر — کیا جو ایسا ایسا کچہہ مقرر
سبب اسکا یہی ہوتا ہے مفہوم — کہ تہے دنرات مشغول اسمین یہہ شوم
ضرورت سبکو ان اشغال کی تہی — ہمیشہ اسطرح کی دل لگے تہی
کہ جس مین لنگ بازی رات دن ہے — وہ لذت کی درازی رات دن تہی
تو کفارہ یہی اوسکا لنگ ٹہیرا — وہ اور درد ہین ہم جنس گویا
ابہی تو خوب روئیگا تو اندر — رسول اللہ کا گستاخ ہوکر
کہ ہم تجکو نچوڑین گے وہان تک — چٹا تجکو جلائیگے جہان تک
عبث تو نے مسلمانون کو چہیڑا — پڑا یہہ جان پر تیری بکہیڑا

اندر

اندرمن

لگائے اپنا دل جفتِ پسر سے — نہایت دور ہے خیر البشرؐ سے
جو ہو انوس فعلِ ناروا کا — وہ کب ہو ویگا پیغمبرؐ خدا کا
جو ایسا شخص ہو حاشا و کلا — کرے قربِ خدا سی گرم وہ جا

تیغ زن

نہتق ایسے دہن ہمشکلِ خر سے — نہایت دور ہے خیر البشرؐ سے
کہان عرشِ بریں کی رہنی والے — کہان آواز اپنی خر نکالے
جہان ہے رفعتِ شانِ پیمبرؐ — تری آواز کب جاتی ہی ای خر
وہ کب مظنونِ فعلِ ناروا ہین — وہ پیغمبرؐ ہین مقبولِ خدا ہین
محمدؐ ایسے کب ہین حاشر للہ — کہ دم بھر ہوئین وہ راغب عن اللہ
جو ایسا شخص ہو واللہ باللہ — کہ جان و مال سے جاہد ہوئے فی اللہ
تو وہ ہر دم ہے قربِ کبریا مین — وہی اکرم ہے قربِ کبریا مین
مگر ہان وہ ترے اوتارِ مذموم — رہے قربِ خدا سی یون ہی محروم
کہ اب یہہ جسطرح تیرا بیان ہے — یہہ وصف اونکا ہے اور تیری زبان ہے

اندرمن

اوسی پائی کہان قدرت علے کو — اوسی ڈھونڈے کہان طاقت ولی کو

تیغ زن

مُقرّ اسکی علی اور سب ولی ہین — کہ وہ بیچون ہی اور ہم آدمی ہین
بہلا اتنی کہان طاقت ہمارے — کہ پاوین کنہِ ذاتِ پاکِ بارے
مگر طالب ہین ہم اوسکی رضا کی — جو بندی ہین تو ہین ایک اوس خدا کے
نہین دعوی خدائے کا کسیکو — سعادت جانتی ہین بندگی کو
سبھے یہان عجز کے خود معترف ہین — مگر اوتارِ حق سی مختلف ہین
کوئی کہتا ہی مین ہون خالقِ خلق — کوئی یون پہاڑتا ہی بدزبان حلق
کہ مین مالک ہون مرگِ انس و جنکا — کوئی بکتا ہی یون اوتارون کا
کہ مین ہون مالکِ رضوان و جنت — مری قدرت مین ہی بارانِ رحمت
کہین بکتا ہی یون ناپاک جمراج — کہ مین دوزخ مین ہون وہ صاحبِ تاج
عذابِ نار کا مالک ہو نہین بس — مری قدرت مین ہی تعذیبِ ہر کس
یہہ بکنا ساری آپہی ربِّ اکمل — خدا کو کر چکے بالکل معطل
سلایا کہیر کے دریا مین اوسکو — نہ کہا حاکم اس پر جا مین اوسکو
ہوئی ان ہندون کی عقل نابود — روا رکہتی ہین یہہ تعطیلِ معبود
معاذ اللہ توبہ یا الٰہے — کہان کفار کی ہمت لگائے
اب اوپر صادق آیا ہان تیرا قول — ابی شیطان تجہپر تیغ لاحول
اوسی پاوین کہان قدرت ہی انکی — اوسی ڈہونڈین کہان طاقت ہی انکی
کہ گو انکو ہے دعوائی خدائے — یہہ جہوٹے اور خدائی انکی جہوٹی

اندرمن

سبب اس نظم کا ہوتا ہی تحریر — مخالف تاکہ ہو پامالِ تشویر

کوئی مفسد کہین پیدا ہوا ہے — فساد اوسنی نیا برپا کیا ہے
زبان سی راویون کی ہی ہویدا — بریلی مین ہوا ابلیس پیدا
زبانی بعض کے مینی سنا ہی — کہ وہ بیشک بدایونکا للا ہے
کسینے اسطرح تقریر کے ہے — کہ وہ گلخن فروز دہلوی ہے
بیان کرتے ہین اکثر اسطرح پر — کہ میر تہہ کی پزایہ کا ہے وہ خر

تیغ زن

ذرا یہہ یاد رکہیو تو ہی ای خر — کہ نکلی یہہ تری آواز کیون کر
مسلمان کو ہی یون اپنا سا کہنا — یہہ گستاخی ہوئی ہشیار رہنا
جو سلطان سی چمار آکر کہے بات — کہ ہی میری تمہاری ایک سی ذات
تو گستاخی ہی مردک یا نہین ہی — کہ وہ ہمداستان اوسکا نہین ہے
بس اب تجکو ہی ہم ہر کچہہ کہینگے — جو جی مین آئیگی کہتی رہین گے
جو تجکو خوک کا عابد کہین ہم — تو وصف خوبروئی سی نہو کم
کہ ہی معبود تیرا شکل خوک کے — بنا جب مظہر اوسکا شکل خوک کے
کتابون مین تمہاری ہی یہہ توضیح — کہ سوط اللہ مین ہی جسکی تشریح
کہ پیش آئی تہی ایسی اک ضرورت — خدا اونکا بنا سور کے صورت
جب اوس معبود کا عابد بنا تو — تو بس ہمرنگ اوسکا ہوگیا تو
تصور مین ہو جسکی شکل خوک کے — تو بس خوکی صفت ہی اوسکی خوکی
اگر اسباتسی مُنہ ڈہانک کر تو — عدالت مین بہائی اپنی آنسو
تو فرمائیگا حاکم کیا ہوا کیا — کہیگا تو مسلمانون نے مارا

ف ۱۲ یہان تک ان معبودون کی نسبت جنکی عابد ہونیکی کیفیت مذکور ہوئی
ف ۱۳ یہان تک ان معبودون کی نسبت جنکی عابد ہونیکی کیفیت مذکور ہوئی

کہین گے تب مسلمان بہی زبانے
کہا روح القدس کو اسنی زانے

لگاکر تہمتین مریم کو اسنے
بنایا دشمن جبریل اپنا ہمکو اسنے

اگر ہوینگی طالب معدلت کیش
کتابین تیری سب وہان ہوینگی پیش

اگر کیا کچہہ یا وہ گوئی تونے کی ہے
یہہ گویا ہجو عیسیٰ تونے کی ہے

لگائی مادرِ عیسےٰ کو تہمت
تو لازم آئی اونکی بہی شناعت

ہوئی ہین تجسے جو جو کچہہ خرافات
مفصل آئینگے اونکے جوابات

اگر حکام تک لیجائے فریاد
ذرا وہان اپنی گستاخی بہی کر یاد

مگر حاکم کرینگے آخر انصاف
وہین ہوجائے گا خود ظاہر انصاف

مسلمان دادگستر ہین ہمیشہ
یہہ ہندو ہی ستمگر ہین ہمیشہ

اندرمن

لکہے ہے مثنوی ایک اونسی گمنام
دیا ہی ہندون کو اوسمین الزام

سراسر لوچ اور بیجا لکہا ہے
کہ اوسکا خبط بالکل مدعا ہے

نہ لکہا نام اپنا خوفِ جان سے
کہ ڈر رکہتا ہے ازبس ہندوانسے

ہے اندرمن مرا تو نام مشہور
کہ پہنچا ہے مرا چرچا بہت دور

تیغ زن

نہین گمنام وہ بکتا ہے کیا تو
وہ نامی ہی اصولِ دینِ ہندو

مگر ہان تو بہی سچ کہتا ہی ای خام
کہ ہی وہ مثنوی اسطور گمنام

کہ ہے اوسمین اصولِ دینِ ہندو
سدا بی اصل ہے آئینِ ہندو

ہوا گمنام دین کا جسمین مذکور — تو یون گمنام ٹہیرا خود وہ کتاب اسطور
جو گمنامی سی یہہ مقصود ہی یان — کہ نام اپنا نہ لکھا اے مسلمان
مسلمانون کو اخلاصِ عمل مین — نہین رکھتے یہہ گمنامی خلل مین
ریا و سمعہ کے تدبیر ہے یہہ — پر کچھہ تحریر مین تقصیر ہے یہہ
یہہ بس ہندو ہی ہوتی ہین یا کار — کہ اخفائی عمل ہے انکو دشوار
جو درشن لنگ کی کرتی ہین باہر — زن و دختر سے کہدیتے ہین آکر
کہ ہمنے آج یہہ درشن کیے تہی — بہت پاک اپنی جان و تن کیی تہی
چھپاتی ہین کب اونسی ایک بہی فعل — یہہ کرواتے ہین اونسی بہی وہی فعل
اصول کفر سے امر شناعت — نلکہا نام یون اور کی براءت
وہ لکہی ہے جو تونے بیتِ ثانی — اب اوسکے راست آگے یہان معانی
اگرچہ صورتِ بیت الخلا ہے — مگر ہمکو ضرورت مین روا ہے
تو اوسکا ذکر ہم یون لائے اسجا — کہ چون کرم نجاست تو بہی پس جاے
کہ ہی وہ نعت اصل دینِ ہندو — وہ سب سے خوبے آئینِ ہندو
نہ لکہنا نام لیکن خوفِ جان سی — یہہ اک تہمت ہی قوم بدزبان سی
بہلا جنکے مقابل گہونس غرائے — تو مارے خوف کی دہوتی ہی کہلجائے
لگائے چوہی پر بلے اگر داؤ — تو ڈر کر بہول جائین ہوش کی بہاؤ
کہ بلی گہورتے ہی ہای ری ہای — مجہی چوہا سمجہہ کر یہہ نکہا جاے

حکایت مُفرحِ نفوس و مُضحکِ عبوس

کہین اس قوم کے لشکر کی لشکر — ذرے نکلی تہے اپنی گہر سے باہر

ابھی پہنچی نہ تھے وہ زیرِ دیوار
کہ رہزن مل گئی وہان اونکو دوچار

ذرا سنتی ہی بھیکے رہزنون کے
بندہی یک بخت گھگی لشکرونکے

یہہ سچ ہے اوسطرف تہی جمع چارون
اِدہر تنہا تہی یہہ بیکس ہزارون

تو جانکا خوف ہوتا ہندون سے
یہہ اِک تہمت ہی ہمپر کافرونسے

تیری شہرت اگر شیطان سی بڑہجائے
تو قدر و منزلت تو پہر ہی کب پائے

ہوئی شیطان کی جون جون شہرت افزون
ہوئی بدنامی افزون ذلت افزون

اندرمن

غرض وہ مثنوی ہی پوچ واہیات
گران گزری دماغِ شاعران پر

تیغ زن

ہمیشہ اسکی باعث منہ بنانا
مگر ہر بار لفظِ پوچ لانا

فصاحت مین بہت چوکر کرتے ہو واہ
کہ چوکا تے ہو اپنی منہ کو ناگاہ

گران گزری نہ کیونکر تجھپہ جاہل
کہ ہی اظہارِ حق مین دمغ باطل

اندرمن

کہ ہر بیت اوسکی اک بیت الخلا ہے
تعفن جس مین سرتاپا بہرا ہے

عجب ہین شعر تیری اے دمِ خر
کہ ہین موی زہارِ خرس یکسر

تیغ زن

مرادآباد کا ہنر ہے کیا تو
تعفن کو جو کہتا ہی بہرا تو

کہ بہتر تاہی تو ہر دم سبیل گہہ کے — نکلتا ہی وہی یہہ تیرے منہ سی
ہوا تیری زباندانے سی معلوم — کہ تو دہان کا کوئی مہتر ہی اشوم
زمین شعر تیری سب یہہ خاس — بنی گویا تری گرنیکو سنڈاس
بہت گرتا ہی تو ہر جای اوس مین — کہین ایسا نہو مرجای اوس مین
بہت الفاظ بن جاتے ہین پتھر — کہ تو کہاتا ہے ہر دم اونسی ٹہوکر
اب آگی دیکہہ تو ہوتا ہی کیا ذکر — تری اس شاعری و شعر کا ذکر
عیان ہی لفظ لفظ شعر سی یہہ — کہ کالی بال مین مونڈی ہوی یہہ

اندرمن

تری ہر بیت اک بیت الحزن ہی — کہ جسکو دیکہکر رنج و محن ہے

تیغ زن

جو بیت اہل دین ہی یا سخن ہی — تو وہ کفار کو بیت الحزن ہے
نہوئی کیونکی الحق رنج و محنت — کہ ہی ہر بیت اپنی بیت حدت

اندرمن

یہہ ناموزون تری مصرعے ہین یکلخت — کہ موزون طبع پر ہین وہ گران سخت

تیغ زن

یہہ ناموزون ابہی مصرع ترا ہے — کہ عین مصرع اوس کی گر رہا ہے
گرا یا عین کیون آنکہون کی اندہی — یہی نسبت ہی تجکو شاعری سے
بہلا موزون طبیعت کیونکی ہو جاے — مبدل ایسی عادت کیونکے ہو جاے

جوہر دم وال آتا تولتا ہے — ہمیشہ بہاؤ جھوٹا بولتا ہے
کمی بیشے کا دل مین بہید رکھے — ترازو مین دغا کی چھید رکھے
وہ وزن شعر کیون رکھے برابر — خلاف رسم کیون تولے برابر
جو یہہ ہو تو نکل جائے دوالا — کہان دکھلائین منہ لالی کو لالا

اندرمن

جواب اسکا نکچھہ لازم تہا مجھپہ — کہ ہے دندان سگ اور گوشت خر

تیغ زن

تو پہر کیون مثل سگ کرتا ہی عوعو — کہ ہی مردار مضمون کی تگ و دو

اندرمن

ہوا تہا اسطرح دل اپنا رہبر — کہ تو اس گفتگو سے در گزر کر
ہے گرچہ مقتضائے تیز ہوشی — کرے اس گفتگو سے تو خموشی
مگر ہے صبر اتنا بہی نہ اچہا — بڑہے جو حوصلہ اہل حسد کا
تو ہو سر برزمین وہ سر اوٹہائین — تو ہووے چشم نم وہ مسکرائین
ہنسین اہل حسد جو اہل حق پر — یہہ ہے تضحیک اپنی ہی سراسر

تیغ زن

مخالف ہین ہمیشہ رہبرون کے — یہہ ہے اطوار ہین ان کافرونکے

وہ بھی کیا چیز دے لگے رہنا نے ۔۔۔ ترا رہبر ہو گر امر اسے
تو تو کب مانتا ہے اوسکو کافر ۔۔۔ اگرچہ جانتا ہے حق ہے ظاہر
یہہ تیری تیز ہوشی تیغ بن کر ۔۔۔ پڑی تیری ہی گردن پر ستمگر
کہ یہہ تیغ فقیر اوسکے طلب مین ۔۔۔ کبھی آئی ہے زہر آب غضب مین
وہ بی صبری بھی تیری ایسی کیا ہی ۔۔۔ کہ پست اوس سی ہمارا حوصلا ہے
جو ہو خفاش کو بیتا بے جان ۔۔۔ نہوئے کسر شان مہر تابان
ہمیشہ سرنگون ہوئینگے کافر ۔۔۔ جہنم مین زبون ہوئین گے کافر
وہان ممتاز ہوئینگے مسلمان ۔۔۔ بصد اعزاز ہوئین گی مسلمان
وہان کفار روتے ہی رہین گے ۔۔۔ مسلمان اونکو ہنسکر یہہ کہین گے
کہ تم ہنستی تہے دنیا مین جو دین پر ۔۔۔ تو ہم ہنستے ہین یہان قوم لعین پر
وہ ہنسنا تہا تمہارا کوئے دن کا ۔۔۔ ہمیشہ کو یہہ ہنسنا ہی ہمارا
ترا رونا بیان حال کر کر ۔۔۔ ہوئی تضحیک تیرے ہی سراسر
مسلمان اب بہی ہو جائی تو اچہا ۔۔۔ جو تو اس دنیہین آئے تو اچہا
وگرنہ دیکہنا فردوس مین وان ۔۔۔ بعون اللہ ہوئین گی مسلمان
سریر عزت و تمکین پہ ساری ۔۔۔ کرینگی کافر دنپروان اشارے
وہ انپر خندہ زن ہوئینگے واللہ ۔۔۔ بہت کافر وہان روئین گے واللہ
کہا اہل حسد جو ہمکو تو نے ۔۔۔ کہا ہے کیا ہی اچہا وہ کسونی
اگر اندہے کو ہو انکار خورشید ۔۔۔ نجای رونق بازار خورشید
مثال ایسی ہی بس ایسی حسد کے ۔۔۔ مثال ایسی ہے ایسے قول بد کے
کہ جنت سی نگاہ اہل جنت ۔۔۔ پڑی اہل سقر پر ایک نوبت

کہین لاکھون لعین قعرِ سقر مین
عذابِ نار مین دوزخ کی گہر مین

اور اونکو رشک ہوئی دیکھکر یہہ
کہ مٹتا کاش ہمکو گرم گہر یہہ

مسلمان ہوئین حاسد[1] کافرونکے
محالِ عقل ہی ای دلکی اندہے

کہان ایمان کہان یہہ کفر و اشراک
چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

ہوا جو اہلِ حق منکر تو خوشدل
تری معبود باطل تو بہی باطل

بنا تو اہلِ حق گو اپنی جی سے
ابی اوڑین سکہہ آنکہون کی اندہے

تو اپنا نام رکہا کر گلا بے
مگر بکتے تو بو آتی ہی گہہ کے

اندرمن

اسی باعث لکہی اب مینی تردید
کہ ہووی اہلِ حق کو اوسی تائید

تیغ زن

بہت[2] کچہہ ہو چکا بے رد تردید
غلط کی ہی وہی اب تک بہی تائید

مثال ایسی ہی تیری ای غلط کار
کہ جیسی اک چمار آئی خطا وار

اور اوسپر امرِ سلطان اسطرح ہو
کہ مارو اس لعین کو خوب مارو

لگا مین اوسکو جب سر ہنگ نعلین
تو یون ہر بار کہتا ہی وہ بی چین

میان مارا سو مارا مین نمانون[3]
بہلا کچہہ اور ہی مارو تو جانون

جو لگ چکتی ہی پاپوش اوسکی سر پر
اوسیدم ہول جاتا ہی وہ پٹ کر

نہایت سخت جان ہی مثلِ خنزیر
کہ کچہہ ہوتی نہین مٹی کے تاثیر

عجب ہے جو بجانے لفظ کی دم
کری وہ نظمِ قرآن مین تکلم

[1] حاسد ۔ [2] بہت ۔ [3] نمانون

ملاحظہ ہو جلد سوم صفحہ ۱۲۱ ۔ ۱۲۲ ۔ ۱۲۳ ۔ ۱۲۴ ۔ ۱۲۵ ۔ ۱۲۶ ۔ ۱۲۷ ۔ ۱۲۸ ۔ ۱۲۹ ۔ ۱۳۰ ۔ ۱۳۱ ۔ ۱۳۲ ۔ ۱۳۳ ۔ ۱۳۴ ۔ ۱۳۵ ۔ ۱۳۶ ۔ ۱۳۷ ۔ ۱۳۸ ۔ ۱۳۹ ۔ ۱۴۰ ۔ ۱۴۱ ۔ ۱۴۲ ۔ ۱۴۳ ۔ ۱۴۴ ۔ ۱۴۵ ۔ ۱۴۶ ۔ ۱۴۷ ۔ ۱۴۸ ۔ ۱۴۹ ۔ ۱۵۰ ۔ ۱۵۱ ۔ ۱۵۲ ۔ ۱۵۳ ۔ ۱۵۴ ۔ ۱۵۵ ۔ ۱۵۶ ۔ ۱۵۷ ۔ ۱۵۸ ۔ ۱۵۹ ۔ ۱۶۰ ۔ ۱۶۱ ۔ ۱۶۲ ۔ ۱۶۳ ۔ ۱۶۴ ۔ ۱۶۵ ۔ ۱۶۶ ۔ ۱۶۷ ۔ ۱۶۸ ۔ ۱۶۹ ۔ ۱۷۰ ۔ ۱۷۱ ۔ ۱۷۲ ۔ ۱۷۳ ۔ ۱۷۴ ۔ ۱۷۵ ۔ ۱۷۶ ۔ ۱۷۷ ۔ ۱۷۸ ۔ ۱۷۹ ۔ ۱۸۰ ۔ ۱۸۱ ۔ ۱۸۲ ۔ ۱۸۳ ۔ ۱۸۴ ۔ ۱۸۵ ۔ ۱۸۶ ۔ ۱۸۷ ۔ ۱۸۸ ۔ ۱۸۹ ۔ ۱۹۰ ۔ ۱۹۱ ۔ ۱۹۲ ۔ ۱۹۳ ۔ ۱۹۴ ۔ ۱۹۵ ۔ ۱۹۶ ۔ ۱۹۷ ۔ ۱۹۸ ۔ ۱۹۹ ۔ ۲۰۰ ۔ ۲۰۱ ۔ ۲۰۲ ۔ ۲۰۳ ۔ ۲۰۴ ۔ ۲۰۵ ۔ ۲۰۶ ۔ ۲۰۷ ۔ ۲۰۸ ۔ ۲۰۹ ۔ ۲۱۰ ۔ ۲۱۱ ۔ ۲۱۲ ۔ ۲۱۳ ۔ ۲۱۴ ۔ ۲۱۵ ۔ ۲۱۶ ۔ ۲۱۷ ۔ ۲۱۸ ۔ ۲۱۹ ۔ ۲۲۰ ۔ ۲۲۱ ۔ ۲۲۲ ۔ ۲۲۳ ۔ ۲۲۴ ۔ ۲۲۵ ۔ ۲۲۶ ۔ ۲۲۷ ۔ ۲۲۸ ۔ ۲۲۹ ۔ ۲۳۰ ۔ ۲۳۱ ۔ ۲۳۲ ۔ ۲۳۳ ۔ ۲۳۴ ۔ ۲۳۵ ۔ ۲۳۶ ۔ ۲۳۷ ۔ ۲۳۸ ۔ ۲۳۹ ۔ ۲۴۰ ۔ ۲۴۱ ۔ ۲۴۲ ۔ ۲۴۳ ۔ ۲۴۴ ۔ ۲۴۵ ۔ ۲۴۶ ۔ ۲۴۷ ۔ ۲۴۸ ۔ ۲۴۹ ۔ ۲۵۰ ۔ ۲۵۱ ۔ ۲۵۲ ۔ ۲۵۳ ۔ ۲۵۴ ۔ ۲۵۵ ۔ ۲۵۶ ۔ ۲۵۷ ۔ ۲۵۸ ۔ ۲۵۹ ۔ ۲۶۰ ۔ ۲۶۱ ۔ ۲۶۲ ۔ ۲۶۳ ۔ ۲۶۴ ۔ ۲۶۵ ۔ ۲۶۶ ۔ ۲۶۷ ۔ ۲۶۸ ۔ ۲۶۹ ۔ ۲۷۰ ۔ ۲۷۱ ۔ ۲۷۲ ۔ ۲۷۳ ۔ ۲۷۴ ۔ ۲۷۵ ۔ ۲۷۶ ۔ ۲۷۷ ۔ ۲۷۸ ۔ ۲۷۹ ۔ ۲۸۰ ۔ ۲۸۱ ۔ ۲۸۲ ۔ ۲۸۳ ۔ ۲۸۴ ۔ ۲۸۵ ۔ ۲۸۶ ۔ ۲۸۷ ۔ ۲۸۸ ۔ ۲۸۹ ۔ ۲۹۰ ۔ ۲۹۱ ۔ ۲۹۲ ۔ ۲۹۳ ۔ ۲۹۴ ۔ ۲۹۵ ۔ ۲۹۶ ۔ ۲۹۷ ۔ ۲۹۸ ۔ ۲۹۹ ۔ ۳۰۰ ۔ ۳۰۱ ۔ ۳۰۲ ۔ ۳۰۳ ۔ ۳۰۴ ۔ ۳۰۵ ۔ ۳۰۶ ۔ ۳۰۷ ۔ ۳۰۸ ۔ ۳۰۹ ۔ ۳۱۰ ۔ ۳۱۱ ۔ ۳۱۲ ۔ ۳۱۳ ۔ ۳۱۴ ۔ ۳۱۵ ۔ ۳۱۶ ۔ ۳۱۷ ۔ ۳۱۸ ۔ ۳۱۹ ۔ ۳۲۰ ۔ ۳۲۱ ۔ ۳۲۲ ۔ ۳۲۳ ۔ ۳۲۴ ۔ ۳۲۵ ۔ ۳۲۶ ۔ ۳۲۷ ۔ ۳۲۸ ۔ ۳۲۹ ۔ ۳۳۰ ۔ ۳۳۱ ۔ ۳۳۲ ۔ ۳۳۳ ۔ ۳۳۴ ۔ ۳۳۵ ۔ ۳۳۶ ۔ ۳۳۷ ۔ ۳۳۸ ۔ ۳۳۹ ۔ ۳۴۰ ۔ ۳۴۱ ۔ ۳۴۲ ۔ ۳۴۳ ۔ ۳۴۴ ۔ ۳۴۵ ۔ ۳۴۶ ۔ ۳۴۷ ۔ ۳۴۸ ۔ ۳۴۹ ۔ ۳۵۰ ۔ ۳۵۱ ۔ ۳۵۲ ۔ ۳۵۳ ۔ ۳۵۴ ۔ ۳۵۵ ۔ ۳۵۶ ۔ ۳۵۷ ۔ ۳۵۸ ۔ ۳۵۹ ۔ ۳۶۰ ۔ ۳۶۱ ۔ ۳۶۲ ۔ ۳۶۳ ۔ ۳۶۴ ۔ ۳۶۵ ۔ ۳۶۶ ۔ ۳۶۷ ۔ ۳۶۸ ۔ ۳۶۹ ۔ ۳۷۰ ۔ ۳۷۱ ۔ ۳۷۲ ۔ ۳۷۳ ۔ ۳۷۴ ۔ ۳۷۵ ۔ ۳۷۶ ۔ ۳۷۷ ۔ ۳۷۸ ۔ ۳۷۹ ۔ ۳۸۰ ۔ ۳۸۱ ۔ ۳۸۲ ۔ ۳۸۳ ۔ ۳۸۴ ۔ ۳۸۵ ۔ ۳۸۶ ۔ ۳۸۷ ۔ ۳۸۸ ۔ ۳۸۹ ۔ ۳۹۰ ۔ ۳۹۱ ۔ ۳۹۲ ۔ ۳۹۳ ۔ ۳۹۴ ۔ ۳۹۵ ۔ ۳۹۶ ۔ ۳۹۷ ۔ ۳۹۸ ۔ ۳۹۹ ۔ ۴۰۰ ۔ ۴۰۱ ۔ ۴۰۲ ۔ ۴۰۳ ۔ ۴۰۴ ۔ ۴۰۵ ۔ ۴۰۶ ۔ ۴۰۷ ۔ ۴۰۸ ۔ ۴۰۹ ۔ ۴۱۰ ۔ ۴۱۱ ۔ ۴۱۲ ۔ ۴۱۳ ۔ ۴۱۴ ۔ ۴۱۵ ۔ ۴۱۶ ۔ ۴۱۷ ۔ ۴۱۸ ۔ ۴۱۹ ۔ ۴۲۰ ۔ ۴۲۱ ۔ ۴۲۲ ۔ ۴۲۳ ۔ ۴۲۴ ۔ ۴۲۵ ۔ ۴۲۶ ۔ ۴۲۷ ۔ ۴۲۸ ۔ ۴۲۹ ۔ ۴۳۰ ۔ ۴۳۱ ۔ ۴۳۲ ۔ ۴۳۳ ۔ ۴۳۴ ۔ ۴۳۵ ۔ ۴۳۶ ۔ ۴۳۷ ۔ ۴۳۸ ۔ ۴۳۹ ۔ ۴۴۰ ۔ ۴۴۱ ۔ ۴۴۲ ۔ ۴۴۳ ۔ ۴۴۴ ۔ ۴۴۵ ۔ ۴۴۶ ۔ ۴۴۷ ۔ ۴۴۸ ۔ ۴۴۹ ۔ ۴۵۰ ۔ ۴۵۱ ۔ ۴۵۲ ۔ ۴۵۳ ۔ ۴۵۴ ۔ ۴۵۵ ۔ ۴۵۶ ۔ ۴۵۷ ۔ ۴۵۸ ۔ ۴۵۹ ۔ ۴۶۰ ۔ ۴۶۱ ۔ ۴۶۲ ۔ ۴۶۳ ۔ ۴۶۴ ۔ ۴۶۵ ۔ ۴۶۶ ۔ ۴۶۷ ۔ ۴۶۸ ۔ ۴۶۹ ۔ ۴۷۰ ۔ ۴۷۱ ۔ ۴۷۲ ۔ ۴۷۳ ۔ ۴۷۴ ۔ ۴۷۵ ۔ ۴۷۶ ۔ ۴۷۷ ۔ ۴۷۸ ۔ ۴۷۹ ۔ ۴۸۰ ۔ ۴۸۱ ۔ ۴۸۲ ۔ ۴۸۳ ۔ ۴۸۴ ۔ ۴۸۵ ۔ ۴۸۶ ۔ ۴۸۷ ۔ ۴۸۸ ۔ ۴۸۹ ۔ ۴۹۰ ۔ ۴۹۱ ۔ ۴۹۲ ۔ ۴۹۳ ۔ ۴۹۴ ۔ ۴۹۵ ۔ ۴۹۶ ۔ ۴۹۷ ۔ ۴۹۸ ۔ ۴۹۹ ۔ ۵۰۰ ۔ ۵۰۱ ۔ ۵۰۲ ۔ ۵۰۳ ۔ ۵۰۴ ۔ ۵۰۵ ۔ ۵۰۶ ۔ ۵۰۷ ۔ ۵۰۸ ۔ ۵۰۹ ۔ ۵۱۰ ۔ ۵۱۱ ۔ ۵۱۲ ۔ ۵۱۳ ۔ ۵۱۴ ۔ ۵۱۵ ۔ ۵۱۶ ۔ ۵۱۷ ۔ ۵۱۸ ۔ ۵۱۹ ۔ ۵۲۰ ۔ ۵۲۱ ۔ ۵۲۲ ۔ ۵۲۳ ۔ ۵۲۴ ۔ ۵۲۵ ۔ ۵۲۶ ۔ ۵۲۷ ۔ ۵۲۸ ۔ ۵۲۹ ۔ ۵۳۰ ۔ ۵۳۱ ۔ ۵۳۲ ۔ ۵۳۳ ۔ ۵۳۴ ۔ ۵۳۵ ۔ ۵۳۶ ۔ ۵۳۷ ۔ ۵۳۸ ۔ ۵۳۹ ۔ ۵۴۰ ۔ ۵۴۱ ۔ ۵۴۲ ۔ ۵۴۳ ۔ ۵۴۴ ۔ ۵۴۵ ۔ ۵۴۶ ۔ ۵۴۷ ۔ ۵۴۸ ۔ ۵۴۹ ۔ ۵۵۰ ۔ ۵۵۱ ۔ ۵۵۲ ۔ ۵۵۳ ۔ ۵۵۴ ۔ ۵۵۵ ۔ ۵۵۶ ۔ ۵۵۷ ۔ ۵۵۸ ۔ ۵۵۹ ۔ ۵۶۰ ۔ ۵۶۱ ۔ ۵۶۲ ۔ ۵۶۳ ۔ ۵۶۴ ۔ ۵۶۵ ۔ ۵۶۶ ۔ ۵۶۷ ۔ ۵۶۸ ۔ ۵۶۹ ۔ ۵۷۰ ۔ ۵۷۱ ۔ ۵۷۲ ۔ ۵۷۳ ۔ ۵۷۴ ۔ ۵۷۵ ۔ ۵۷۶ ۔ ۵۷۷ ۔ ۵۷۸ ۔ ۵۷۹ ۔ ۵۸۰ ۔ ۵۸۱ ۔ ۵۸۲ ۔ ۵۸۳ ۔ ۵۸۴ ۔ ۵۸۵ ۔ ۵۸۶ ۔ ۵۸۷ ۔ ۵۸۸ ۔ ۵۸۹ ۔ ۵۹۰ ۔ ۵۹۱ ۔ ۵۹۲ ۔ ۵۹۳ ۔ ۵۹۴ ۔ ۵۹۵ ۔ ۵۹۶ ۔ ۵۹۷ ۔ ۵۹۸ ۔ ۵۹۹ ۔ ۶۰۰ ۔ ۶۰۱ ۔ ۶۰۲ ۔ ۶۰۳ ۔ ۶۰۴ ۔ ۶۰۵ ۔ ۶۰۶ ۔ ۶۰۷ ۔ ۶۰۸ ۔ ۶۰۹ ۔ ۶۱۰ ۔ ۶۱۱ ۔ ۶۱۲ ۔ ۶۱۳ ۔ ۶۱۴ ۔ ۶۱۵ ۔ ۶۱۶ ۔ ۶۱۷ ۔ ۶۱۸ ۔ ۶۱۹ ۔ ۶۲۰ ۔ ۶۲۱ ۔ ۶۲۲ ۔ ۶۲۳ ۔ ۶۲۴ ۔ ۶۲۵ ۔ ۶۲۶ ۔ ۶۲۷ ۔ ۶۲۸ ۔ ۶۲۹ ۔ ۶۳۰ ۔ ۶۳۱ ۔ ۶۳۲ ۔ ۶۳۳ ۔ ۶۳۴ ۔ ۶۳۵ ۔ ۶۳۶ ۔ ۶۳۷ ۔ ۶۳۸ ۔ ۶۳۹ ۔ ۶۴۰ ۔ ۶۴۱ ۔ ۶۴۲ ۔ ۶۴۳ ۔ ۶۴۴ ۔ ۶۴۵ ۔ ۶۴۶ ۔ ۶۴۷ ۔ ۶۴۸ ۔ ۶۴۹ ۔ ۶۵۰ ۔ ۶۵۱ ۔ ۶۵۲ ۔ ۶۵۳ ۔ ۶۵۴ ۔ ۶۵۵ ۔ ۶۵۶ ۔ ۶۵۷ ۔ ۶۵۸ ۔ ۶۵۹ ۔ ۶۶۰ ۔ ۶۶۱ ۔ ۶۶۲ ۔ ۶۶۳ ۔ ۶۶۴ ۔ ۶۶۵ ۔ ۶۶۶ ۔ ۶۶۷ ۔ ۶۶۸ ۔ ۶۶۹ ۔ ۶۷۰ ۔ ۶۷۱ ۔ ۶۷۲ ۔ ۶۷۳ ۔ ۶۷۴ ۔ ۶۷۵ ۔ ۶۷۶ ۔ ۶۷۷ ۔ ۶۷۸ ۔ ۶۷۹ ۔ ۶۸۰ ۔ ۶۸۱ ۔ ۶۸۲ ۔ ۶۸۳ ۔ ۶۸۴ ۔ ۶۸۵ ۔ ۶۸۶ ۔ ۶۸۷ ۔ ۶۸۸ ۔ ۶۸۹ ۔ ۶۹۰ ۔ ۶۹۱ ۔ ۶۹۲ ۔ ۶۹۳ ۔ ۶۹۴ ۔ ۶۹۵ ۔ ۶۹۶ ۔ ۶۹۷ ۔ ۶۹۸ ۔ ۶۹۹ ۔ ۷۰۰ ۔ ۷۰۱ ۔ ۷۰۲ ۔ ۷۰۳ ۔ ۷۰۴ ۔ ۷۰۵ ۔ ۷۰۶ ۔ ۷۰۷ ۔ ۷۰۸ ۔ ۷۰۹ ۔ ۷۱۰ ۔ ۷۱۱ ۔ ۷۱۲ ۔ ۷۱۳ ۔ ۷۱۴ ۔ ۷۱۵ ۔ ۷۱۶ ۔ ۷۱۷ ۔ ۷۱۸ ۔ ۷۱۹ ۔ ۷۲۰ ۔ ۷۲۱ ۔ ۷۲۲ ۔ ۷۲۳ ۔ ۷۲۴ ۔ ۷۲۵ ۔ ۷۲۶ ۔ ۷۲۷ ۔ ۷۲۸ ۔ ۷۲۹ ۔ ۷۳۰ ۔ ۷۳۱ ۔ ۷۳۲ ۔ ۷۳۳ ۔ ۷۳۴ ۔ ۷۳۵ ۔ ۷۳۶ ۔ ۷۳۷ ۔ ۷۳۸ ۔ ۷۳۹ ۔ ۷۴۰ ۔ ۷۴۱ ۔ ۷۴۲ ۔ ۷۴۳ ۔ ۷۴۴ ۔ ۷۴۵ ۔ ۷۴۶ ۔ ۷۴۷ ۔ ۷۴۸ ۔ ۷۴۹ ۔ ۷۵۰ ۔ ۷۵۱ ۔ ۷۵۲ ۔ ۷۵۳ ۔ ۷۵۴ ۔ ۷۵۵ ۔ ۷۵۶ ۔ ۷۵۷ ۔ ۷۵۸ ۔ ۷۵۹ ۔ ۷۶۰ ۔ ۷۶۱ ۔ ۷۶۲ ۔ ۷۶۳ ۔ ۷۶۴ ۔ ۷۶۵ ۔ ۷۶۶ ۔ ۷۶۷ ۔ ۷۶۸ ۔ ۷۶۹ ۔ ۷۷۰ ۔ ۷۷۱ ۔ ۷۷۲ ۔ ۷۷۳ ۔ ۷۷۴ ۔ ۷۷۵ ۔ ۷۷۶ ۔ ۷۷۷ ۔ ۷۷۸ ۔ ۷۷۹ ۔ ۷۸۰ ۔ ۷۸۱ ۔ ۷۸۲ ۔ ۷۸۳ ۔ ۷۸۴ ۔ ۷۸۵ ۔ ۷۸۶ ۔ ۷۸۷ ۔ ۷۸۸ ۔ ۷۸۹ ۔ ۷۹۰ ۔ ۷۹۱ ۔ ۷۹۲ ۔ ۷۹۳ ۔ ۷۹۴ ۔ ۷۹۵ ۔ ۷۹۶ ۔ ۷۹۷ ۔ ۷۹۸ ۔ ۷۹۹ ۔ ۸۰۰ ۔ ۸۰۱ ۔ ۸۰۲ ۔ ۸۰۳ ۔ ۸۰۴ ۔ ۸۰۵ ۔ ۸۰۶ ۔ ۸۰۷ ۔ ۸۰۸ ۔ ۸۰۹ ۔ ۸۱۰ ۔ ۸۱۱ ۔ ۸۱۲ ۔ ۸۱۳ ۔ ۸۱۴ ۔ ۸۱۵ ۔ ۸۱۶ ۔ ۸۱۷ ۔ ۸۱۸ ۔ ۸۱۹ ۔ ۸۲۰ ۔ ۸۲۱ ۔ ۸۲۲ ۔ ۸۲۳ ۔ ۸۲۴ ۔ ۸۲۵ ۔ ۸۲۶ ۔ ۸۲۷ ۔ ۸۲۸ ۔ ۸۲۹ ۔ ۸۳۰ ۔ ۸۳۱ ۔ ۸۳۲ ۔ ۸۳۳ ۔ ۸۳۴ ۔ ۸۳۵ ۔ ۸۳۶ ۔ ۸۳۷ ۔ ۸۳۸ ۔ ۸۳۹ ۔ ۸۴۰ ۔ ۸۴۱ ۔ ۸۴۲ ۔ ۸۴۳ ۔ ۸۴۴ ۔ ۸۴۵ ۔ ۸۴۶ ۔ ۸۴۷ ۔ ۸۴۸ ۔ ۸۴۹ ۔ ۸۵۰ ۔ ۸۵۱ ۔ ۸۵۲ ۔ ۸۵۳ ۔ ۸۵۴ ۔ ۸۵۵ ۔ ۸۵۶ ۔ ۸۵۷ ۔ ۸۵۸ ۔ ۸۵۹ ۔ ۸۶۰ ۔ ۸۶۱ ۔ ۸۶۲ ۔ ۸۶۳ ۔ ۸۶۴ ۔ ۸۶۵ ۔ ۸۶۶ ۔ ۸۶۷ ۔ ۸۶۸ ۔ ۸۶۹ ۔ ۸۷۰ ۔ ۸۷۱ ۔ ۸۷۲ ۔ ۸۷۳ ۔ ۸۷۴ ۔ ۸۷۵ ۔ ۸۷۶ ۔ ۸۷۷ ۔ ۸۷۸ ۔ ۸۷۹ ۔ ۸۸۰ ۔ ۸۸۱ ۔ ۸۸۲ ۔ ۸۸۳ ۔ ۸۸۴ ۔ ۸۸۵ ۔ ۸۸۶ ۔ ۸۸۷ ۔ ۸۸۸ ۔ ۸۸۹ ۔ ۸۹۰ ۔ ۸۹۱ ۔ ۸۹۲ ۔ ۸۹۳ ۔ ۸۹۴ ۔ ۸۹۵ ۔ ۸۹۶ ۔ ۸۹۷ ۔ ۸۹۸ ۔ ۸۹۹ ۔ ۹۰۰ ۔ ۹۰۱ ۔ ۹۰۲ ۔ ۹۰۳ ۔ ۹۰۴ ۔ ۹۰۵ ۔ ۹۰۶ ۔ ۹۰۷ ۔ ۹۰۸ ۔ ۹۰۹ ۔ ۹۱۰ ۔ ۹۱۱ ۔ ۹۱۲ ۔ ۹۱۳ ۔ ۹۱۴ ۔ ۹۱۵ ۔ ۹۱۶ ۔ ۹۱۷ ۔ ۹۱۸ ۔ ۹۱۹ ۔ ۹۲۰ ۔ ۹۲۱ ۔ ۹۲۲ ۔ ۹۲۳ ۔ ۹۲۴ ۔ ۹۲۵ ۔ ۹۲۶ ۔ ۹۲۷ ۔ ۹۲۸ ۔ ۹۲۹ ۔ ۹۳۰ ۔ ۹۳۱ ۔ ۹۳۲ ۔ ۹۳۳ ۔ ۹۳۴ ۔ ۹۳۵ ۔ ۹۳۶ ۔ ۹۳۷ ۔ ۹۳۸ ۔ ۹۳۹ ۔ ۹۴۰ ۔ ۹۴۱ ۔ ۹۴۲ ۔ ۹۴۳ ۔ ۹۴۴ ۔ ۹۴۵ ۔ ۹۴۶ ۔ ۹۴۷ ۔ ۹۴۸ ۔ ۹۴۹ ۔ ۹۵۰ ۔ ۹۵۱ ۔ ۹۵۲ ۔ ۹۵۳ ۔ ۹۵۴ ۔ ۹۵۵ ۔ ۹۵۶ ۔ ۹۵۷ ۔ ۹۵۸ ۔ ۹۵۹ ۔ ۹۶۰ ۔ ۹۶۱ ۔ ۹۶۲ ۔ ۹۶۳ ۔ ۹۶۴ ۔ ۹۶۵ ۔ ۹۶۶ ۔ ۹۶۷ ۔ ۹۶۸ ۔ ۹۶۹ ۔ ۹۷۰ ۔ ۹۷۱ ۔ ۹۷۲ ۔ ۹۷۳ ۔ ۹۷۴ ۔ ۹۷۵ ۔ ۹۷۶ ۔ ۹۷۷ ۔ ۹۷۸ ۔ ۹۷۹ ۔ ۹۸۰ ۔ ۹۸۱ ۔ ۹۸۲ ۔ ۹۸۳ ۔ ۹۸۴ ۔ ۹۸۵ ۔ ۹۸۶ ۔ ۹۸۷ ۔ ۹۸۸ ۔ ۹۸۹ ۔ ۹۹۰ ۔ ۹۹۱ ۔ ۹۹۲ ۔ ۹۹۳ ۔ ۹۹۴ ۔ ۹۹۵ ۔ ۹۹۶ ۔ ۹۹۷ ۔ ۹۹۸ ۔ ۹۹۹ ۔ ۱۰۰۰

مناظرِ اہلِ دین سی ہوئے وہ خر — تعجب ہمکو ہے اللہ اکبر
یہہ[ع] وہ لاحول تجھپر بھیجتا ہون — بھگائی ہندسی جو تجکو اے دون
جو ای شیطان مقابل پھر بھی تو آئے — صدا[ع] ای گوز رہجائی تو رہجائے
نہ نکلی یعنی مُنہ سی تیری آواز — فقط نکلی تو اک مقعد کے آواز
یہہ بیمار یکا نسخہ لے تو ہمسے[ع] — شفا ہوجائیگی نفخ شکم سے
دوائی نفخ پر مرتے ہین ہندو — شکم کو اسقدر بھرتے ہین ہندو
یہہ دفع ریح کے معجون تو کہای — تو مثل گوز تیرا دم نکل جائے
یہہ کیا باعث[ع] کہ یہہ نسخہ قوی ہے — ترا معدہ ضعیف ای منحنی ہے
مگر ہان تجکو جب پہنچی یہہ نسخہ — پھر اس سی تجکو ہوجائی عقیدہ
تو پھر تجکو گوارا کیون نہوئے — سبب آرام جانکا کیون نہوئے
یہہ جو کچھ ہے ترا جی جانتا ہے — مگر ای ڈھیٹ تو کب مانتا ہے
عبث بکتا ہی پھر تو ای خطا کار — یہہ تیرا قول ہوتا ہی جو اظہار

[ع] یعنے موقف پر گوز خارج ہوا

اندر من

کہ اہلِ حق تعصب سے بری ہین — سدا محوِ عدالت گستری ہین

تیغ زن

وہ اہلِ حق ہین ہین جو بری ہین — اگرچہ اور کہنے کو برے ہین
عدالت گستری ہی شاخِ ایمان — کہی وہ رفعت ہر کاخِ ایمان
بہم ہوتی نہین کفر و عدالت — ہمیشہ جفت ہین کفر و جہالت

[ع] گوز خارج ہوا ہی اسکو نفخ شکم سے شفا ہوجائیگی ● نفخ شکم سے شفا ہوجائیگی اسکو گوز خارج ہوا ہی ● ہندو بہت ہوا کھاتے ہین اسلیے اکثر ہندو کو نفخ شکم کا مرض ہوتا ہے ● ہندو بہت ہوا کھاتے ہین اسلیے اکثر ہندو کو نفخ شکم کا مرض ہوتا ہے ● گوز خارج ہوا ہی اسکو نفخ شکم سے شفا ہوجائیگی

تو ایمان جسطرف ہی عدل وان ہی	عدالت کفر کے جانب کہان سے

اندر من

مخاطب ہو نمین اب اوس بیخبر سے	کہ جو جہل مرکب سر بسر ہے

تیغ زن

عبث تو شاعرونکی کہائی ہے قی	جولایا قافیہ سے کایہان ہے
ملایا لفظ سی کو لفظ ہے سے	تو کیا حاصل ہوا اس اکل قی سے
کہ ماقبل رَوِی مکسور وان ہے	وہی حرف ای غبی مفتوح یہان ہے
ابہی تو جان سی تو ہوگیا تنگ	ہوا کیا ہے یہہ تیرا قافیا تنگ
مگر سچ ہے کہ دہقانی زبان مین	روا ہے سی کو سے لانا بیان مین
نہین اردو زبان معلوم تجکو	بڑہا یہہ حوصلہ اے شوم تجکو
کہ قرآن پر ہوا تو معترض ہا ے	اری اللہ کا تجہپر غضب آ ے
اسی پر ہے وہ دعوی شاعری کا	جو آگے اس سی تو بکتا ہے بیجا

اندر من

سُن ای نادان مین اک صاحب سخن ہون	سخن کی فن مین اوستادِ زمن ہون

تیغ زن

یہہ اوستادی تیری آئی شامت	ابہی گم ہوگئی تجسے اضافت

نسلہ حرف روی سے قافیے کے ماقبل ساکن نہین ہوتا اور اس کسرہ کو اضافت سے کچھ علاقہ نہین ہے

اگر اہلِ سخن منظوم ہوتا — تو کیون تیرا سخن مذموم ہوتا
یہہ لفظِ اہل ہے نزدیک اکثر — مگر نا اہل کو ملتا وہ کیون کر
یہہ تیری شاعری ای بی لیاقت — یہہ کہتی ہے کہ لکھون اک حکایت

حکایتِ شغالِ خستہ حال کہ در خُمِ صبّاغ (رنگریز) افتادہ بود

شغالِ اکدن کہین درماندۂ راہ — گرا رنگریز کے خم مین جو ناگاہ
نظاقت تہی کہ وہ خم سے نکل جاے — اوسی مین کہائی غوطی رات بہر ہاے
نکالا صبحدم جب ناتوان کو — غنیمت جانا اوسنی اپنی جان کو
رہا جلو مین مہر آسمان کے — تو آیا دم مین دم اوس ناتوانکے
بدن کے بال دیکہے نیلگون جب — بہت خوش ہوکی بولے آپ یون جب
گئی مجسے شغالی اب بہت دور — کہ مین تو بن گیا طاؤس پُر نور
جناب لالہ صاحب بہی اسیطور — بہت خوش ہوکی فرماتے ہین فی الفور
کہ بنیا پن گیا مجسے بہت دور — جو مین اب ہوگیا شاعر بہی مشہور
غضب ہی جو بجانے حلقِ عانہ — وہ گائے شاعریکا بہی ترانہ

اندر من

سخن سنج و سخن فہم و سخندان — سخن گو و سخن جو و سخن ران
بفن شعر مین معجز بیان ہون — سخن ہی مثلِ تن مین مثلِ جان ہون

تیغ زن

نمک سنج و پلی فہم و سہے وان — غلط گو و دغا جو و ہوس ران
یہہ شکگانہ تری اوصاف دلت — کرینگی شش جہت مین تیرے شہرت
کہ جو بکتا رہی نوتیرہ بائیس — وہ فن شعر کی کیا جانی تدریس
چورالایا ہی سب مضمون ہمین سی — تو یعنے نظم و نثر اہل دین سے
کہین ہوتا ہے جامی کا طفیلے — کہین سعدی نظامی کا طفیلے
یہہ کیا احسان فراموشی ہی اندر — ہمین سی علم اور طعنے ہمین پر
اعلم الرمانیہ کل یومے — فلما اشتد ساعدہ رمانے
بفتح جیم تو معجز بیان ہے — ترا ہر شعر عاجز ناتوان ہے
نکیونکر مردہ ہوئی وہ سخن ہان — کہ جسکی تنمین اندر من بنی جان
بہرا ہے جسکا معدہ انجر و بنے — پریشان ہی دماغ اوسکا انہونے
خیالات لطیف اوسمین کہان آئین — مگر ہان گوز سودا سونگل جائین

یعنے دماغ نہین ۱۲

اندر من

اگرچہ شاعر ہندوستان ہون — مگر کہہ یا دبستان زبان ہون

تیغ زن

حقیقت شاعر ہندوستان کی — ہمین سی حقنی یہہ یہہ کچہہ دکہادی
جو جائی ملک سحبان کو وہ احمق — تو اوسکا رنگ فق ہو سینہ ہوشق

اندر من

مین ہون معنی طراز شہرِ امکان
تو ابجد خوان ہی اک طفل دبستان

سراپا ہو نہین مغز فطرت وہوش
تو ہے غفلت شعار و پنبہ در گوش

تو ہی ایک کرمکِ شبہای دیجور
مین ہون پرنور مثل شعلۂ طور

تیغ زن

عجب غافل ہی تو ای پنبہ در گوش
نہین کچھہ بندش اشعار کا ہوش

کہ مین ہون کوہ ہون تو باندتا ہے
یہہ دیوار فصاحت پہاندتا ہے

کہ جیسی بہاگتا ہی کوئے ڈر کر
ذرا اپنی فصاحت پر نظر کر

اگر یہہ کچھہ زباندانی ہے تیرے
تو کیا کچھہ ہو سکے معنی طرازی

اسی پر یہہ تکبر اے عزازیل
اسی پر یہہ تجسر ای عزازیل

جو تجکو ہے غرور ایسا لئیما
پڑہی اب تک نہین تو نے کریما

تکبر نے کیا ابلیس کو خوار
ہوا زندانِ لعنت مین گرفتار

اندرمن

مین بزم شعر مین آتش زبان ہون
نہین آتش زبان آتش فشان ہون

شرر افشان جو کلکِ دو زبان ہو
تو جلکر خاک جانِ دشمنان ہو

تیغ زن

ایدہر تو محض امدادِ خدا سے
فقط اللہ کے جود و عطا سے

طفیلِ روحِ حسانِ محمدؐ
جو تہی ہر دم ثنا خوانِ محمدؐ

طفیلِ رتبۂ جبریلِ رحمٰن — کہ جو ہین خادمِ تنزیلِ رحمٰن

وہ آب و تاب ہی تیغِ زبانمین — کہ تو بہی دیکھتا ہی اُس بیان مین

اگر پہنچے ذرا بہی اسکا پانے — تو بچہ جائے تری آتش زبانے

تری آتش فشانی سرد ہو جاے — جو الا اور بہوانے سرد ہو جاے

تو وہ فوارہ حوضِ نار کا ہے — جو نکلا تجسی وہ تجہپر پڑا ہے

رجوعِ شے جو اپنی اصل پر ہے — تو یادِ اصل رکہی کیون نہ ہر شے

جو ہے تیری زبان پر آتش آتش — یہہ آتش ہی ترا معبودِ دلکش

یہہ آتش وہ ہی جب مرجائیگا تو — تجہے اسمین جلاڈالینگے ہندو

جلاڈالے گی جلدی جسقدر نار — تجہے مقبولِ حق سمجہینگے کفار

کیا کچہہ جب کرتی ہی اسنی لوگو — جلایا آگ نے کیا خوب اسکو

یہہ آتش عبادت ہے وہان قعرِ سقر مین — رہینگی سارے کافر جسکی گہر مین

وہان ہی زیر و بالا ہر دم آتش — سراسر ہے وہانکا عالم آتش

وہان آب و طعام آتش ہی بالکل — لباس اوسمین مدام آتش ہے بالکل

بنایا نار کو معبود تو نے — تو رکہا بس یہی مقصود تو نے

عجب کیا یان بہی ہو تیری زبان آگ — کہ آخر ہو نیگے کافر وہان آگ

وہ کلکِ دو زبان ہی تیری کیا شی — جو اک تیغِ زبان کے آگی چپ ہی

جو دعوی شعر گوئے کا ہے تجکو — تو اکدن جمع ہو کر مستعد ہو

وہان پہر عرض کر اپنے بیان کو — ایدہر ہی دیکہہ پہر سیفِ زبان کو

کہ عونِ حق سے وہ تیزی دکہائے — تری گردن کو گویا صاف اوڑائے

مکبر سے خدا ہمکو بچائے — ہمین اخلاص کے صورت دکہائی

اندرمن

همہ نعمت زربِ ذوالجلال است — وگرنہ آدمی خود خستہ حال است

تیغ زن

همہ نعمت زربِ ذوالجلال است — کہ آن بر مومنان در جملہ حالست
سرِ لعلِ حق ایمانِ مومن — چرا عالے بنا شد شانِ مومن
کلیدِ بابِ نعمتہاش اورا است — وفورِ جوشِ رحمتہاش اورا است
وگرنہ آدمی خود خستہ حال است — ہر آن کو کافر است و بد خصال است
چہ مقہور است جان و جسمِ کافر — چہ ملعونست دین و اسمِ کافر
ز تطبیقِ من اکثر رو نمود این — بگلے صادق آمد بر ہنود این

ذکرِ استمدادِ اندرمن حیفی از پہندن لال خلص

در نظمِ کتابِ طنینِ ذباب و اتحاد و ہمرنگی آن

ہر دو کس ہمچو دو مگس و تمثیلِ شاعرے آن بوالہوس

جہانمین جو کہ اہلِ علم و فن ہین — زبان اور ہین اور اہلِ سخن ہین
کمال اونکا تکلم سے عیان ہے — سخن سی اونکی وصف اونکا بیان ہی

---

۱۲ مومن است

۱۳ ہمہ ما خوار اہل دین کفر است — بیقین زار اہل دین کفر است

زمینِ شعر اونکی ہے گلستان — کہ سب مضمون ہین گلہای خندان
جو مصرع ہے تو وہ سروِ چمن ہے — وہ ہر ہر لفظ سنبل ہی سمن ہی
یہہ پوچھو اونسی جو یہان ہین سخنور — کہ کیا کچھہ ہی دماغ اونسے معطر
وہ ہی ہر بیت اونکی بیت راحت — دلِ ناجی کو مثلِ بیتِ جنت
عذابِ جہل سے ناجی ہی جو دل — مزا ہر بیت کا پاتا ہے وہ دل
جو بحرِ شعر ہی وہان جوشن زن ہی — نہنگِ حدت اوسمین وادہن ہے
کہ آجائین اگر وہان لاکہہ کفار — تو لقمہ اوسکا ہوجائین وہ یکبار
وہ ہی ہر بیت بیت المال گویا — بہت مسکین اون آتے ہین جویا
کہ کچھہ ملجای ہمکو بہی یہان سے — وہ لیجاتی ہین اوس گنج نہانسے
وہ کیسے جیسی اندر من ہی مسکین — وہ ایسی جیسی اک ہندن ہی مسکین
یہہ کہاتی ہین ہمارا فضلہ یہ ہے — اگرچہ خود ستا بنجا ہین پر یہ ہے
غرض جو ہین سخندان و سخنور — سخن ہی اپنی ہین عالم مین اظہر
صدائے طوطیِ سنائی گو کہین سے — ذرا پوچھو تو گوشِ سامعین سے
کہ کیا ہی اور یہہ کسکی صدا ہے — جو راہ گوش ہی سے دل جہانکتا ہے
اگر زاغِ دزغن ہی پہڑپہڑا کر — ترانہ اپنا گاہین سر ہلا کر
تو ہم آہنگِ طوطی کیونکی ہوجائین — بشکلِ رنگِ طوطی کیونکی ہوجائین
کہی دیکی ہے جو اونکی زبان سے — کہ بانگِ زاغ ہون شورِ زغن ہون
کہان طوطی نوا سنج و شکر خا — کہان زاغِ دزغن آزار دلہا
کہان وہ چہچہ اور اللہ کے آواز — کہان وہ غمزئ خوشگو کی آواز
کہان وہ نغمہ سازیہائے بلبل — کہان کوکیے قاآن اور چیل کا غل

بجز

عجب ہی آج کل یہ زاغ و زغن ہیں
کہ ہوئین ہمصفیر اہلِ سخن سے

جو باز دستِ سلطانِ سخن ہین
یہہ بوم و چغد اوپر نعرہ زن ہین

اگر شہباز کو بھی غیرت آئے
تو بوم و چغد کا اک پر نہ پائے

کہان شہباز پر وہ فضلِ سلطان
کہان اس کے اگے مین چغد ستانکو ویران

خصوصاً جبکہ اہلِ دین و ایمان
وہی ہین شاہبازِ دستِ سلطان

مقابل اوسنے عونِ ذوالمنن ہے
معاون اونکا خلاقِ سخن ہے

جو ہین مانندِ چغد و بوم نااہل
ہمیشہ ساکنِ ویرانۂ جہل

ہمیشہ اونکو ہے الہامِ شیطان
وہ اونکا بس محل ہی شور و افغان

وہ وہ ہین جو کہ قومِ کافرین ہین
جہانِ شعر کے بحر و زمین ہین

حکومت کی لیئی ہین بس ہوسناک
نہ نسبت ناک رہا عالمِ پاک

جو پوچھے کوئی وہ ہوتی ہین کیسی
تو پہندن اور اندرسن ہین جیسے

جو لکھی تحفۃ الاسلام مین نظم
جو لکھی دین کی الزام مین نظم

تو یہ نظمی ہوئی اوسکے سراسر
رہی الزام اوسکی سب اوسی پر

جناب بت شکن کی کیا ہی اچھی
اوسیکی سر مین ماری اوسکی جوتی

ہوئی بی انتہا جب ضربِ پاپوش
تو گر راحدی اوسپر کرب پاپوش

وہ نفخِ شاعری جو تہا شکم مین
بشکلِ گوز نکلا دم کے دم مین

وہان کچھہ فارسیت کا جو دم تہا
وہ دستِ بت شکن سی کالعدم تہا

ہنی ناچار اردو خوان ہے لالہ
اڑدکی دالسے کہاکر نوالہ

جو آواز ین نکالین گے اودہر سے
تو اردو خوان یہی ہونگی اودہر سے

ہوی جب فارسیت انکی راہی
تو بدیاس سی امداد چاہی

کہ سکھے نثر اردو مین جو ابطال
تو چوبے جی سے رو رو کر کہا حال

ذرا تم بات کو میری بنا دو
کہ ہون نا اہل اہلبت جتا دو

یہہ لکھدو ترجمہ جسنے کیا ہے
اونہون نے فارسی مین جو کہا ہے

پر اس تمویہ سے ہوتا ہے کیا خاک
یعنے اندر سے
ابھی تو روٹیگا رویا ہے کیا خاک

اصول دین ہند وہی جب آئے
لبون پر جان اندر من تب آئے

ہوئی ساقط جو نبض شعر گوئے
وہی اپنا بنایا اوسنے کوئے

پھر استداد پہندن لال سے کی
یہہ اوسنی خواہش اوس خجالسی کی

کہ دنیا سے چلا اب دین ہندو
اگر کچھ شعبدہ ہے تو دکہا تو

کہ جس سے کہا مین دہو کا سے یہہ نادان
ہوئی پا مین یہہ ہندو مسلمان

مگر وہ نام سے میری ہو منظوم
یہ لوگ ہم مین ہے یہہ معلوم

جماعزن سے جو ہوتے مین بچے
تو جنوا لیتے مین غیر و نسی بچے

سنی جب ضعف نالی نیم جانکے
دو فریاد و فغان اوس ناتوانکے

تو پہندن کا بھی پھر تو دل پسیجا
نکالا اوسکی خواہش کا نتیجا

یہہ لکھی پھر اصول دین احمد
خلاف دین باتمکین احمد

جو یاندہا دین احمد پر یہہ بہتان
تو یان باندہے گئے دونون باندان

کہ دین نبی حقیقت کی حقیقت
اور اونکی قابلیت کے حقیقت

ہوئی حاضر جو بنکر جسم مضمون
بنی زنجیر پا یہہ نظم موزون

مضامین کی اسیری نظم مین یان
قیود حقیقی سی ہے خذلان

یہہ وہ زنجیر نظم ہجو یان ہے
کہ اونکی جان پر قید گران ہے

اگر زندان مین دو محبوس ہوتے
دو گو جینے سی بھی مایوس ہوتے

تو کاہیکو یہہ ذلت اونکو ہوتے — کہ زندانمین تو خلوت اونکو ہوتے
نجاتی دور آواز سلاسل — تو رسوائی نہوتی کچھہ بھی حاصل
مگر زنجیر بظم تیغ زن کے — صدا الائی خبر چرخ کہن کے
عمل یعنی فرشتے لیگئے واں — مجھے امید ہی اللہ سے ہان
کہ مبغوض جہان ہوئین یہہ کافر — فرشتونمین تو بغض انکا ہے ظاہر
اب اس زنجیر کے آواز کا غل — گیا ہے اک جہانمین بے تامل
ہوئی انکی اسیری نظمین جو بند سلسل — نہوتی اونکو وہ زندانمین بے قیل
جو لکھہ کر یہہ اصول دین احمد — ہوئی کچھہ گردن کفار ممتد
تو یہہ تیغ اونہ وہ قصر خدا ہے — کہ جس سے کفر کی گردن جدا ہے
فقیرون کا معاون ہووے اللہ — عنایت سی مقارن ہووے اللہ
تو پھر یہہ شاہ میدان و غا ہین — یہہ تنہا قاتل صد اشقیا ہین

نظیر ہر دو کس مثل دو مگس

دل اندر من مظلوم و حیفے — ہوا ممنون پہنڈلال ہجے کیفے
ہوا جب ایک پر احسان ثانے — بنا ممنون اوسکا یار جانے
تو دل دونونکا ملکر ہوگیا ایک — ہوا مفعول اک فاعل ہوا ایک
وہ ربط و ضبط سے یہہ بوالہوس ہین — کہ گویا نیچے اوپر دو مگس ہین
کہین اور ٹہ نہین باہم جفت ہین یہہ — کہین سرگین پہ ہمدم جفت ہین یہہ
خفا سرگین سے ہو جاتی ہو ہمپر — مگر ہین پاک تمکو موت گوبر
ہماری بول و سرگین سے خفا ہو — تمہین وہ موت گوبر گورو ا ہو

عجب ہی اتحاد اور یکدلے ہے — عکس گویا عکس پر چڑھ رہے ہے

مثالِ ہر دو تن چون این قصہ زاغ و زغن

مدو پہندن سے اندر کی جو یہان کے — مثل اک اور ہی دلی سیا نکی
کہین اک چیل تہی بدست شہوت — کہ تہی وہ غیرت صد مست شہوت
مگر وہ طاق اپنی خفت سی تہے — علاج دل کی خواہش اسلیی تہی
جو دلمین نیش زن درد نہان تہا — تو ہر دم اوسکو اک شور و فغان تہا
رہی یہہ کچہہ تلاش خفت اوسکو — کہ رکہا بیخورد بے خفت اوسکو
یہہ تہی اوس کشتۂ شہوت کو حسرت — کہ ایسی زوجہی ہو مجکو قربت
کہ جسکی تخم ریزی دم کے دم مین — بنائی بیضۂ طوطی شکم مین
جو مجسی بیضۂ طوطی ہو پیدا — تو پہر وہ بچہ طوطے ہو پیدا
کہ جس سی مادر طوطے بنون مین — وگرنہ اسقدر منحوس ہون مین
کہ بدشکل و شمائل ہون تو مین ہون — بد آواز و خصائل ہون تو مین ہون
پسند آیا پہر اوس احمق کو کوا — کہ ملجا تا ہی ہر ہون کو ہون کو
نبیشین کیون نہون خفت خبیثات — کہ ہین بد جنس کے بد جنس روجات
مگر جو طیبات اور طیبین ہین — وہ اپنی جنس کے نعم القرین ہین
کیا اوس زاغنی جب عقد و پیوند — زغن خلوت مین بیٹہی لیکی خرسند
وہ جو جو تہی زغن کی دلکی ارمان — نکالی زاغ نے پل پل کی ارمان
بہت زاغ سیہ تہا مست شہوت — وہ تہا گویا کہنہا مست شہوت
کہ تہا وہ بہی سیہ یہہ بہی سیہ تہا — ہوا ہم جنس اوس کالی کا کوا

ہوی بیضی جو پیدا اوس شکم سے — بہت خوش خوش نکالی اوسنی بچی
ہر اک بچہ عجیب اسلوب تن تنہا — کہ آدہا زاغ تہا آدہا زغن تنہا
بہت اوسکو ہوئی جنکر ندامت — کہی ہی یہہ میری شہوت کی سزا ہے
کہ جس سی ایسی اندہی بنگی مین — یہہ جورو ای کسکے بن گئے مین
وہ کیونکر ماں طوطے نہ بن جای — کہ جسکی عقل یہہ اعجوبہ دکہلاے

نتیجہ مثال تضحیک حال

زغن یہان فرض کیجی ذات اندر — تو گویا زاغ پہندن ہے مقرر
ہوی جب دونون ایسی شوم باہم — ہوا یہہ افسانہ منظوم باہم
عجب اسلوب ہر شعر و سخن سے — کہ آدہا زاغ ہی آدہا زغن ہے
عجب کیا دیکہکر یہہ سیف مسلول — وہ یون اوس نظم سی نادم ہو مخذول
کہ جیسی اپنی بچون سی زغن تہے — دلیل اپنی خطاؤن سی زغن ہی
فقیر اپنی تو ہستے کیا ہی ایسے — مگر ان قدرت مولی ہی ایسے
کہ ہر لایق تمنای دلے کو — دکہادی اور دلنے اوس دنی کو

در اینجا اگر خطرہ در دل اندر من خطور کند جوابش حوالہ قلم می شود

اگر آئی یہہ تیرے دل مین خطرا — کہ اوسکو نظم پہندن کیونکہ سمجہا
سمجہنا چاہیے اسی بی لیاقت — کہ پیدا ہی تکلم سے لیاقت
جو دیکہے مثنوی فارسیہ — یہہ آخر نظم اردو کے ہدیہ
کہ بالتصریح اوسکے نام سی ہے — وہ شیطان لعین کے دام سی ہے

مصنف کتاب کا نام اور تاریخ تالیف

کہا سحر حلال اوسکو بد اقوال — سراسر ہے جو مثل سحر دجال
اگرچہ نظم اوسکی فارسی ہے — مگر بندش وہی لہجہ وہی ہے
وہی اوسکی فصاحت ہی جوا سکے — وہے اوسکی بلاغت ہی جو اسکے
اگر اسمین ہین تعقید و تنافر — تو وہ بھی ہی اونہین الفاظ نسی پر
اگر یہہ لہجہ زاغ و زغن ہے — تو ہم نغمہ اسیکا وہ سخن ہے
کہ آخر ہم بھی عون کبریا سے — سمجھہ سکتے ہین گو تی کو ہما سے
نظیر اسکی بیان ہوئے تو اچھا — عیان راز نہان ہوئے تو اچھا
کہ پہندن لال کے جو شاعری ہے — کہین اردو کہین کچھہ فارسی ہے
مثال اوسکی ہے جیسے کلب بیتاب — زبان کہولی ہوی ہی تشنۂ آب
کہ پانی مجکو ملجاے کہین سے — یہان سے اس زمین سی اوس زمین سے
وہ ہر کوچہ کی رکہتا ہے تک و دو — جہان جاتا ہی وہ بکتا ہے عو عو
کسی کوچہ سے آئی اوسکی آواز — کہین سے وہ سنائے اپنی آواز
سمجھہ لیتے ہین پر اہل فراست — یہہ کہدیتے ہین ذو فہم و دراست
اوسی کتی کی ہر آواز ہے یہہ — اگرچہ دوسرا انداز ہے یہہ
وہ کچھہ سے کچھہ بنائے اپنی آواز — مگر کیونکر چہپائے اپنی آواز
جواب مثنوی فارسی ہے — بامداد خدا ترکے بترکے
اوسکی موقع مین بس تم دیکھہ لینا — حواس اعدا کے وان گم دیکھہ لینا

دفع دخل مقدر برای تسکین خاطر اندر

جو ہوئے معترض تو ہمنے مانا — تری عقلی نظیرون کا بنانا

بہت آسان ہین عقلے نظیرین — جو ماہر ہے تو لا نقلے نظیرین
مگر نقلی وہی جو مستند ہین — اونہین اسفار[1] سے جو معتمد ہین
تو لکھتا ہو نمین اک نقلی حکایت — ثقات ہندوان سی ہی روایت

حکایتِ زوجہ عابد نامش ممتا در کام بخشے ہا بی ہمتا

وپیدا شدنِ سوردا س از بطنِ آن زن وحاملہ گردیدن

ازان سوردا سِ پرفن بسیاری اززنانِ ہندوان

نازک بدن بے رنج ومحن منقول از ادپرب مہابہارت

کتاب معتبر اہل کفر وشرارت

مہابہارت مین ہے لکھا ہوا یہہ — کہ ستونتی نے ہیکم سی کہا یہہ
بگتے پر کے تہی ایسی بڑی وہ — کہ ہیکم کے پدر کی جفت تہی وہ
یہہ آیا وہان ہم سمع و بیان مین — کہ تہا عابد اک ایسا اس جہان مین
کہ زوجہ اوسکی تہی مشہور ممتا — نہی معشوقہ کوئی اوسکے ہمتا
برستپت تہا اوسی عابد کا بہائے — توا یکدن رغبت اوسکی دلمین آئے
کہ مین ہو جاؤن ممتا سی ہم آغوش — یہہ شہوت ہی مری غارت گر ہوش
اگرچہ خود پرستپت دیوتا تہا — وہ مرشد دیوتا ونکا بنا تہا

[1] اسفار سے مراد کتب مقدسہ ہنود ہیں

مگر یہہ دیو شہوت وہ غضب ہے — کہ اس سی دیو تا ہی جان بلب ہی
کیا قصد جماع اوسنی جو آکر — تو ممتا نی کہا یون لب ہلا کر
کہ مین بہائی سے تیری حاملہ ہون — وہ ایسا حمل ہی مسعود و میمون
کہ میری پیٹ مین وہ بید خوان ہے — نہین وہ حمل کچہہ راز نہان ہے
رہیگا اوسمین جب تیرا بہی نطفہ — شکم مین پائیگا تکلیف بچہہ
خیال آیا تو ضیق حمل کا بس — نہ آیا دہیان اوسکو دوسرا بس
کہ عصمت مین خلل ہوئیگا اس سے — اگر یہان یہہ عمل ہوئیگا اس سی
یہہ کیا باعث کہ ہندو کا یہہ دین ہے — زنا کچہہ مانع عصمت نہین ہے
کہ انکی دین مین لذت ہی عبادت — وہ جوہی کار شہوت ہی عبادت
برسپت کو کہان تاب تامل — کیا جلدی سی اپنا تہی تدا خل
کہ تہا اک تابع نفس و ہوا وہ — نکرنا جو کہ تہا کرنے لگا وہ
قریب آیا جو انزال اوس عمل سی — تو بولا ماہرو برج حمل سے
کہ میری جای کیون کرتا ہی تو تنگ — ہوا وہ سنکی گو یہہ گفتگو تنگ
مگر کب مانتی ہین مست شہوت — وہ ضایع کرتے ہین کب وقت لذت
نمانا اور دہین کے تخم ریزے — تری شہوت کی ظالم بل بی تیرے
قدم ناچار بچے نے بڑہا کر — دہان بچہ دان رکہا بچا کر
کہ نطفہ اوسکا ضایع ہوگیا وہان — بڑا نقصان مایع ہوگیا وہان
ہوئی تہی نوش جان لذتی جوشی — دہان فرج ممتا سی ہوی قے
وہ یعنی ہوگئی مہجور نطفہ — جوشی تہی لطف سی معمور نطفہ
برسپت نی خفا ہوکر کہا یہہ — کیا تو نے جو مجکو بے مزا یہہ

ف جو مونث ہے

تو مین یہہ بد دعا کرتا ہون بچہا — کہ تو پیدا ہو مادر زاد اندہا
ہوا اندہا ہے پیدا بد دعا سے — وہ لذت گیر تہا گو وہان زنا سے
مگر مقبول تہی یون وہ دعا وہان — عبادت تہی پرستیت کی زنا وہان
معاذ اللہ توبہ ہے زنا مین — نا آیا فرق زانی کے دعا مین
بنا جس دین کی ہو لے زنا پر — وہ ہو مقبول بہتان ہی خدا پر
ہوا القصہ پیدا بید خوان وہ — ہوا پہر سورداس آخر جوان وہ
ملی پہر اوسکو اک زوجہ جمیلہ — کہ گوتم نام رکہتی تہی شکیلہ
مگر اوس شکل سی اندہی کو کیا حظ — اگرچہ ہوی حاصل دوسرا حظ
کہی بیٹی ہوی گو اوس سے پیدا — مگر وہ خوش نہ تہی اندہی سی اصلا
کہا اکدن کہ تجسی کیون خفا ہے — تو وہ بولی کہ تیرے گہر مین کیا ہی
کہی ہون ہا اوس کثرت سے اپنے — گزرتی ہی بہت قلت سی اپنے
کہی سنی وہان تو مجکو لیچل — جہان ان بہتر یون کا ہی منڈل
ترا دل مانگ کر کچہہ مجکو دون مین — ترا دل مانگ کر بس مانگ لو مین
کیا ہی مانگ تیری مانگ لی دل — کیا ہی مست تیری بہانگ لے دل
تو اب تجہی تو تم جانے خفا ہو — تمہین مین چاہتا ہون تم بہی چاہو
مگر گوتم بنا کر بولے گوتم — کہ چل مانگا ہوا لیتی نہین ہم
ترے لوہٹ کی سڑ تو ہی وہ کہوٹا — نہ کہواؤن مین پاخانی مین لوٹا
ترا گہر ہی چہوڑا آ جسے بس — سنبہال اب تو گہر اپنا آجسی بس
تو فرمانی لگے یون زوج دہی گوتم — کہ اب یہہ قاعدہ ٹہیرائین گی ہم
کہ جس عورت کا شوہر ایک مر جاے — تو وہ ہرگز نہ شوہر دوسرا لاے

اگر لائے تو رسوا ہو جہان مین — عذاب اوسکو ہو ملک جاودانمین
بہت سا اوسکو اندہے نے ڈرایا — پر اوسکی وہان مین کچھ بہے نا یا
یہہ سنکر اور بہی آئی غضب مین — کہ یہہ تو ہی خلل عیش و طرب مین
جہان چاہین گے جی بہلائینگی ہم — اگرچہ کچھ سے کچھ کہلائینگے ہم
مزا تو زندگے کا بس یہی ہے — کرے وہ کام جسکو اپنا جی سے
کہا لڑکون سے اپنی سارے ملکر — ڈبو دو اوسکو تم دریا مین چل کر
وفائی زوجہ اسکو کہتے ہین واہ — انیس خانہ اسکو کہتی ہین واہ
جہان مین گر مطیعہ ہے تو یہہ ہے — جو شوہر کے صدیقہ ہے تو یہہ ہی
جہانمین دیکھہ لو ہر اجنبے سے — محبت ہوتی ہے ہمسایگے سے
مگر یہہ کیسے ہمخوابی ہے نایاب — کہ یہان ہمخواب کا دشمن ہی ہمخواب
یہہ سچ ہی شہوت اپنی ہی وہ پیارے — کہ جاتی رہتی ہی یارونکی یارے
یہہ سچ ہے خواہش اپنی ہی محبوب — کہ ہو جاتی ہین وہان محبوب مغضوب
بجا لائے وہ لڑکے حکم مان کا — تو اپنی باپ کو تختی سے باندہا
پہر اوسکو لیکی گنگا مین بہایا — وہ اونکی باپ سی گنگا نہایا
وہ چھوٹا ایسے فرزندان وزنسے — کہ جن سی دل تہا فارغ سرن سے
نہوئے کیون سعادتمند اولاد — کہ ہو کر باپ کی دلبند اولاد
کیا یہہ پاپ اپنی باپ سے آپ — زیادہ ہے کوئی اس پاپسی پاپ
کہ شکمی بیدخوان ہو باپ جن کا — ہوا اوس باپ پر یہہ ظلم ان کا
نہون کیونکر وہ کس مائیکی تہی پوت — کہ ہر بہتنی کی بچی ہوتے ہین بہوت
جو تہے اولاد اوتار ایسی پاپے — تو ہو گئے اجکل کی کیسے پاپے

غرض وہ سورما اس اوس روز بہکر — وہان تک پہنچے آخر زندہ رہ کر
کہ راجہ بل رہتا تہا جہان آپ — بندہی تختہ سے جا پہنچے وہان آپ
وہ کیا ہی بل کو تہی بل بے حمیت — اوسی گہر لیگیا یہہ کرکے نیت
کہ ہمنی اسکو دی ڈالی یہہ خدمت — کری سب رانیون سی گہر مین صحبت
کرین سب عورتین اولاد حاصل — رہی عالم مین میرے یاد حاصل
ملی اندہی کو یہہ تو حکم رانے — بنا وہ جب کہ ہر رانیکا زانے
کہلایان ہمکو سر لفظ رانے — مخفف ہی یہہ لفظ کامرانے

اگر افتد درشتہا ول اندرمن و سیاہ

جو مادر زاد اندہا ہوئے اس طور — نشانہ پر لگائے تیر کس طور

جوابش دندان شکن بنوک قلم تیغ زن ؛

یہہ مادر زاد اندہا تہا مقرر — نشانہ باز تہا پر سب سے بڑہ کر
کہ پہینکا جس نشانہ پر ذرا تیر — تو وہ ہرگز نہین خالے گیا تیر
جو تیر اوسکا نشانہ پر لگا ہے — لب معشوق ہے ہوتا رہا ہے
کوئی اون رانیون کے دلسی پوچہے — کہ تہی کس کس مزے کے تیر اسکے
نہین ہین گرچہ اسکے سر مین انکہین — مگر ہین اسکے تیر و پر مین انکہین
نہان تہا ہر زن بل کا نشانا — کہان اوس تیر کا وہ دیکہنہ پانا
کہ اوڑکر ہر نشانہ پر گیا وہ — تو گویا تہا کبہی سے تا کتا وہ
نشانہ جس مکان خاص مین تہا — وہین اوسکے کمانکا تیر پہنچا

سلطان کامران کی بیوی کا نام کامران نامہ مین نہین ہے اور نہ کسی اور تاریخ مین ہم نے دیکہا ہے
انکا کامران سے کیا رشتہ تہا اور کامران کی کس بیوی کے بطن سے تہین
کامران نامہ کے مصنف نے اس مقام پر اس بیوی کا نام نہین لیا ہے
مخفف نام مرد کا ہے"

وہ گویا چیل تہا یا تہا وہ کوا — کہ کوئی گوشت کا ٹکڑا پچھوڑا
ہوئین تہین غوطہ زن آنکہین جو سر پر — تو جا نکلین تہین وہ دونون ذکر مین
ہوا اسی تیغ زن بس رفع شک یہان — حکایت کو بیان کر چک کہین ہان
ابہی باقی بہت سا کچہہ بیان ہے — فقط کیا ایک ہی یہہ داستان ہے
ہوا راجہ غم قربت سے آزاد — کیا پہر ایک نوجہ کو یہہ ارشاد
کہ اسکی وصل سی محظوظ ہو تو — عقیمے سی کہین محفوظ ہو تو
نہ اوس دیوث کو آئی حیا کچہہ — مگر زوجہ کو شاید تہے حیا کچہہ
نہ آئی پاس اوسکی وہ دل آرا — مگر دایہ کو اپنی جا سے بہیجا
پہر اوس دایہ کے کیا ران نور دیدے — ہوئی اندہی سی پیدا بر گزیدے
بہت پچتائی ہو گے پہر تو زوجہ — کہ آتا میری اودی مین یہہ موجہ
تو کیا ران نور دیدی میری ہوئی — یہہ ساری برگزیدی میری ہوئی
ہوا پہر زوجہ ثانی کو ارشاد — کہ کر تو خانہ آغوش مسرور آباد
ہوئی ہم بستر اعمی جب آکر — کہا اندہے نے ہاتہہ اوسکو لگا کر
کہ زور آور پسر ہوئیگا تیرا — ہوئی وہ حاملہ کہتی ہی گویا
وہ اوسکا بات بہی گویا ذکر تہا — کہ لگنی مین ذکر کا سا اثر تہا
ہوا ویسا ہی بیٹا اوس سے پیدا — جو کہتا تہا وہ بی ایمان اندہا
بہلا جو نیک بن جاتے ہین ایسی — بچپن کب خالی جا سکتے ہین اوسکی
جو ایسی ہوتے ہین اہل کرامت — رسائی اونکی دشمن کو ندامت
وہ اونکی تن مین ہے زور کرامت — کہ اسکتا نہین دیو ندامت
کہا ہیکم نے پہر جب کہہ چکا یہہ — کہ ستونتی جی قصہ سن لیا یہہ

سلام اردو کی بیگم صاحب مرزا دبیر کی مرزا دبیر کی

کہ یون ہوتی ہین پیدا جوہری نیک | برہمن سے جو لے لطفہ کوئی نیک

محلِ استشہاد تضریح بنیاد

ہماری جای استشہاد یہہ ہے | بیانِ حال کے بنیاد یہہ ہے
نتیجے اس حکایت کی بہت ہین | مگر یہان ایک لکہنا ہون یہے مین
کہ ایک ان مین ہے مثلِ زوجۂ بل | تو ہے وہ دوسرا اندہی سے افضل
فروغ فکرِ اول سے جو نکلا | تو گویا بطنِ ثانے مین سب اوتر ا
ہوا اوس بطن سے پہر جو کہ ظاہر | کیا شعر اوس کا نام اور اپنا شاعر
جو لطفہ غیر کا لینا روا ہے | کلام غیر لے لینے مین کیا ہے
تو بس یہان کام آئی یہہ حکایت | روایون ہو گئے نقلِ روایت
بہت دن ہو گئے ای تیغ زن ہان | غزل لکہے نہین تو نے تو اب یہان
مناسب ہی کہ اونکا دل ہے غمگین | غزل سے کچہہ تو ہو جائیگے تسکین
تری باتین وہ سنتی سنتی سن ہین | اگرچہ خود ہے وہ اہلِ سخن ہین
مگر کب بول سکتی ہین یہان وہ | کہان یہہ ذکر توحید اور کہان وہ
کہان قدرت کسے عبدِ صنم کو | کہ عبد اللہ سے وہ دو بدو ہو
مرے تیغِ زبان کے تاب کیا ہے | مگر ان مجہہ پہ گرعونِ خدا ہے
دکہا سکتے ہی بہہ مقتول اوسکو | دکہا سکتی ہے یہان مخذول اوسکو

تیغ زبان ۱۲

غزل

کیون جہان مین ذلت و تحقیر ہر کافر نہو
جب تک ایمان باعثِ تطہیر ہر کافر نہو

ہو گئے شیطان سی افزون انکے شہرت کفر مین
گو خر دجّال پر تشہیر ہر کافر نہو

ہندؤن سے جائی کیونکر سرگرانی ہوش کی
جب ملک اس عود سے تجمیر ہر کافر نہو

بھاگ جائین بت نکل کر انکے طلسم شرک سے
گر در بتخانہ پر زنجیر ہر کافر نہو

ہر گلو مین پردۂ مالا سے مرجا سنسے کہین
خون جلہری کا گریبان گیر ہر کافر نہو

کیونکہ ضرب اہل دین سے ہوگیا اب سست لنگ
یون لگائین رد غن اور تا نیر ہر کافر نہو

ہوئے جو موسے رد ین اسنسے مناظر یا خدا
کید ساحر سے فزون تقریر ہر کافر نہو

جو دکھائین اہل دین کو حلم شیطان کے طرح
کاش نفرت کی سوا تعبیر ہر کافر نہو

یہان مسلح ہوگئی فوج سخن ای تیغ زن
خوف ہے غارت گر جا گیر ہر کافر نہو

غزل یہہ مدح اول مین سنائی
تو روح سامعین کو راحت آئی

مگر ای تیغ زن کب ہی سزاوار
کہ خوش ہو ایک ناخوش دوسرا یار

اسے لکھو غزل اور ایسے اک تم
سرور قلب ہو جسکا ترنم

ستم ہے یہہ کہ ہوئے ایک مجروح
دل نالے ہو تیر غم سے مجروح

رہین مخفے کمالاتِ سخنور ۔۔۔ ستم ہے جانِ انصاف وخرد پر
کہ وہ ہے شاعرِ ہندوستان ہین ۔۔۔ وہ گو ہندو ہین سحبانِ زمان ہین
جوابِ خوبیٔ اسلام مین بھے ۔۔۔ سنائین گے ہم اونکو اونکی خوبی
یہان بھے چاہیئے پر کچھ لطیفہ ۔۔۔ وہان تو ہوئیگا ہر نکتہ لطیفہ
کہ قدرِ شعر شاعر جانتا ہے ۔۔۔ یہان ماہر کو ماہر جانتا ہے
سخنور قدردانِ اہلِ فن ہین ۔۔۔ وہ مشتاقِ زبانِ اہلِ فن ہین
اگر وہ نکتہ دان ہین اس عمل کے ۔۔۔ تو ہونگے قدردان میرے غزل کی

غزل

رہائے کفر سے اسلام لاکر پا ہی ہر ہندو ✣ ✣
بندہا زنجیرِ بت خانہ مین ہے کیون ہای ہندو
ستم ہے فکر دھوتی بند اور مضمون کی بندش
ترانہ شاعری کا اور اوسکو گای ہر ہندو
زمینِ شعر انکے موجِ بولِ خلق سی گل ہے
کہین ایسا نہو وہان مثلِ خر دبس جای ہر ہندو
یہ بھوجا لنگ کے دھوتی لنگوٹی کسی تو کرتے ہین
مناسب ہی کہ وہان لہنگا پہنکر جای ہر ہندو
کہ ہوکر اپنے مائل لنگ سے بالکل ٹیک جائین
جو دیکھین اس پہن سے قامتِ زیبا ہی ہندو
کری درشن جلہری کے تو پہر اوس نازنین کو ہی
زیارت اپنی ننگا ہو کے خود کروائی ہر ہندو

۱۲ پنڈت دتاتریہ کیفی کے ریاض کا نام ہے

کہنا اوس پر جلہری کا ہے انزال عنایت ہو
جو خود ننگا فقیر اوسکے لیی بن جائی ہر ہندو

کہان اثبات عقل دین وایمان ہوئی لالا مین
جولای نفے سے لالا لقب یہان پای ہر ہندو

بلاغت کی خبر کیا نین سکھی آنکھون کے اندہی کو
کہان وہ شان سحبان اور کہان دعوای ہر ہندو

کہان رای صواب اُنکے نصیبون مین ہی بی سلام
غلط موصوف ہوتا ہے بوصف رای سے ہر ہندو

تری تیغ زبان سے کٹ گئی ای تیغ زن کیا صاف
وہ پر لکنت زبان قافیہ پیمای ہر ہندو

اندر من

جو حق ہی خالق افعال مخلوق — وہ ہے رازق ہے اور ہین جملہ مرزوق
اوسے سی خیر و شر سب جلوہ گر ہین — اوسے سی جملہ افعال بشر ہین
تو پھر تبلا جزا کسکے لیئے ہے — سزا کسکے لیئے ہی
قبایح ساری عالم کے ستمگر — اوسے پر عود کرتے ہین سراسر
تو پھر عصیان سی بی ہے پاک ابلیس — یہہ سب اللہ کا ہی مکر و تلبیس
معاذاللہ جب جائز ہو یہہ بات — تو پھر تنزیہہ کا مشکل ہے اثبات

تیغ زن

نثار بارگاہ حق ہے تقدیس — نہین وہان دخل قبح و مکر و تلبیس
منزہ ہے مبرا ہے وہ اللہ — جو سمجھو اوس سے اعلی ہی وہ اللہ

نہین مفہوم دلہا ذاتِ قدوس — نہین مانند اشیا ذاتِ قدوس
وہ بیعلت ہے بے چون وچرا ہی — وہ بی اسباب وبی ہمتا خدا ہے
بری ہر عیب سے اللہ ہے بس — وہ اقدس ہے وہ اقدس ہے وہ اقدس
شہود وعدل مین آیاتِ تنزیہہ — کہ ہی اوسکی لیے اثباتِ تنزیہہ
وہان ہی ہر طرح تقدیس ثابت — نہین اصلا وہان تلبیس ثابت
کہ ہی ہر قبح و نقصان سے خدا پاک — اطاعت اور عصیان سے خدا پاک
قبایح سی بری ہی ذاتِ باری — بری ہین ظلم سی عاداتِ باری
اگر زندہ نہ کہی وہ کوئی شے — نہین ظالم ممیت اوسکی صفت ہے
کوئی دم ماری یہہ مقدور کیا ہے — وہ مالک ہے غنی ہے کبریا ہے
جو کرتا ہی مرا غفار وقہار — نہ پوچہا جائیگا وہ اوس سی زنہار
مگر جو لیکے یہا لنسی جائینگے ہم — مقرر اوس سی پوچہی جائینگی ہم
وجود وفعلِ سبحان اور تی ہی — یہہ جسم وکارِ انسان اور تی ہی
اگر کفار کو وہ حق تعالے — بنا دی ایک دوزخ کا نوالا
تو وہ ظالم نہین ہے مہربان ہے — بہت اس فعل سی رحمت عیان ہے
کہ وہ خالق ہی اور مخلوق سب ہین — وہی رازق ہی اور مرزوق سب ہین
تو دوزخ بہی ہی اک مخلوق اوسکی — خدا رازق ہی وہ مرزوق اوسکے
لگی ہے بہوک اک مدت سے اوسکو — ذرا اہل سن مزید اوس سے تو سن لو
جو ہوئی خلق سی فریاد وزاری — تو رحمت بہیجتے ہے ذاتِ باری
ارے رحم کیون خالق کو اوسپر — یہ دیکہو رحمتِ رازق کو اوسپر
کہ ہر انسان کا فر کو کیا رزق دیا ہے — عجب رحمت ہے دوزخ کو دیا رزق

۱۲ نہین مفہوم دلہا ذاتِ قدوس — نہین مانند اشیا ذاتِ قدوس
۱۳ وہ بیعلت ہے بے چون وچرا ہی — وہ بی اسباب وبی ہمتا خدا ہے
۱۴ بری ہر عیب سے اللہ ہے بس — وہ اقدس ہے وہ اقدس ہے وہ اقدس
۱۵ شہود وعدل مین آیاتِ تنزیہہ — کہ ہی اوسکی لیے اثباتِ تنزیہہ
۱۶ وہان ہی ہر طرح تقدیس ثابت — نہین اصلا وہان تلبیس ثابت
۱۷ کہ ہی ہر قبح و نقصان سے خدا پاک — اطاعت اور عصیان سے خدا پاک
۱۸ قبایح سی بری ہی ذاتِ باری — بری ہین ظلم سی عاداتِ باری
۱۹ اگر زندہ نہ کہی وہ کوئی شے — نہین ظالم ممیت اوسکی صفت ہے
۲۰ کوئی دم ماری یہہ مقدور کیا ہے — وہ مالک ہے غنی ہے کبریا ہے
۲۱ جو کرتا ہی مرا غفار وقہار — نہ پوچہا جائیگا وہ اوس سی زنہار
۲۲ مگر جو لیکے یہا لنسی جائینگے ہم — مقرر اوس سی پوچہی جائینگی ہم
۲۳ وجود وفعلِ سبحان اور تی ہی — یہہ جسم وکارِ انسان اور تی ہی
۲۴ اگر کفار کو وہ حق تعالے — بنا دی ایک دوزخ کا نوالا
۲۵ تو وہ ظالم نہین ہے مہربان ہے — بہت اس فعل سی رحمت عیان ہے
۲۶ کہ وہ خالق ہی اور مخلوق سب ہین — وہی رازق ہی اور مرزوق سب ہین
۲۷ تو دوزخ بہی ہی اک مخلوق اوسکی — خدا رازق ہی وہ مرزوق اوسکے
۲۸ لگی ہے بہوک اک مدت سے اوسکو — ذرا اہل سن مزید اوس سے تو سن لو
۲۹ جو ہوئی خلق سی فریاد وزاری — تو رحمت بہیجتے ہے ذاتِ باری
۳۰ ارے رحم کیون خالق کو اوسپر — یہ دیکہو رحمتِ رازق کو اوسپر
۳۱ کہ ہر انسان کا فر کو کیا رزق دیا ہے — عجب رحمت ہے دوزخ کو دیا رزق

اگر یہہ شبہ آئی دلمین نادان ۔ بنا ہے اشرفِ مخلوق انسان

بنایا ایسی اشرف کو اول ہی ۔ کہ یون دوزخ نوالا انکا کرجای

تو دیتی ہین جواب اس شبہ کا ہم ۔ کہان کفر و شرف ہوتی ہین باہم (کافرون کا)

شرف انسان کا ایمان سے ہے بس ۔ محمدؐ سی ہی اور قرآن سی ہی بس

نہین کچھہ قالبِ انسان کی قیمت ۔ کہ بی زر کچھہ نہین ہمیان کی قیمت

جو حسنِ جسم ہے تو جان کی باعث ۔ تو حسنِ جان ہی تو جانان کی باعث

اگر یہہ جان ہے جانان سی موافق ۔ وہ یعنی دین و ایمان سی موافق

ہمیشہ حبِّ رحمان جانمین ہے ۔ ہمیشہ خوفِ عصیان جانمین ہے

تو اشرف ہی وہی مقبولِ جانان ۔ وگرنہ خوک سی بدتر ہے انسان

کہ اسپر ہے حساب اوسپر نہین ہے ۔ اگر سمجھو کہ یہ بدتر نہین ہے

جواب ایک اور بھی تو ہمسی سن رکھہ (انسان پر) (خوک پر) ۔ ذرا اس جامِ شربت کا مزا چکھہ

کہ آئی بھوکا پیاسا کوئی انسان ۔ وہ مانگی التجا سے پارۂ نان

تو ہر انسان کو رحم آتا ہے اوسپر ۔ طعام اوسکی لیے لاتی ہین بہتر

ہوا جب دلمین اوسکا درد موجود (له) ۔ طعامِ گرم و آبِ سرد ہو موجود

ترا مہمان آجاتا ہے کوئے ۔ تو کیا کچھہ ہوتی ہے مہمان نوازی (بغیر اوسکو قبول کیے)

جو ہے مخلوق کو مخلوق پر رحم ۔ نہو رازق کو کیون مرزوق پر رحم

وہ اپنے خلق پر ہے لطف خلق ۔ کیے اوسکی غذا یون اشرفِ خلق

نہین ظلام ہرگز ذاتِ باری ۔ نہ آئی فہم مین گو سرِ مخفی (بیشکار مہربان) (یعنے کافر و کمذا اوسکی خدا کردی)

جو قاصر ہوئی انسان کی فہم ۔ تو کب ہے مبطلِ اسرارِ حکمت

وہ حق ہی اوسکی سب افعال حق ہین ۔ بہت سینی یہان ہیبت سی شق ہین

(بقیہ اوسکی آزادی کی بحث جو پہلے گزر چکی ہے)

کہ اوسکا علم ذات و علم افعال — نہین ہے وسعتِ انسانِ پامال
ذرا میعترض سُن ہوش سے بات — یہہ کیا بکتا ہے احمق تو خرافات
تجھی ای شخص یہہ جرات ہی کیونکر — کہ ہوئی معترض تو اوس خدا پر
کہ تو اک کرمِ سرگین ونجاست — تجھے یہہ طمطراق اور یہہ طلاقت
ہوا تو قادرِ بیچون پہ طاعن — علیک اللعنۃ من کل لاعن (زبان زدی)
کہان بی علت و بیچون سبحان — کہان تو ای سراپا علت انسان
جہانمین جو ہین ابرارِ آلہے — مطیع امر و اسرارِ الٰہے
سمجھہ سکتا نہین تو اونکی اسرار — اگر ای شخص سرتاپا غلط کار
قیاس اوپر کری تو کار اپنا — تو شیطان کو بنائے یار اپنا
نکو کارون کی کاروبار کچھہ اور — تری اطوار ای بدکار کچھہ اور
جو خود ہے خالقِ ابرار و اخیار — عزیز و قادر و جبار و قہار
غضب ہی اوسکی کار اپنی سی سمجھی — خدا کی اختیار اپنے سے سمجھے
جو اپنے فعل سے فعلِ خدا کو — کیا ہموزن بھولا کبریا کو
قبایح کا بنایا اوسکو مرجع — نہوئیگا کوئی امر اس سی اشنع
کہان وہ شانِ افعالِ الٰہی — کہان یہہ فعل واہیے پر تباہے
ابی کچھہ شرم ہی آتی ہے تجکو — خدا پر قادحِ تنزیہ تو ہو
تری اوتار بد اطوار و بدکار — کمندِ نفس و شہوت مین گرفتار
زنا کرتے رہے اکثر ہمیشہ — زنا کاری رہی اکثر کا پیشہ
نہ آیا فرق اوتاری مین اونکے — نہ آیا شک نکو کاری مین اونکی
کیا برہمانی گرچہ قصدِ دختر — نہ آیا اس سی کچھہ الزام اوسپر

کیا جو کچھہ برسیت دیوتا نے — کہ حال اوسکا دل محمتاہی جانی
رہا مخدوم وہ ہر دیوتا کا — نہ آیا اوسپہ الزام اس ناکا
کیا اندر نے جو گوتم کے گہر مین — نشانی اوسکی روشن ہی قمر مین
بیان اوسکا ابہی آتا ہے مشروح — جو ابواب فروج اوسپر تہی مفتوح
رہا پہر بہی وہی جنت کا سلطان — اوسیکی دست قدرت مین ہی باران
کیا کیا کچھہ کرشن بھیا نے — کبہی جاتا تہا خود مکھن چرانی
کبہی کپڑی نہانی والیون کے — اوٹہا کر لیگیا چھپ کر اونہون سے
نشیمن پہر کیا شاخ شجر مین — رہین تانگیان اوسکی نظر مین
نگاہ شوق سی لوٹی مزی یہہ — نہ اوس سے جلیتے جی چھوٹی مزی یہہ
ہوا ظاہر جب اونکو اسکا یہہ شر — سب آئین آگی پیچہی تات رکہہ کر
یہہ کہتی تہین حیا سی سر جہکائی — کہ کپڑی دو کہنیا جی ہماری
کہا تب دو نمین یہہ پوشاک تمکو — کہ تم سب ہاتہہ باندہی آگی آمو
ہوئین ناچار پہر وہ ننگ راہین — اگرچہ کہل گئین وہان شرمگاہین
مگر وہان تات باندہی ہی بنی بات — کہلا یون عقدہ اون تا ہون سے پہات
وہ کپڑی دیکی گودل پکڑی آئی — مگر اون تنگیو تکو کپڑی آسے
کیا پہر دیر تک نظارہ فرج — لیا اوس زاغ نی سر پارہ فرج
دیی اوس زاغ کو سب گوشت پارے — تو کپڑی اونکی چہوڑی اوسی سارے
وہ کوا جنکو لیکر اوڑ گیا تہا — اور اونکی گوشت پارہی تاکتا تہا
ہزارون گوپیون مین سانڈتا وہ — کبہی خود ناچنی کو بہانڈتا وہ
غضب ہے ہندو نکا وہ خدا ہے — اور اوسکو ایسا ایسا کچھہ روا ہے

نہین اب تک قباحت اوسمین آئی — وُہین باقی رہی اوسکی خدائے
قبایح ساری عالم کے بسر اپر — ہمیشہ عود کرتے ہین سراسر
مگر وہ پھر وہین مقبول دل مین — اگرچہ معصیت ہی متصل ہین
جو ہین افعال انکے پر فضیحت — سمجھتے ہین یہہ ہندو سب نصیحت
جو ہین اک کمترین خلق مولی — ہوا ہر فعل بدبھی نیک اونکا
ہمیشہ حسن ظن اوتارسی ہے — جو بدظنی ہی تو غفارسی ہے
جو ہی خلاق خیر و شر جہانمین — جو حاکم ہی زمین و آسمان مین
مگر ہان نقص یہان آتا ہی لازم — تقدس مین الوہیت مین ظالم
جو تیری بید سی ہوتا ہے ثابت — ذرا تو مجھسے سُن کیا کیا ہی ثابت
یہ تیرا بید کہتا ہے خدا کو — تمہین ہو نیچ قوم اور چور تم ہو
تمہین بےعلم ہونیکے تمہین ہو — زمانی کی بُرائی ہی تمہین ہو
تمہین سب زہرنون کے پیشوا ہو — تمہین ٹھگ ہو ٹھگون کے پیشوا ہو
روایت یہہ اُنکے بید مین لکھی ہی — وہی ہی جھوٹ اور سچ ہی وہی ہے
گواہی صاف دیتا ہے سچ بید — یہہ ہمپر ہی تمہارا کھل گیا بھید
کہ ست نی رج نی تم نی ہو کے باہم — معاذ اللہ اوسی باندھا ہے محکم
یہ ست رج تم صفات ذوالمنن ہین — مگر گویا کہ یہہ تینون رسن ہین
ہمیشہ اوسکو یہ پکڑی ہوئی ہین — یہ اعضا اوسکی سب جکڑی ہوئے ہین
مگر وہ جہل و نادانی سی اپنے — نہین کچھہ جانتا کیفیت ان کی

تحقیق معنی ست و رج و تم حسب عقاید ہنود بدرم

یہہ ست ہی قوت عقلیہ کا نام ؛ یہہ رنج ہے قوت شہویہ کا تام
غضب کا نام ہندیمین یہہ ستم ہے ؛ خدا کو اسطرح کہنا ستم ہے
اگر کچھہ اور بہی ہے شرح درکار ؛ تو دیکہا کر ہمیشہ سوطِ جبار
اتہرن بید مین یہہ اور بہی ہے ؛ کہ یہہ جو سارا عالم ہے وہی ہے
جتائی کوئی اندر من کو یہہ بہید ؛ سرنون پر لگا کر چار سو بید
جو پوچہو چار سو کا کیا سبب ہے ؛ وہ چار وید کا علامہ اب ہے
مگر وہ اون سی غافل ہے سراسر ؛ تو یاد آجائینگی بیدون سی پٹ کر ؛
جو یاد آئینگی پٹ کر بید سے بید ؛ تو پہر نکلین گے ہر ہر چہید سی بید
کہان یہہ بید مین بیشک لکہا ہے ؛ بدی ہی چور ہے رہزن خدا ہے
بندا ہی وہ جہالت کی رسن سے ؛ نہین نسبت کچہہ اوسکو علم وفن سے
وہ خود بی علم ہے اور کذب ہی ہے ؛ نظر آتا ہے جو کچہہ سب وہی ہے
قبائح سارے عالم کے سمگرہ ؛ ہوئی بیدون سی یہان عائد خدا پر
نہین ہے وہ کلام پاک رحمان ؛ سراسر ہے وہ اک تلبیس شیطان
کہین ایسا نہین قول مسلمان ؛ کہ جس سے لازم آئی قبح سبحان
اگر وہ ہی تو ہی ہر بید خوان سے ؛ مطیعون سی مطاع ہندوان سے
کہا تونی سزا کسکے لیے ہے ؛ ذرا فرما جزا کسکے لیے ہے ؛
تو ہم کہتے ہین تو اوسکو ذرا سن ؛ اگرچہ سنکی تو ہو جائیگا سن ؛
کہ امر کبریا دو نوع پر ہے ؛ سمجہنا کچہہ اگر تجکو نظر ہے
کہ تکوینے ہے امر نوع اول ؛ جو ہو سکتا نہین ہرگز مبدل
نہین ممکن خلاف اوسکا جہانمین ؛ زمین مین جوف مین ہر آسمان مین

مہابہارت مین بہی جسکو لکہا ہے — کہ جو کچہہ ہو چکا اور ہو رہا ہے
خدا کا امرِ تکوینی ہے وہ شے — پرم ہنس اوسکو کہتا ہے امرت ہے
اتہرین بید کو اپنے ذرا دیکہہ — پرم ہنس اوسمین یہان کہتا ہے کیا دیکہہ
وہ تشریعی ہے جو ہی امرِ ثانے — یہان ممکن ہوا عصیانِ فانی
ہوا ہے اسمین واقع اوس سے عصیان — کہ جیسے بت پرست اور دیو شیطان
ہمیشہ عاصیِ امرِ خدا ہین — دو عالم مین مطیعون سے جدا ہین
جو تشریعی ہے امر و نہی سبحان — مرتب ہی جزا اوسپر بہر آن
مطیعِ امرِ تشریعی ہین جو لوگ — جزا کے مستحق ہوتی ہین وہ لوگ
سزا کے مستحق ہین بس وہ کافر — کہ جو ہین امرِ تشریعی کے منکر
سزا کے مستحق ہین وہ گنہگار — کہ جیسے فاسق و فاجر زناکار
جو سنتا ہی مثال اوسکی تو سن یہان — کہ اندر دیوتا مین ہین جو عصیان
ہوئی جب زوجۂ گوتم سے تسکین — تو تہا وہ مقتضائی امرِ تکوین
مگر تہا امرِ تشریعی کا عصیان — وہ یون زانی ہوا مشہورِ دوران
تعجب ہی کہ خود تو معتذر ہے — کہ تقدیر اسکے یہہ وہ شی
کہ اندر ہو گیا جس سے زناکار — ہوا پہر باوجود اسکی خطا دار
سزا کے قابل اوسکو جانتا ہے — سزا کو واجب اوسپر مانتا ہے
بہلا اس سی بہتی کچہہ عذر ہی کب — کہ اندر ہوئیگا بیشک معذب
یہہ لکہا تحفۃ الاسلام مین ہے — یہہ تیرا عذر اوس ارقام مین ہے
تو کیا یہودہ کاری ہی یہہ تیری — عجب غفلت شعاری ہی یہہ تیری
وہان کچہہ اور کہتا ہی یہان اور — نہین اپنے سخن کی نقض مین غور

۱۲ بحوالہ وہ مخطوطہ اصول المذہب معروف بہ نامۂ اردشیر
۱۳ دیوتاؤن کے خود معترف ہونے کا حوالہ
۱۴ بحوالہ مخطوطہ فرہنگ جہانگیری
۱۵ بحوالہ مخطوطہ فرہنگ برہان قاطع
۱۶ بحوالہ مخطوطہ فرہنگ آنندراج
۱۷ بحوالہ مخطوطہ فرہنگ انجمن آرا
۱۸ بحوالہ مخطوطہ تحفۃ الاسلام

جو مختل ہین یہ تیرے ہوش و تدبیر
تو کیا سمجھے تو خیر و شر کے تقدیر

یہہ تقدیر خدا وہ سر حق ہے
کہ اسکے فہم سی ہر رنگ فوق ہے

جہان فہم خواص حق نہ پہنچے
وہ سمجھے عامی اپنا منہ تو دیکھے

کہان عصیان پر شیطان کو پاکی
کہی وہ امر تشریعی کا عاصی

اندرمن

اگر کچھہ اختیار انسان ہے رکھتا
تو مین دریافت یہہ کرتا ہون تجھسے

تیغ زن

جو شعر پر فصاحت ہے تو یہہ ہے
جو موزون بالصراحت ہے تو یہہ ہے

جو کہدیتا تو یہہ بہی سامنی تہا
کہ مین یہہ پوچہتا ہون تجھسی بتلا

یہہ مین اب پوچہتا ہون تجھسی سن تو
یہی دعوای سحبانی ہے تجکو

جو باندہا تو فی ہمین حرف دریافت
تکلف سے کیا یہان صرف دریافت

یہہ اپنی دل سی کو سحبان تو ہے
تکلف بر طرف دہقان تو ہے

فصاحت یہہ بلاغت یہہ سخن یہہ
صفات حق مین گستاخانہ پن یہہ

اندرمن

نہین واجب خدا پر گر کوئی شے
وہ خود مختار فاعل ہر طرح ہے

تو وہ ہرگز کبہی ملزم نہین ہے
جسی جس جا پہ چاہی وہ نہ بہیجے

تیغ زن

جواب

خبر ہے کچھ ہی ماقبل روی سے
ہوا مجروح تو قبل روی سے

وہان فتحہ یہان کسرہ جو آیا (یعنی حروف روی)
تو اسنی صاف ہمکو یہہ جتایا

کہ اونچی نیچی ہے تیری ترازو
کہان ہی شاعری مین زور بازو

غلط ہی تیرا ہر دعوی غلط ہے
یہہ تیرا مدعی ہونا غلط ہے

اندرمن

کری ابلیس کو جنت کا راہے
نبی کو دی سقر خواہی نخواہے

تیغ زن

غضب ہاری خدا کا تجکو کافر
عبث تو آپ کو کہتا ہے ماہر

خلاف وعدہ کب کرتا ہی مولے
کہ خلف وعدہ سی اعلی ہے مولے (علوم)

نبی سی وعدہ جنت ہوا ہے
تو اون سی اپنی وعدی کی وفا ہی

وعید نار شیطان کی لیے ہے
تو شیطان نار سوزان کی لیی ہے

اندرمن

بہلا ہی انس وجان سی کسکی طاقت
کری جو روبروئی حق شفاعت

نہین وہان دخل ہرگز این وآن کا
جو ہو ہمدم خداوند جہان کا

تیغ زن

شفاعت مصطفے کی امر حق ہے
شفاعت انبیا کی امر حق ہے

محمدؐ وہ شفیع عاصیان ہین — کہ خود سلطان جیل شافعان ہین
کہ ہونگے شفیع اونکے طفیل — گروہ انبیا ہے اولیا بہے
طفیلے اونکے ہونگے فرشتے — کہ بخشا ہونگے بندون کو خدا سے
طفیلی اونکے عالم ہونگی وہان — کہ ہونگے شفیع اہل عصیان
طفیلے حافظ قرآن ہونگے — کہ وہ بہی شافع انسان ہونگے
نہین وہان دخل بیشک این و آن کا — مگر جب اذن ہو خلاق جہان کا
تو پہر کیا ہے شفاعت مین ترود — گدا پر شاہ کو جب ہو تفقد
کہی کیونکر نہ حال دل گدا ہے — جو پائی اذن شاہنشاہ عالے
نہین امر شفاعت مین دراشک — یہہ پہر ہے اذن حق ہی آین کیا تک
شفاعت سی عبث منکر ہوا تو — شفاعت کی تئین سمجہا ہے کیا تو
شفاعت ہمدمی کب ہی خدا سے — شفاعت ہمسری کب ہی خدا سے
شفاعت ثمرہ ہے اذن رضا کا — دعا کا نام ہے اور التجا کا
شفاعت عجز پیش کبریا ہے — ثنا ہے التجا ہے اور دعا ہے
مغالطہ تیری دمبازی یہہ سب ہے — شفاعت ہمدمی مولی سی کب ہے
مغالطہ کیا ہی تو احمق ہے بالکل — کہان تجکو شفاعت کا تعقل
شفاعت دیکہہ ثابت بیدسی ہے — کہ وہ بہی اک دلیل اپنی لیی ہے
خبر تجکو نہین کچہہ اپنے دین کی — خبر کیا ہوئی دین مومنین کی

روایت منقول از پنکل انکہہ معتبر ہنود و از اتہرین بید معتمد فریق تا محمود

یہی پنکل اپنکہد مین لکہا ہے — اتہربن بیدسی ثابت ہوا ہے

کہ جو افعال بد کو آپ چھوڑے — تو وہ اگیس[۲۱] پشتین بخشوائے
اودہر اجداد کی جانب سی اگیس[۲۱] — اِدہر اولاد کی جانب سی اگیس[۲۱]
عذاب نار سے محفوظ رکھے — اونہین جنت سی وہ محظوظ رکھے
پڑہے جو بید یعنے علم وحکمت — پڑہائی غیر کو بہی علم وحکمت
بنی خود نیک کار اور نیک کردار — بنائی غیر کو بہی نیک اطوار (یعنے بید[۱۲])
کری مخلوق سے گذران اچہی — رہی خوش خلق رکہی شان اچہی
شعار اپنا کرے وہ اہل حکمت — شجاعت اور عفت اور عدالت
تو ہوجاتا ہے اس رتبی کا وہ نیک — کہ پشتین بخشوائی ایک سو ایک
پہر سی سوی اعلے ایک سو ایک — پہر سی سوی ادنی ایک سو ایک
انہین بیکنٹہہ مین پہنچائی وہ شخص (یعنے جا اعلے[۱۲]) — بچا کر نار سے لیجائی وہ شخص
جو ذات پاک مین یہان محو وجا — وہ دیکہی جسکو یا آواز سن پائی (یعنے بیس پائی)
پکڑے بات جسکا یاد دانا — نجات ان سبکی کردیتا ہے تنہا (نجات[۱۲])
وہ یعنے بخشوائی اونکو سب کو — جہنم سے بچائی اونکو سب کو

روایت اسگند دہم بہاگوت مستند اہل کفر وضلالت

جو تہا راجا ہریش اک شخص نامی — شفاعت سی ہی اوسکو شادکامی
یہہ اسگند دہم مین بہاگوت کی — عیان لکہا ہوا ہے جو کہ دیکہے
کہ بہگوان اوسکا کہنا مانتا تہا — شفاعت اوسکی بہتر جانتا تہا
کہ اوسکو اور جسکو اوسنے چاہا — دیا بیکنٹہہ مین ہر جنی پا سا (ہریش چندر کو[۱۲] بیکنٹہہ مین پہنچائے[۱۲])

روایت مہابہارت معتبر اہل شرارت

محمد وہ شفیع عاصیان ہین — کہ خود سلطان خیل شافعان ہین (یعنی جماعت شفاعت کنندگان)
کہ ہونگے شفیع اونکے طفیلے — گروہ انبیا ہے اولیا ہے
طفیلے اونکے ہونگے فرشتے — کہ بخشائینگے (علیہ السلام) بندون کو خدا سے
طفیلی اونکے عالم ہونگی وہان — کہ ہونگے شفیع اہل عصیان
طفیلے حافظ قرآن ہونگے — کہ وہ بہی شافع انسان ہونگے
نہین وہان دخل پیشکار یون وآن کا — مگر جب اذن ہو خلاق جہان کا
تو پہر کیا ہے شفاعت مین تردد — گدا پر شاہ کو جب ہو (تفضل) انعام
کہی کیونکر نہ حال دل گدا ہے — جو پائی اذن شاہنشاہ علے
نہین امر شفاعت مین ذرا شک — یہہ سچ ہے اذن حق ہی آئین کا ملک
شفاعت سی عبث منکر ہوا تو — شفاعت کی تئین سمجہا ہے کیا تو
شفاعت ہمدمی کب ہی خدا سے — شفاعت ہمسری کب ہی خدا سے
شفاعت ثمرہ ہے اذن رضا کا — دعا کا نام ہے اور التجا کا
شفاعت عجز پیش کبریا ہے — ثنا ہے التجا ہے اور دعا ہے
مغالط تیری دمبازی یہہ سب ہے — شفاعت ہمدمی مولی سی کب ہے
مغالط (ای مغالطہ) کیا ہی تو احمق ہے بالکل — کہان تجکو شفاعت کا تعقل
شفاعت دیکہہ ثابت بیدسی ہے — کہ وہ بہی اک دلیل اپنی لیی ہے
خبر تجکو نہین کچہہ اپنے دین کی — خبر کیا ہوئی دین مومنین کی

روایت منقول از پنکل انکہد معتبر ہنود و از اتہربن بید معتمد فریق تا محمود

یہی پنکل انکہد مین لکہا ہے — اتہربن بیدسی ثابت ہوا ہے

کہ جو افعالِ بد کو آپ چھوڑے — تو وہ اکیس پشتین بخشوائے
اودہر اجداد کی جانب سی اکیس — اِدہر اولاد کی جانب سی اکیس
عذابِ نار سے محفوظ رکھے — اونہین جنت سی وہ محظوظ رکھے
پڑہے جو بید یعنے علم وحکمت — پڑہائی غیر کو بہی علم وحکمت
بنی خود نیک کار اور نیک کردار — بنائی غیر کو بہی نیک اطوار
کری مخلوق سے گذران اچہی — رہی خوش خلق رکہی شان اچہی
شعار اپنا کرے وہ اہلِ حکمت — شجاعت اور عفت اور عدالت
تو ہوجاتا ہے اس رتبی کا وہ نیک — کہ پشتین بخشوائی ایک سو ایک
پدری سوئی اعلے ایک سو ایک — پسر سی سوی ادنی ایک سو ایک
انہین پکنٹہ مین پہنچائی وہ شخص — بچا کر مار سے لیجائی وہ شخص
جو ذات پل مین بہان محو ہوجاوے — وہ دیکہی جسکو یا آواز سن پاوے
پکڑے ہات جسکا یا وہ دانا — مکت ان سبکی کردیتا ہے تنہا

وہ یعنے بخشوائی اونکو سب کو — جہنم سے بچائی اونکو سب کو

روایت اسگندہم بہاگوت مستند اہلِ کفر وضلالت

جو ہتا راجا ہریش اک شخص نامی — شفاعت سی ہتی اوسکو شادکامی
یہہ اسگندہم مین بہاگوت کی — عیان لکہا ہوا ہے جو کہ دیکہے
کہ بہگوان اوسکا کہنا مانتا تہا — شفاعت اوسکی بہتر جانتا تہا
کہ اوسکو اور جسکو اوسنے چاہا — دیا پکنٹہ مین ہر جی نی پاسا

روایت مہابہارت معتبر اہلِ شرارت

مہابھارت مین ہی یہہ ہی تو مرقوم — مگر ای بے خبر کیا تجکو معلوم ہ
خطائین تجھسی گر ہوئین کبیرہ — اگرچہ بیشتر (اندرمن) ہوئین کبیرہ (گناہ)
دعا مان باپ کی اوستاد جی کی — جو ہو جائی شفاعت خواہ تیری
وہین اوٹہہ جائی تجھسے بارِ عصیان — بنی جنت کی قابل دوزخی وہان
کتابین یہہ تمہاری معتبر ہین — مگر آپ اونسی بالکل بخبر ہین
کتابین یہہ تمہاری ہین مسلّم — کہ احکام و خبر ہین جنکے محکم ہ
یہہ جزئی اور کلی بی شفاعت — ہوا ان سب سی اثبات شفاعت
تو پہر ای بی بضاعت پر شفاعت — کیا تو نی جو انکار شفاعت ہ
تری انکار یا مقبول ہین یہہ — کتابین ساری نامقبول ہین یہہ
کتابین یا کہ ہین مقبول و محمود — تری انکار ہین مردود و مطرود
ہمارا مدعا دونون طرح سے — یہان حاصل ہے تو سمجھے نسمجھے

اندرمن

شعاعِ نور کہنا پر خطا ہے — کہ دونون لفظ کا ایک مدعا ہے

تیغ زن

اصولِ دینِ ہندو مین لکہا ہے — شعاعِ نور بے کیفِ خدا ہے
خبر کیا تجکو ای خفاشِ ظلمت — شعاع و نور مین ہی کیسی نسبت
اگرچہ دونون آپسمین قرین ہین — مگر وہ متحد ہرگز نہین ہین
شعاعِ مہر ہے یہہ دہوپ تجھپر — مگر یہہ دہوپ کب ہی مہر انور

شعاع اوس دھوپ کی پہر سایہ مین ہے — پہر اوس سایہ سی حاضر سایہ مین ہے
کہ حاضر روشنی ہے سایبان مین — گئی ہے اوس سی اندر کی مکان مین
یہہ سب دم بھر مین ایک سورج کا سب ہے — مگر یہان اتحاد ان سب مین کب ہے
جوائی تاب دانون مین او جالا — نہین ہے مہر تابان نام اوسکا
مگر ان نور مہر اوسکو کہین گے — نہ کچھہ مہر سپہر اوسکو کہین گے
اگر سارا جہان خورشید ہوتا — تو سچا تو بہی ای بی دید ہوتا
یہہ تعلیق محال اسبات کی ہے — کہ تو صادق نہین ہے مفتری ہے
نہ یہہ سارا جہان خورشید ہوگا — نہ سچا اخفش بی دید ہوگا
اگر ہوتی نگاہ غور و عبرت — نہوتی تجکو اس بک بک کی جرأت

اندرمن

یہہ ہر معنی مین ہر دور و شے کی — اضافت اسکی جانب اوسکی بد ہے

تیغ زن

جو پر کہائی کناگت کی ضیافت ہو — وہ کیا جانی کہ ہی کیا شی ضیافت
ذکارن پر عفوت لیکے خوش ہو — کہ ہے لبسیار خواری ہضم تجکو
نکالا کر ہمیشہ گوز منہ سی — نہ بک مردود دنا فیروز منہ سی
یہہ تیرا منہ نہین مقعد ہے مردود — اور اوسکا گوز قول بدہی مردود

اندرمن

محمدؐ کو جو کہیے نور کا نور | | تو کر دور و تسلسل اسمین منظور

تیغ زن

نہ اتنا جھوٹ بول اے شخص پر زور | | کہان لکھا ہے اوسمین نور کا نور
اگر لکھتے تو ہو سکتا تھا یہ ہے | | نہین یہان ہمکو لازم شرح اوسکی
کہی دیتی ہین پھر بھی مختصر ہم | | کہ جس سے دفتر کا فر ہو بر ہم
کہ نام پاک ہے اللہ کا نور | | تو ہی بی کیف وہ نور خدا نور
ہوا نور سے مخلوق اوس سے | | کہ سب ہین بالعدم مسبوق اوس سے
ہوئی اس نور کو اوس سے اضافت | | تو اس سے لازم آئی کیا قباحت
اضافت جیسی عبد اللہ مین ہے | | اضافت جو رسول اللہ مین ہے
تو اے احمق وہی نسبت یہان ہے | | بیان کر اسمین عینیت کہان ہے
کہی کوئی نبی کو نور کا نور | | تو کیون جلتا ہے تو شیطان مقہور
جو لکھا ہے یہان دور و تسلسل | | جتایا علم کا کیا ہے تو محل
کہ ہونگے جو عویص فن سے ماہر | | یہان کرتا ہون اپنا علم ظاہر
کہین سے سیکھ کر جب آئی ہونگے | | تو دھوتی مل بہت اترائی ہونگے
سنایا ہوگا گھر مین بھی جا کر | | اودھر بھی دور لنگی کا ہلا کر
کہا ہوگا کیون اترائی لالا | | ہمارا دور ہے تمسے بھی اعلے
کہا تونی جو یہان دور و تسلسل | | تو بس اوسکی مثال ایسی ہی اکمل

مثال بقال سبق خصال

نام احمق در شرح ابیات

ترا بھائی کوئی بنیا کہین تھا ۔ کوئی جب دس سے سودا لینی آتا
تو کہتا نون ہی ہے تیل ہی ہے ۔ یہہ اُتوا اس دوکا نکا سیل ہی ہے
تجھے دوران سر ہے دور کیا ہے ۔ جو سر پھرتا ہے تو پھر غور کیا ہے
وہ چکر آگیا ہے تیرے سر مین ۔ کہ ہین ارض و سما اولٹے نظر مین
غلط دیکھی جو یہہ ارض و سماوات ۔ وہ کیا دیکھی صحیح اسرار کی بات
مکان کو پھون مین مل کے اکثر ۔ کنہیا جی بہی کہلا لیتے تھے چکر
نچاتی تھی اونہین خود ناچتی تھے ۔ وہ چکر کہا کے بے سُدھ ناچتے تھے
وہ گوری گوری باہین اور سانولی باہہ ۔ مسلسل ناچ مین رہتی تھی دن رات
پکڑ کر گوپیان دست خداوند ۔ اداسی ناچتین تھین سلسلہ بند
تو سچا ہے یہان تو بی تامل ۔ تری دلمین ہین وہ دور و تسلسل
یہہ تجکو دھیان ہے اپنی خدا کا ۔ تو وصف اوسکا زبان پر دل ہی آیا

اندر من

ہوا اس قول سے یہہ صاف پیدا ۔ ہوا شکل محمدؐ حق ہویدا
خلاف قول قرآن ہی یہ گفتار ۔ بشر احمدؐ کو لکھا ہے ستکار
کہان وہ اب ہے ابا ہی حق فراموش ۔ خدا کی ذات پر خواب خورد و نوش

تیغ زن

غلط ہے تیرا استدلال جاہل ۔ ابہی ہم کر چکے ہین اوسکو باطل
بشر بیشک رسول کبریا ہین ۔ بشر بیشک محمدؐ مصطفے ہین

محمدؐ مصطفےٰ ہین بندۂ حق
رسولِ کبریا ہین بندۂ حق

مسلمان کب ہین قرآن سی مخالف
مسلمان کب ہین ایمان سی مخالف

کہ ہی الستی الوہیت کا اثبات
محمدؐ کی عبودیت کا اثبات

مگر اُحول جو چشمِ دل کا (یعنے اللہ کے الوہیت) تو ہو
نظر کیونکر نہ آئین ایک کی دو

پھر آگی اس سی کی جو تو فی بکواس (عابین)
تری اوقات تھی ایسی ہی خناس

کر رکھا عیش دنیا سے سروکار
کیا بدکاریون کا گرم بازار

بیان کچھہ فعل اونکے ہوچکی ہین
ابھی کیا ہے بہت باقی رہی ہین

ابھی تو اونکو لکھی جائینگے ہم
تبھی لکھہ لکھہ کے دیتی جائینگے ہم

نہین اپنی زبانِ خامہ یہان بند
لعونِ اللہ ہو تیری زبان بند

کہان وہ دیوتا اوتار بدکار
کہان وہ سیدِ ابرار و اخیار

محمدؐ رحمۃ للعالمین ہین
محمدؐ خود شفیعِ مذنبین ہین

محمدؐ مصطفےٰ عصیان سی ہین پاک
گواہ اسپر ہین اہلِ ارض افلاک

وہ مرسل ہین نبی اللہ ہین وہ
کہ صدفخر صفی اللہ ہین وہ

وہ مغفورِ حق و مرحومِ حق ہین
وہ محفوظِ حق و معصومِ حق ہین (آدم علیہ السلام)

کہان وسعِ بیان ہین اونکی اوصاف
بیان کیا خود عیان ہین اونکی اوصاف

مشارق سے نظر کر تا مغارب
کہ ہے دینِ رسولؐ اللہ غالب

جو اس عالم مین قرآن کو ہی شہرت
وہ کسکے بید و پوران کو ہے شہرت

جو اس دینِ مسلمان کو ہی شہرت
وہ کسکی دین و ایمان کو ہی شہرت

جو ہر یک مومن انسان کو ہی شہرت
کب اہلِ کفر و طغیان کو ہی شہرت

کسونی ایسی دیکھی ہون دکھائی
سنی ہو مین تو تمکو بھی سنائی

ابھی ایمان لاکر تو ذرا دیکھہ
کہ انھین تیری کہل جاتی ہین کیا دیکھہ

نظر آئینگی جب اوصافِ احمدؐ
نظر آئینگے ساری دیوتا بد

خدا کے فضل سی تو ہو کی دیندار
وہ لکھی ہجو کفر و جمع اوتار

جو مولانا عبد اللہ نے لکھی
نصیحت اوس ولی اللہ نی لکھی

اندرھن

اگر سایہ نہ اوسکا اصل مین تہا
تو آگے منکرون کی صاف کہتا

کہ میرا معجزہ ظاہر یہین ہے
جو میری جسم کا سایہ نہین ہے

تیغ زن

بہت سی معجزات اونکی ہی ظاہر
مگر منکر رہے جو جو تھے کافر

ہوا شق القمر بہی اونکے آگے
مگر وہ کسطرح ایمان لاتے

مقدر ہی نہتا ایمان اونکا
تو گویا جسم تہا بی جان اونکا

اگرچہ مہر شق ہو یا قمر ہو
مگر کیا جسم بیجان کو خبر ہو

ولیکن جو کہ اہلِ عقل و دین ہی
وہ اونکے حقین سب عین الیقین تھے

مقدر ہو چکا تہا جنکا ایمان
وہ کافر ہی ہوئی لاکہون مسلمان

مسلمان اب بہی ہوتی ہین ہزارون
ہزارون کفر ہوتی ہین ہزارون

نظر آتا ہے جب اعجاز قرآن
بہت ہندو ہی ہوتی ہین مسلمان

مسلمان ہی کوئی ہوتا ہے ہندو
یہہ سچ ہے ہر طرح جہوٹا ہے ہندو

یہہ ظاہر اب تلک معجز ہے قرآن
مگر تم اسپہ کب لاتی ہو ایمان

کتابین تیری سب نا معتبر ہین — تری بک بک سی وہ کیا معتبر ہین
اگر ہین تو وہ کسنے جمع کین ہین — بیان کر کون اونکی کاتبین ہین
بیان کر نام سلسلے ای خردمند — پھر اسناد اونکی لا تو سلسلہ بند
کہان ہی کافرونکا سلسلہ ہان — مگر زنجیر دوزخ ہو تو ہو وہان
جو اترائین تو انکی غوشان ہے — کہ انکا سلسلہ ایسا گران ہے
کہ اوسکا ایک حلقہ کوہ پر آئی — تو اپنی بوجھہ سی تحت الثری جائے
تناقض ہی وہان ہر ہر بیان مین — تعارض ہی وہان ہر داستان مین
بیان ہی دیوتاؤن کی زنا کا — مقوی باہ کی نسخے ہین گویا
کسورادی سی کچھہ ہی ہی روایت — تو اوسمین ہی تعارض کی نہایت
جو راوی ہین تو اکثر ہین وہ زانی — کسوٹی بات کب زانی کی مانی
بسوئی کفر و شرک و بت پرستے — روایت منتہے ہوتی ہے اوسکی
نہین ہی اسمین کچھہ میرے لطیفہ سی — پھر ہر کچھہ ہے تمہاری ہی سلف سے
اگر مطلوب ہی حسن روایات — تو سوط استد کو تو دیکھہ ذرات
کہ کیا اسناد مین انکی بیان ہے — تمہاری سب کتابون ہی جہان ہے
جو اور اسناد رکھتا ہے تو لا تو — ذرا شرمندہ ہو اے بی حیا تو
ہماری راویون پر معترض ہے — ترا ہر بید ابھی منقوض ہے
وگرنہ ہمسے لے اسناد قرآن — منور جون شعاع مہر تابان
سبیل مرشد ہے اسناد کیا ہے — کہ جون مطلول علت یک سا ہے
طلب کر ہمسے تو اسناد اخبار — وہی جو ہی کلام کردگار
کہ سب راوی ثقات اونکی لی ہین — عجب صادق روات اونکی لی ہین

یہان ہین جو کراسباہ روایات — وہ ہین ذات مسبب تک ہدایات
ہمارا ہر طرف سی دل توہی ہے — ابہی میدان مین آجو ہی ابہی ہے
یہان ہے سانا وکا شیخ القمر مین — ابہی آجائیگا تیرے نظر مین
یہان ہی کچھہ بیان کرجائینگی ہم — کہ نکلے نسیم جان کرجائینگی ہم

اندرسبھا

یہان ہاہی اوسکے تہی لہر نوبت — کہ ہرتی جس سی تصدیق رسالت
عیان یہہ ہاہا مشکات سی ہے — کہ داغ اک شانہ جب پہتا اوسکی
کبوتر کی تہا وہ بیضہ کے مانند — سی کل ہین اس معنی کی پابند
ہوا اس رمز سے ثابت ہر حال — کہ تہا داغ ہین ہی زشت افعال
مسلمان اوسکی کرتے ہین صداقت — کہ وہ داغ ستے ہر نوبت
نتہی در صہل وہ ہر نوبت — داغ ہر ہی فی الحقیقت

[illegible]

تری دہ پر لگی ہے کفر کی مہر — تو پہر کیا جانی تو وہ کیسی تہی مہر
کوئی الفتش ہین آہن لال کرکر — یہہ پوچہی جسم پر لالا کے دہر کر
کہان مشکات مین ہی داغ کا لفظ — ابے احمق یہہ تو نی کیا کہا لفظ
لگائی داغ پہر ساری بدن پر — کری ہمنام کو ہمشکل اندر
کہان ہی مقتضا عقل و حیا کا — یہہ کرنا متہم اہل صفا کا
لگانا جہوٹ سچی رایون پر — بیان حال اپنا ہے سراسر

مگر ای تیغ زن دھان کیا ہے مذموم — جہان عقل و حیا ہو جائی معدوم
یہہ سن تو ہمسے ای بد دین بدذات — کہ یون مہر نبوت کا ہے اثبات
وہ ہتی بے شبہ و شک مہر نبوت — منور ختم فرمان رسالت ؛
وہ ہتی ہمشکل و مشبہ زر[۱] مجملہ — وہ ہتی ہمصورت بیض حمامہ
ہتی ... داغ کی صورت مین زنہار — لگین کذاب تجکو داغ فی النار[۲]
کہ تو کہتا ہے اوسکو داغ تہا — نے کی مہر دین کا باغ تہا وہ
ہوئی وہ باعث ایمان سلمان — ہوا وہ دیکھکر اوسکو مسلمان
ہوئی یہہ اسکی نقل اون راویون سے — کہ ہی لشکین عقل اون راویون سے
محال عقل ہے یہہ بے تکلم — کہ ہو ئی کذب کا اونپر توہم ؛
بڑی ہی رتبہ فائق کے ہین وہ — کہ مخبر مخبر صادق کی ہین وہ ؛
ابو عیسے سی آئی ہے روایت ؛ — وہی جو ترمذی ہین پر درایت
وسائط انکے ساری با صفا ہین — نہایت مین علی مرتضے ہین
علی یون ذکر کرتے تہے نبی کا — جب آتا ذکر حسن احمدی کا
حدیث اک طول وہ کرتی ہی منقول — کہ تہا وہ ذکر جان و دل کو مقبول
بہت مرغوب دل ہی خوب کا ذکر — وہ تہا ہر خوب کی محبوب کا ذکر
کیا مہر نبوت کا بیان یون — میان ہر دو شانہ تہی وہ موزون
وہ ہتی ختم نبوت یون تبزین — رسول اللہ ہتی ختم النبیین ؛
روایت دوسری ہی ترمذی سے — طریق اوسکا ہی ہمدم ہی اوسی سی
کہ یعنی ہین جو راوی اوسکی صادق ؛ — تو راوی اسکی ہین اونسی مطابق
عدالت مین دیانت مین صفا مین — صداقت مین امانت مین وفا مین

[۱] زر = زرد
[۲] کذاب تجکو داغ فی النار = کذاب تجکو داغ کرے گا

اودھر ہین انتہا مین یہ بریدہ — کہ ہے صدق وصفا مین جنکا شہرہ
وہ کہتی ہین کہ اکدن آئی سلمان — سنو تم اب وہ ہوتی ہین مسلمان
مدینی مین رسولِ کبریا ہے — درخشان اوسمین وہ بدرالدجی ہے
وہ اک خوانِ رطب لائی نبی پاس — ہدیۂ تازہ لی آئی نبے پاس
رسولِ حق نی فرمایا یہہ کیا ہے — کہا اوسنے ہدیۂ آپکا ہے ؛
یہہ فرمایا رسولِ للہ نے تب ؛ — بڑا ہو بات کہا واس سی تم سب
نظر سلمان نی بہر جب اودھر کے — نظر پشتِ رسولِ للہ پر کے ؛
نظر آئی وہین مہرِ نبوت ؛ — کہ ہے تصدیق دین مہرِ نبوت
وہین ایمان لائے مصطفے پر — فدا ہتے وہ رسولِ کبریا پر ؛
یہودی کی غلامی مین تہی سلمان — ہوئی جب وہ یہودی سی مسلمان
لیا مول اونکو محبوبِ خدا نے — دیے قیمت مین درہم مصطفے نی
نکیون نکر وہ مسلمان ہونے پر — نکیون قربان سلمان ہونیؐ پر
کہ ایسے مشتری ملتی ہین کسکو ؛ — مگر اللہ ہے ملواتا ہی جسکو ؛
کیا جو تونی یہہ ثابت بہرحال — کہ تہا داغ برص وہ ای بدفعال
تو ہمسے تو دلیل اوسکی بیان کر ؛ — کتاب اور راوی اوسکی سب عیان کر
کہ ایسا کسنے لکہا ہے کہان ہے — بڑا کذاب تو ای گندہ جان ہے
نہین عقل وحیا تجکو ذرا بہے — کہ ہوتا جس سی کچہہ خوفِ خدا ہی
قیاس اپنا اگر باندہا ہے تونی — تو اندر کو کہان چہوڑا ہے تونی
کہ صدہا جسکے فرمین ہتین مدن پر — دلیلِ صدق ہتین اوتارین پر
ابہی سننا تو اوسکا ذکر ہمسے ؛ — ذری دو چار باتین اور سن لے

کہان وہ مہر گفتار محمد ﷺ — کہان خورشید آثار محمد ﷺ
کہان شمس حدیث شاہ ابرار ﷺ — کہان خفاش ظلمت گاہ کفار
نظر مشکات پر تیری کہان ہے — کہ جسمین یہہ چراغ چشم جان ہی
یہہ مسلم کی روایت ہے اوسمین — نظر کرنا ثبوت اسمار لینے مین
سند کی انتہا مین ہین وہ جابر — کہ ہے صدق و عدالت جن سے ظاہر
وہ کہتے ہین یہہ دیکھا ہے جلوہ — کہ تھی مہر نبوت مثل پیشہ
وہ تھی ہر رنگ حضرت کی جسدی — ہوا اثبات اس عالی سند سی
کہ تھی ہر رنگ تن مہر نبوت — نہین کچھہ داغ کی سی اوسکی صورت
گہ اک آب و تاب اوس رنگ مین تھی — کہ ہر دیکھے یہ مومن فی دیکھے
نظر خفاش کو خورشید کیا آئے — کہ دیکھی اور ہر تو انکھہ جل جاوی
کہان تیری نظر لے منکر حق — کہ تجھکو ہی نظر آئی وہ رونق
وہ آنکھین اور ہین جو دیکھتین ہین — نگاہین اور ہین جو دیکھتین ہین
روایت ہی کہ اس مہر نبی کا — بیان توریت اور انجیل مین تھا
یہی اقوال تھی اون انبیا کے — کہ جو بشارتین تھی بعثت مصطفے کے
کہ اونکی پشت پر مہر نبوت — نشان ہوئیگا ای افراد امت
وہ تھا اوس مہر مین اک نور تابان — کہ جس سی خیرہ ہوئی چشم انسان
بشکل بیضہ آہن ہین جو نقلین — فقط یہہ اس لیی ہی تاکہ عقلین
مشابہ ظاہر اشیا سے سنکر — کرین ادراک حال مہر سرور
وگرنہ وہ ہے وہ مہر نبوت — کہ ہے سر عظیم اوسکی حقیقت
علامت ہی وہ جس از نہان کی — سوا اللہ کے کیا جانے کوئی

فخر

فقیر اب پھر وہی دل کی غذا دی — غزل اک مدحِ احمد مین سنا دی

حسنِ عمل بتحریرِ غزل

ہین رسولِ عربے مُہرِ نبوت والے — ایسی ہوتی ہین ولا ختمِ رسالت والے
مُہر ہے وہ فلکِ صدق پی مہرِ انور — واہ کیا مُہر ہے اور واہ علامت والے
دستِ قدرت سی لگی دفترِ اعجاز پی یون — جسطرح مُہر لگاتی ہین کتابت والے
تاکہ تغیر سے تبدیل سے محفوظ رہے — ظلِ نماز نہو جائین عداوت والے
کیون نہ تکذیب سے محفوظ رہی وہ معصوم — ہوئین قدرت کی نشان جسکی حفاظت والے
عالم الغیب کے جس دفترِ دینی پی ہی مہر — اوسکی تصدیق کا بس دل سی کوئی فتوا لے
ختم اللہ علی قلبِ اثیم و کفور — بادۂ کفر سے وہ ہوگئی سب متوالے
تو وہ دل ہوگئی جب مثلِ دلِ اندرمن — نہوئی ختمِ نبوت کی صداقت والے

دل سی مومن ہوئی جو حضرتِ احمد پہ فقیر
اس جہانمین وہی ہین خیر و سعادت والی

اندرمن

جذامی تن پہ رکھتی ہین بہت داغ — رکھی ہے داغِ دل پہ لالۂ باغ
بجا ہے کہیے گر اہلِ رسالت — کہ رکھتے ہین بہت مُہرِ نبوت
رکھین ہین سب مسلمان مرد اور زن — جبین پر داغِ سجدہ مثلِ سوسن
بلا شک بہہ بہی ہین صاحبِ رسالت — کہ پیشانی پہ ہے مُہرِ نبوت
کہون کیونکر محمد ہے نبی ہے — جسے سمجھو نبی امنین وہی ہے

تیغ زن

لگایا تو نے وہ زور اس بیان پر — کہ آئے گندگی تیرے زبان پر
قیاس بے سند ہین تیری باطل — یہہ سب اقوال بد ہین تیری باطل
یہہ ہین بالکل مع الفارق قیاسات — کہان کاذب کہان صدق و راسات (جمع وراست)
تو جھوٹا اور ترے اقرار جھوٹے — ترے سب بید اور اوتار جھوٹے
کہ جن سی جھوٹ کی ہے تجکو عادت — اری کذاب تجکو اتنے جرأت (جھوٹے سب)
ابے احمق جو بحث علم دین ہے — وہ تیرا سانگ ہولی کا نہین ہے
سفاہت ختم تجھپر ہو چکی ہے — کہ تیری بات جو ہے بی تکی ہے (بیہودی)
بیان اسنادسی کر وہ روایت — کہ ہے ہر داغ کی یہہ شان و شوکت
وگرنہ تو نے ہمسے داغ کہا یا — کہ ہمنے تجکو وہ داغے بنایا (جو تو کہتا ہے)
جہان جائیگا تو روی زمین پر — یہہ داغ کذب ہی تیری جبین پر
چھپائے گو وہ قشقہ کھینچکر تو — مگر ہے ہر طرح کذاب ہندو (داغ کذب ہے)
ند یکھی کچھہ جو تیرے سچ کے اسباب — سمجھتے ہین تجھے ہندو بہی کذاب
نہین دیتے وہ یون ظاہر مین الزام — کہ ہے خوف سنان اہل اسلام (اونکو)
کہ ہو مینگے اگر ہم ہے تک انگیز — سنان طعن انکے ہو مینگے تیز (ہندو تجکو ہے)
جو بید بے ثمر کو پہل لگا تو — بڑا افسوس ہے داغی ہوا تو (یعنی ہندو ہے)
کیا کر لاکھہ اپنا گرم بازار — نہو یگا کوئی تیرا خریدار
جو یہہ آتش بیانی میری سن پائی — عجب کیا خون تیرا جوش کہا جائے
وہین ہو جای تو داغے جذامے — گر یہ وزشت رو داغے جذامے

اجی لالہ مسلمانون سی بہڑکر
عبث تمنے یہہ کہا یا داغ دل پر

کہان مٹتا ہے اب یہہ داغ لالہ ؛
کہ ہے پر داغ ہر دم باغ لالہ

مسلمان سجدہ رب العالمین کو
ہمیشہ خاک پر رکھہ کر جبین کو

ادا کرتے ہین حکم مصطفے سے
تو ہمکو اون غلامان خدا سے

نہین منظون اس دعوی کی قدرت
کہ داغ سجدہ ہے مہر نبوت

مگر بیشک یہ ہین وہ اہل طاعت
کہ پیشانی پہ ہے مہر سعادت (یعنے داغ سجدہ)

اگر تہمت لگائین انکو کافر
وہی ناپاک ہین اور یہہ ہین طاہر

چنے ممتاز مخلوقات حق ہین
محمد مورد آیات حق ہین

مماثل اونکا ہو کوئی ہو سناک
چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؛

ہین اوتارون ہی کی عادات بدوہ
کہ بن جاتی ہین مرسل بے سندوہ

وہ مرسل کیا خدا بن بیٹہتے ہین
خدا آپہی جدا بن بیٹہتے ہین ؛

وہ استکبار مین جو کہ ہتی غرق ؛
یہے فرعون کی بہائی ہوئی غرق

بیان ہو جائیگا اونکا بہی احوال
ذرا کچہہ اور بہی سن لیجے انکال

تعجب ہے ہین یہہ لالہ صاحب
ہوئی تم ظلمت فکرت مین غائب

تو سکتا ئی وہان کچہہ نا مضمون (یعنے فکر سخن مین)
اور اوسکی داغ سی دل ہو گیا خون (یعنے داغ فکر سخن سے)

وہان کچہہ داغ ڈہونڈی جا بجا سے
اوٹہاکر اونکو راہ افترا سے ؛

مقابل آفتاب دین کی لائے
حقیقت مین وہ آپہی داغ کہائی

لگائی کیا کوئی اوس شمس (یعنے مہر نبوت) کو داغ
مخالف جو ہوا اوس سے کہائی وہ داغ

کہان شمس الضحے کا نور غالب
کہان اوسکے مقابل داغ کاذب

مگر جو داغ تمسے متصل ہتے
قنادیل عبادت گاہ دل ہتے

لہ یہہ وہی مضمون ہے جسکو اوپر مین داغ اور داغ کہکر بیان کیا ہے اور یہان داغ لالہ اور داغ سجدہ کہکر بیان کیا ہے

وہ کیا یعنی فروجِ جسم اندر — کہ دل سے چپتی ہو تم ہم اندر
نظر سے کر دیے کیا ایسے غائب — کہ اندھے ہو گئے وہان لالہ صاحب
ستم ہے صادر و وارد سی الفت — جو ہتی جارِ خلیط اون سب سے نفرت
جو پوچھو تم یہ رمزِ حال کیا ہے — ذرا تفصیل ہو اجمال کیا ہے
تو جو گذرا ہے یہان میری نظر سے — وہ لکھتا ہون کتابِ معتبر سے

قصہ زنایِ اندر دیوتا با زوجہ گوتم و پیدا شدن ہزار فرج بدنش از ان ہر متم

ہوئی جب اندر و چندر موافق — بنی وہ زوجہ گوتم کے عاشق
وہ دونو با کراہت ایسی ہتی نیک — بنا ہمشکلِ مرغ اونمین سی خود ایک
جو دلمین تہا وہ شوقِ وصلِ ظفّار — دلِ شب مین نکالی اپنے آوار
تو گوتم رکہہ نے اپنا سر اوٹہایا — کہ گذری رات وقتِ صبح آیا
سبب کیا ہے کہ مرغا بولتا ہے — رہا یہہ دامِ شب سی ہو چکا ہے
نرکہارِ کہہ نے پہر بالین پہر کو — چلا جلدی سی گنگا تہے جدہر کو
اگرچہ گنگ گنگا کے زبان ہی — مگر سامر تہیون سی پر بیان ہی
کہا او سنی ابہی کیون آئی گوتم — ابہی تم ایسی کیون گہبرائی گوتم
نہین آیا نہانیکا ابہے وقت — کہ ہے یہہ پہر کی جانیکا ابہی وقت
چلی ناچار گوتم وہا سنی پہر کر — کہ پہر کچہہ سور ہین بستر پہ گزکر
قدم رکہا جو گوتم رکہہ نے گہر مین — تو آیا اور ہی جلوہ نظر مین
کہ چندرمان جو انکا دیوتا ہے — اہلیا کا وہ دربان بن رہا ہے
ہمہ تن چشم ہے گہر کا نگہبان — نہ کیون بہتر ہو بہتر کا نگہبان

اگر شاغل سے مشغولہ قرین ہے — تو مشعلچے بہے دربان امین ہے
اور اندر دیوتا ہے گھر کے اندر — بناتے ہین وکام اندر کے اندر
چڑہا ہے دیوتا پر دیوِ شہوت — پری پر دیوتا ہے محوِ لذت
وہ لذت گیر ہے وہان ایک سی یک — کہ مل کر ہوگئی جان ایک سی ایک
جو برمین غیر کے دیکہی وہ دلبر — ملال آیا ہے گو تم رکہہ کی دلپر
تو وہ جو بات مین تہا مرگ چالا — غضب ہے منہ پہ چندرمان کی مارا
اور اوسکی حقین پہر یہہ بددعا کی — کہ ای کمبخت جا تو فی خطا کے
نجائیگا یہہ داغِ چرم آہو — ہمیشہ کے لیے داغی بنا تو
وہین اوسکی جبین پر پڑگیا داغ — بشکلِ میخِ آہن گڑگیا داغ
سیا ہی چاند مین یہہ جو عیان ہے — اوسی روزِ سیہ کا بس نشان ہے
جو دیکہا اسطرح وہان حالِ چندر — تو نکلی وہ جو تہی اندر کے اندر
گیا اندر سی یعنی پہر تو اندر — وہ بہاگا نوک دم گوتم سی ڈرکر
ہوا نارِ غضب سے اوسکے بیتاب — اوڑا یون جسطرح آتش سی سیماب
تو گوتم رکہہ نی اوسکو بہی نداکے — ندا کیا کی سراپا بددعا کے
کہ کیا اک فرج کی تہی ایسی لذت — او ہٹائی جس لیی تو فی یہہ محنت
عیان ہوجائینگے تیری بدن پر — ابہی فرجین ہزارای شخص خودسر
ابہی یہہ بات تہی گوتم کی منہ مین — ہوئین پیدا تن اندر پے فرجین
بہت بیتاب عشقِ فرج تہا وہ — ہمہ تن فرج اب یون بن گیا وہ
بدن پر زخمِ عشقِ فرج کہا کر — چہپا تالاب مین خفت سی اندر
لقب اندر کا اب یہان وہ روا ہے — شہیدِ فرج کا جو ترجما ہے

ف اگر شاغل سے مشغولہ قرین ہے — اندر دیوتا ہے گھر کے اندر — اہلیا سے
ف چڑہا ہے دیوتا پر دیوِ شہوت — پری پر دیوتا ہے محوِ لذت — اہلیا سے
ف جو برمین غیر کے دیکہی وہ دلبر — ملال آیا ہے گوتم رکہہ کی دلپر — اہلیا سے

کنول کی پھول مین جا کر چھپے آپ — وہین پوشیدہ مدت تک رہے آپ
کنول کہلتا رہا دل کا ہمیشہ — مگر کہلتا ہے رہتا کیا ہمیشہ
کبھی خنداں تہا دل اب تن ہی خنداں — کہان رہتا ہے یکساں حال انسان
ہوا پژمردہ دل خنداں ہوا جسم — کنول کی شکل اب تو کہل گیا جسم
اوسی کہلنی مین ہمجنس اپنا پایا — کنول کے پھول نے آخر چھپایا
ہوئی یہہ رقت جنسیت آخر — نہوئی تاکہ عیب جنس ظاہر
ہوئی پھر بشن کی اوپر عنایت — وہ فرجین بن گئین آنکھون کے صورت
تو نکلی سرخرو اندر وہان سے — ہوئی محظوظ پھر ملک جنان سے
مگر اب تک ہزار آنکھین مین موجود — نشان عشق کب ہوتی ہین نابود
جو وہ آنکھین بہتین تب تو یہہ غضب تہا — ہزار آنکھین بلا لائین گی کیا کیا
بلا لائین گی سب پنڈا نیون کو — بلا لائین گی سب لالا نیون کو
جہانمین جو بہکتی ہو گی ہر کے — رہیگی نذر اندر کے نظر کے
جدہر کو جائینگے افواج غمزہ — تو فرجین ہوینگے تاراج غمزہ
خفا اس بات سی ہمپر نہونا — کہان یہہ اور اندر کا بچھونا
تمہارا دیوتا ایسا ہے اندر — کہ یہہ فرجین ہوین مین پاک اسپر
کہان عقل وحیا ہے ای خطاکار — بنایا شاہ خلد ایسا زناکار
رہی معبود روشن پہر وہین چاند — نہو داغ زنا سی یہی کہے مانند
بیان تحفۃ الہند اس طرح ہے — وہ سچا ہے بیان ہی جسطرح ہے
بہت سچی ہین شاہ تحفۃ الہند — بہت سیدہی ہے راہ تحفۃ الہند
اگر یون معترض تو بدگمان ہو — کتاب معتبر سے ہے بیان ہو

تو میری ہاپن ہے اسناد اوسکی | یہہ لو موجود ہے امداد اوسکی

اثباتِ اصلیتِ قصۂ نامی اندر دیوتا راجۂ بہشت منقول از ریکرن سیوم جوگ بششٹ

یہہ ہے جوگ بششٹ معتبر مین | ذرا بھی شک نہین اسکی خبر مین
کہ دل کو راجۂ اندر نے جبدم | بنایا عاشقِ جانان گوتم ؛
وہ سلطانِ محبت غالب آیا | اہلیا کا وہ دل سے طالب ایا
گیا صبر و توان کا ہاتھہ سی ملک | کیا بالکل جہان کا ہاتھہ سی ملک
جو دل ہر دم رہی دلبر کے غم مین | کہان پہر سند وافسر کے غم مین
غلامِ دلربا ہوتا ہے عاشق | اگرچہ ہوئی سلطانِ خلائق
مگر ہتی زوجۂ گوتم نکو کار | مطیعِ زوج تہے اور ہتی حیادار
کہ تہا آخر ریاضت کش وہ گوتم | رہِ عقبے مین محنت کش وہ گوتم
رکہیشر ہتی سب اوسکی کفش بردار | کہ ہتی ذی منصب اوسکی کفش بردار
نہ ہات آیا جو اوسکو وہ گل تر | رہا خارِ تمنا دل کے اندر
گیا اکدن کہین گوتم رکہیشر | مگر کیا جانتا تہا یہہ وہ بی شر
کہ مرغِ باغ جفتِ زاغ ہوگا | خزان سی باغ مثلِ راغ ہوگا
غنیمت جانکر اندر نے اوسدم | بنائی اپنے صورت مثلِ گوتم ؛
گیا بی اوسکے گہر مین حق فراموش | ہوا جانا نہ گوتم سے ہمدوش
نشانہ پر لگا تیرِ تمنا | ہوئی مدت مین تسخیر تمنا
پہرا بیچارہ گوتم جب وہان سی | تو پایا بیان چمن ویران خزان سے

کہ جو رشِ صرصرِ اندر ہے رہزن
گرا ہے بیخ و بن سی سروِ گلشن

چمن مین لگ رہی نارستم ہے
گلِ تر مین چھپا خارِ ستم ہے

جو دیکھا ڈر سی بلّی بن گیا وہ
وہین اندر سی بلی بن گیا وہ

چلی بلّی بہی ستر چوہی کہا کر (گربہ ۱۲)
کہ ہونگی پاک گنگا جی نہا کر

بنا وہ گربۂ مسکین ولیکن
وہ گو تم تہا نہایت صاف باطن

جو اصلِ حال کی صورت وہان تہی
عیان آئینۂ دل مین یہان تہی

پہرا وسپرِ آفتِ بد کی دعا کی
ظہورِ فرجِ وہ ... (گوتم کی ۱۲) صد کی دعا کے

کہ تو ایسا اگر ہے شاغلِ فرج (ہزار ۱۲)
رہیگا جسم تیرا قابلِ فرج

ہوئین فرجین ہزار اوسپر نمایان
کنول مین وہ رہا خجلت سی پنہان

اثبات دیگر در قصۂ زنائی اندر گرفتارِ نفس و شہوت با زنِ دیوسرما برہمن با وجودِ حفاظت بعد ظہورِ ہزار فرج بر بدنِ آن بی غیرت از فصلِ سیوم سانگ پرب مہابہارت

مہابہارت مین قصہ ہے بہت طول
اوسی قصی مین یہہ قصہ ہے مشمول

کہ وہ جو دیوسرما تہا برہمن
اور اوسکی گہر مین تہی ایک نازنین

یہہ کی شاگرد کو اوسنے وصیت
کہ رکہنا میری عورت کی حفاظت

تعلق رات دن اس گہر سی رکہنا
بجا کر اسکو تو اندر سے رکہنا

کہ بد اعمال ہے مکار ہے وہ
بڑا زانی ہے بد کردار ہے وہ

بہت دشوار ہی اوس سی حفاظت — کہ وہ اپنی بدل لیتا ہے صورت
بجالایا وہ شاگرد امر اوستاد — رہا اوسکا محافظ حسب ارشاد
وہ اکدن دیکھتا کیا ہے کہ اندر — اوسکیو[۱۱] تاکتی ہین گہر مین آکر
بہت باتین بنائین نازنین سے — کہ شاید بات بنجائی کہین سے
بہت امید سے اندر رہا گرد — پر اوسپر چہا گیا افسون شاگرد
نبولی اپنی منہ سے پر نبولے — زبان اپنی نکہولے پر نکہولے
نہ سمجہو وہ نبولی بہولے پن سی — کہان دلبر مین خالی مکر و فن سے
مگر افسون کا یہہ اوسپر اثر تہا — کہ منہ پر مہر بنکر کارگر تہا
وگرنہ التماس کامرا سے — بہگتنی کو بہی تہا تسکین جانے
بہگتنی ہو تین ہین ایسی سخی ہان — کہ پیش سگ بہی رکہدیتین ہین دہ خوان
نہوتا ڈر تو پہر انکار کیا تھا — کہ یہان اندر[۱۲] تو شاہ دیوتا تہا
ہوا آخر وہین موجود شاگرد — کہا ای بدروش کیون ہوگیا گرد
بنا تو بادشاہ دیوتایان — پسند آئی ہی پہر کیون راہ شیطان
تجہی کو تم نے دی یہہ کچہہ سزا ہے — گیا دلسی نہ تیری یہہ مزا ہے

روایت دیگر منتخب از معتبرات دہرم پرب

سنا اک اور لکہتا ہون روایت — کہ انکی معتبر ہے وہ حکایت
کہ جاہل سہے اگر ہوئی برہمن — بزرگ اور نیک ہی وہ پہر ہمہ تن
اوسیکے ذیل مین لکہا ہی یہہ بہی — زن گوتم پے اندر سے جو گزری
کہ اندر دیوتا نے وہان جفا سے — جو کالا منہ کیا فعل زنا سے

تو پھر کی بد دعا گو تم نے اوسپر
ہوا پھر سراپا فرج اندر

کہلا اوسکا وہ بہبود اوسکی دعا سے
بنا وہ جہید جہید اوسکے دعا سے

جو جہانکے غیر کے روزنسی گستاخ
نہو جای وہ کیون سوراخ سوراخ

یہہ قصد وصل زوج برہمن سے
ہوا تہا اسکی بعد اوس سحر فن سے

کہ وہ پر فرج پہلے ہو چکے تہے
مگر کب یہہ مزا جاتا ہے دل سے

عجب ثابت قدم ہین دل لگی مین
کہ ایسی ہوتے کم ہین دل لگی مین

سراپا بنگئی مشکل معشوق
تو ساری دل لگی والی ہین مسبوق

مزے لینی مین سابق ہین تو یہہ ہین
اگر لذت کی عاشق ہین تو یہہ ہین

کہ جون جون ہی مصیبت پر مصیبت
زیادہ ہی یہان لذت پی لذت

یہہ آیا تیغ زن موقع غزل کا
کہ دل مشتاق ہی تیری عمل کا

اگرچہ آخر ہر داستان مین
غزل تو ہیچتا ہے ارمغان مین

مگر اک مختصریان بہی سنا چل
تجہے کب روکتی ہین ہم چلا چل

غزل بوصف اندر دیوتا شاغل زنا

کیون باعث تحیر مخلوق ہوگیا
عاشق اگر بصورت معشوق ہوگیا

اپنا ہی جسم ہوگیا مانند جسم یار
کچہہ غم نہین جو یار سی مفروق ہوگیا

پہنچا دیا نشانہ جانان پے اپنا تیر
اندر بہی گو نشانہ بندوق ہوگیا

ہوتے ہین امر خارق عادت مگر یہان
یہہ بو العجب تو آپ ہی مخروق ہوگیا

سابق ہے یہہ درازی شہوت مین اسقدر
شب کا دراز لنگ بہی مسبوق ہوگیا

تیغ فتیر اتی ہے کافرونکی شہر
کیا حربہ اسکا صولت فاروق ہوگیا

مانند بُت ہی گنگ زبان ہندو نکی بہر — مشہورِ خلق جب سی یہہ منطوق ہوگیا
آواج گو تمی پے تہی کیا سختی کمان — جو تیر جا لگا لبِ معشوق ہوگیا

نشانہ ۱۲ — ای تیغ زن دقایقِ مضمونِ گرم کر
اندر کو وہ تپ آئی کہ مدقوق ہوگیا

ذکرِ این معنی کہ این اول شیشۂ ہنود نیست کہ اندر دیوتا
بر آن سنگِ زنا انداخت بلکہ بیشتر ہا بر خرمنِ عصمت
زنان برق اندازی ساخت و در فضل موجہد ہرم مہابہارت
در قصہ چرنکار بسپر کوتم تفصیلِ این حال است و ہر چہ
تیغ زن می نویسد ملخص و اجمال است

کیا جب ایکدن اندر نے آہنگ — برہمن بنگیا وہ اک سیہ رنگ
بنائی یون کہنیا جی کے صورت — کہ پائی یہہ بہی کچھہ اونکی سی لذت
عجب ہے انکی کالون مین اثر ہے — یہہ کالا سانپ ہر کوئی مگر ہے
کہ جسکو اپنا پہن مارے ذری وہ — بیگتنے پہر نہین دم مارتے وہ
اگرچہ جان و دل ہو جائین بیتاب — مگر ہے نوش جان کالے کا زہراب

بنا القصہ وہ مہمان گوتم — دخیل خلوت جان گوتم
ہوئی اوسکی بہت مہمان نوازی — کہ عادت جان کی ہی جان نوازی
ہوی گوتم سی وہ تعظیم مہمان — کہ صبیی چاہیی تکریم مہمان
جب اوس مہمان کا وقت خواب آیا — تو اب خواب غفلت نے سلایا
سلایا اوسکو اپنی گہر کے اندر — سلایا اوسکو اپنی گہر کے اندر
وہین گوتم نے آرام گاہ میہمان تہے — جہان آرام مین آرام جان تہی
تو اوسنی شب کو اپنا داؤ پایا — جو تہا مدت سی دل کا چاؤ پایا
ہوا مہمان وہین ہمدوش جانان — نکالی خوب اپنی دل کے ارمان
یہہ اندر کے ستم کے بات مانے — مگر کیون چپ رہی وہ کس مرانی
اگر چہوتی ہی اوسکی غل مچاتی — تو ایسی بات پہر کیون ہونی پاتی
مگر سچ ہی حیا والی تہی بہولے — جو گزری جان پر جیلی نہ بولے
ریاضت کش کی آخر دلربا تہے — جفاکش تہی وہ گو خود پر جفا تہے
یہان بس صادق آئی وہ حکایت — بہت مشہور ہی جسکی روایت

حکایت زوجہ روغن گر در شرم وحیا بی ہمسر

حکایت ہی کہ اک تیلن کہین تہے — گیا پردیس اکدن اوسکا تیلے
پدر شوہر کا اوسکے گہر مین آیا — بہوسی آنکر سسرے نے پوچہا
کہ گہر کے مرد ای لڑکے کہان ہین — جو گہر مین اب فقط گہر والیان ہین
چہپا کر منہ کو گہونگٹ مین حیا سے — نبولی منہ سی اوس پیر دوتا سے
نبولی پر کیا بول اوسنی آکر — گئی پہر اوسی چہانڈا اوسکو دکہا کر

جہانگیر نے اس بیت کو اس طرح لکہا ہے
سہ در خانہ ہمسایہ بیگانہ نہ باشد
ہمسایہ بود ہمچو من و خانہ من ہست

یہہ سمجھا پیر دانا وہ اشارہ — کہ دریا پار پہنچا اسکا جو ولا
جو پوچھا کیون گیا ہی کام کیا ہٹا — تو ننگی ہو کی سب پچھا و کہیا یا (یعنی مقعد)
تو سمجھا اوسنی جو تہی ایسی ہے شے وہ — کہ کولہو کی لیی چکر مین ہے وہ (مثل مقعد)
مراد زن یہی اس مزسی ہی — کہ نکلا مرد کولہو کے لیے ہے
جو پوچھا کیا ہوا کولہو میے جان (یعنی دیر لگا باہر) — تو آگی سی دکہایا ہو کے عریان
تو سمجھا اس سے یون ہان یہہ ہوا تہا — کہ کولہو گہر کا بالکل پہٹ گیا تہا
تہی جو کہو لنی کے شی وہ کہولے (مثل شیخ زن) — مگر منہ سی حیا والی نہ بولے
اہلیا کی بہی وہ شرم و حیا تہی — کہ کان شرم تو بالکل لٹا کے
ملایا منہ تو ساری رات منہ سی — مگر نکلی نہ آدہی بات منہ سے
یہہ کہیا کان حیا تو صاف لٹجای — حیا سی بات بہی منہ تک نکیون آیے
حیا کیا تہی سکوت شوق تہا وہ — ہوی لب بند جس سی ذوق تہا وہ
ہوا القصہ جب گوتم خبردار — کہا فرزند سی او ٹہو چرن کار (ہم فرزند)
اہلیا کو اہی تم قتل کردو — اہی اس بیجیا کو مار ڈالو
مگر تاخیر کے فرزند نے کہہ — تو سوچا پہر تو دانشمند (ہم بنے) نے کچہہ
کہ ایدل تو عبث یہان خشمگین ہے — اہلیا کا قصور اسمین نہین ہے

نتایج این حکایات و روایات برای ارباب دراسات و دریات

عیان ہی انکے بید و شاستر سے — کہ جو ہین دیوتا اوتار ان کے
تو وہ ہی خلق نیک افعال کا نام — نہین بدکار و بد اعمال کا نام
یہہ اندر دیوتا کس قسم کے ہین — کہ سلطان جبان جو ہم کے ہین

جو نیک افعال ہین جنت کے اندر — یہہ اندر دیوتا حاکم ہین اون پر
غضب ہی فاسق و فاجر زناکار — بہشتون مین نبی سلطانِ ابرار
یہہ کیا جون جون سزا پاتا ہی اندر — زناہی مین مزا پاتا ہے اندر
نہین جاتا سر شہوت پرستے — وہی ہی سر مین بس سودائے مستے
بنا ہے شاہِ نیکان ایسا افجر — کہ ہین کل جگ کی فاجر اوس سی بہتر
بنانا ایسے بدکو شاہِ ابرار — حماقت ہی حماقت اے خطا کار
مقرر جگ مین جگ[۱۱] اوسکے لیئے ہے — یہہ قتلِ گاؤ تک اوسکے لیے ہے
دہرم مورت[۱۲] یہہ کتنی کچہہ خطا ہے — کہ قربانی پے غیرِ خدا ہے
یہہ جان وہ ہے کہ یہہ قربان اگر ہو — فقط جان آفرین کے نام پر ہو
تمہاری کیسی بید اور شاستر ہین — کہ جو لوگ ایسے زانی فتنہ گر ہین
اگر رہبر بنایا ہے تو اون کو — اگر داور بنایا ہے تو اون کو
تمہاری پیشوا ہین تو یہے ہین — تمہاری مقتدا ہین تو یہے ہین
کنول کے پہول مین جب چھپ گیا تہا — تو اندر کو نکچہہ خوف خدا تہا
بدن پر شرمگاہین ہوگئین تہین — تو آنکہین دوستو کیسی شرمگین تہین
وہان وہ چھپ رہا تہا اس حیا سے — نہ تہا عزلت گزین خوفِ خدا سے
ہوی جب آپ یون پنہان کنولین — تو کارِ سلطنت آیا خلل مین
ہوے ارکانِ دولت ایسی ناظم — کیا اک دوسرے اندر کو قایم
ہوی اوس سے ہی جب ایسی افعال — زمینِ سلطنت مین آیا بہو چال
تو ڈہونڈا اندرِ اول کو آخر — بنی اوسکی نجس مین مسافر
چھپا بیٹہا ہوا اندر جہان تہا — وہین ہی ڈہونڈکر اوسکو نکالا

[۱۱] جگ سے فقط ایک قسم کی قربانی مراد ہے
[۱۲] دہرم مورت سے یہہ کہنا کہ دہرم کی مورت ہی قربانی ہے

ہوئی جب وہ وہان دو چار اوس سی — کیے حالات استفسار اوس سے
خجالت گو بیان کرنیسے آئے — مگر سب سرگزشت اپنی سنائے
کہلے جب دیوتون پر یہہ حقیقت — ہوئی گوتم سے خواہان شفاعت
کہ ابتو عفو ہو تقصیر اندر — بہت کچھہ ہوچکی تعزیر اندر
کہا گوتم نے جو کچھہ ہوچکا ہے — بدل سکتا نہین یہہ عذر کیا ہے
مگر جو ہین بدن پر اسکے فرجین — بدلکر یہہ تو ہوسکتے ہین انھین

استفتای تیغ زن از مفتی شریعت بید و شاستر یعنی اندرمن

یہی مشہور عالم ہے کہ عورت — زیادہ مرد سی رکھتی ہے شہوت
تو جب اک فرج والی کا ہی یہہ حال — کہ گردیتی ہی شہوت اوسکو پامال
ہوئین فرجین ہزار اب جسکو حاصل — تو خواہش اوسکی ہوگی کتنی کامل
اگر عورت کو نو حصی ملے ہین — تو حصی نو ہزار اوسکے لیی ہین
ملا شہوت کو اوسکی فوج کا زور — منے مین اوسکی ہی اک موج کا زور
بنی ایسی عجیب اندر ہے عورت — کہ اوس سی ہر کوہی کمتر ہی عورت
وہ تنہا اندر اب ہی اندرا لے — وہ ہی بیمثیل و بی مانند را لے
علامات زنی ایسی مبین ہین — کہ فرجین ہی بدن پر ہر کہین ہین
نہین ہین جا بجا گویا وہ فرجین — وہ ہین تانیث کی محضر پے مہرین
یہی محضر ہے اسکو یہی کفایت — کہ سرتاپا ہے وہ لبریز شہوت
نکاح اوسکا جو اب ہوئی تو کیون کر — وہ تخم آرزو بوئے تو کیون کر
بیان کیجے کہ فتوے دہرم کا ہے — خیال اس شرع مین کیا شرم کا ہے

فتوای اندرمن مفتی بید و شاستر بزبانِ حال

بتوکیل و وساطتِ قلمِ تیغ زن حدید المقال در امرِ نکاح

اندرائے باحسن و جمال

نکاح اوسکا ہزار انسی باندہو
کہ باتصریح بید و شاستر سے
وہ قصہ ہی جو پانچون پانڈوون کا
کتابون مین ہماری ہے اباحت
ہزارون کی نہین گو خاص جزئے
جو پھر بھی شک رہی کچھ ای مسلمان
ہماری پیشوا تھی سات عابد
تو اونکی تحت مین بھی ایک زن تھی
پر اچین شاہ کے جو دس پسر تھی
کہ تھی ایک نار مین اون دسکی زوجہ
تو پختہ یہہ قیاسی مسئلہ ہے
نہین کچھ بھی قباحت اسمین اصلا
بدیہی مسئلہ ہے ای مسلمان
اگر وہ پانچ تک پہنچا تو کیا ہے

کہ کچھہ تسکینِ جانِ مضطرب ہو
جواز اسکا گزرتا ہے نظر سے
کہ تھی پانچون کیعورت ایک تنہا
نہین اس فعل مین ہرگز قباحت
مگر یہہ مسئلہ ہوگا قیاسی
نظیرین اور بھی ہین تو یقین جان
بڑی زاہد تھی ہر ہر بت کی ساجد
وہ اک جان و قف و ہفت تن تھی
تو قانع دس کی دس وہ ایک پر تھی
فزون و ادی سی تہا وہ چند ہو جہ
کہ تینون اصل پر اسکی بنا ہے
کہ شرع بید مین جائز ہے ایسا
کہ گزرا ایک سی جب کارِ انسان
اگر وہ سات تک گزرا تو کیا ہے

جو نوبت دس کو پہنچی کیا عجب ہے — اگر صدہا سی گزری کیا عجب ہی
جو آب بحر گزرا سر سے اونچا — تو اک نیزہ دو نیزہ پوچھنا کیا
ہزار ایسی بہت سی ہین کہانی — کہ ہین وہ ایک پر بس تین نقطے
بھلا ان تین نقطون کا ہی کیا بوجھ — برابر ایک کے ہی تین کا بوجھ
کہ ہوتا تین نقطون کا الف ہی — تو وہ جو ایک ہی گویا الف ہے
اگر نقطے برابر ہین الف کے — تو وہ ہموزن ہمسر ہین الف کے
الف اور الف مین ہی کیا تفاوت — کہ ہی مکسور و ساکن کا تفاوت
بیان مکسور و ساکن کا جو آیا — تو جنسیت ہوئی اک اور پیدا
تحرک سی سکون یہان بہی قرین ہے — تحرک سی سکون وہان بہی قرین ہے
کہ ہی زوجین مین تحریک و تسکین — کوئی مضطر ہی کوئی اہل تمکین
یہہ دیکھو کسقدر کامل ہے تشبیہ — کہ تسکین دل سائل ہے تشبیہ
دلیل نقل ہی بس لکھہ چکے ہم — دلیل عقل بہی بس لکھہ چکی ہم
کیا صرف ریاضت ہمنی اس من — ریاضی سی بہی لکھین اسکی شکلین
یہی ہی اسکی تلخیص عبارات — ہزار اور ایک مین یہان ہی مساوات
یہہ فتوی لکھہ چکی ہم بس مدلل — ذرا گوتم کے پاس اسکو بہی لیچل
کہ تنے محضر اندر پے کی مہر — تو اسپر بہی لگا دیجی وہ مہر
ہماری دین مین یہہ برملا ہے — بہت ہی اعتبار اس مہر کا ہے
ہماری دیو تا اوتار جو ہین — بہت ہی مانتے اس مہر کو ہین
نظر آجاتی ہی یہہ مہر جبر — عبادت نامہ اونکا ہے وہ دفتر
فقط اسکے لیی یہانتک ہوا تہا — کہ برہما چار منہ والا بنا تہا

ف یعنی مصنف کی تصنیف پیدا ہوئی ۱۲
ف یعنی ایک ہندسہ ہی ۱۲
ف یعنی ہندسہ واحد سے ۱۲
ف یعنی حرف الف ۱ اسم تعداد ہزار ۱۲
ف یعنی محبت ۱۲
ف یعنی خلاصہ ۱۲
ف یعنی ہندسہ ۱۲
ف یعنی جسم اندر ۱۲
ف یعنی قول اندرن ۱۲
ف یعنی ۱۲
ف یعنی ۱۲
ف یعنی

جدھر پہرتا رہا بامہر دفتر — نکالا دیکھنے کو اوس طرف سر
ہزارون تھین کتابین کشن جی کے — کہ تھین اس مہر کے باعث سب ایسے
کہ سوتی تھے اونھین چھاتی پہ رکھہ کر — بہت مقبول تھی وہ دین کے دفتر
ملا اندر کو جب فرمان مہرے — حکومت مل گئی سب جنتون کی
جو کین مہرین ہزار اوسپر سمجھہ کر — لگائین دو ہزار اسپر تو بہتر
کہ تا ہو جائے اوسکو معتبر یہہ — کہ سچی ہے ہماری ہر خبر یہہ

لطیفۂ تیغ زن برای تفریح نفوس خصوص بہر تضحیک اندرمن عبوس

اگر اندر بھی تھا اہل کرامت — تو اوسکی ایسی کیا آئی تھی شامت
کہ اپنے جسم پر صد نہ اوٹھایا — بشکل شرمگاہ اوسکو چھپایا
نہ آپ ایسا دیا ہوتا کہ گو تم — نہ اپاخر زدہ بن جاتا مجسم
جو تھین فرجین ہزار اس خستہ تن پر — ذکر ہوتے ہزار اوسکے بدن پر
اگر روپوش بھی ہو جاتے دونون — تو لطف زندگانی پاتے دونون
ذرا بھی بہر عناد اونمین نہوتا — وہان جز اتحاد اون مین نہوتا
وہان ایک ایک کا ہوتا دل آرام — ذکر ہوتا ہے انکی کا دل آرام
اگر ایسے نہ تھی انتے جہان مین — ذکر بھی ایسا کب ہوتا جہان مین
نہ ملتے اونکو جب اپنے موافق — وہی ناچار بن جاتے موافق
نہ تھا ظاہر بہتے رہنی کا پہر اندوہ — کہ مثل چشن ہی ہر مرگ انبوہ
جو ہوتا ایک وہ بدنام ہوتا — جو دو ہوتے تو کیا الزام ہوتا
جو تھا ای تیغ زن وعدہ غزل کا — سنا دی کچھہ تو اوس سے جی ہو ہلکا

کہ اندر من کا دل بہاری بہت ہی
اوسی جینی سے بیزاری بہت ہی

عجب کیا جو وہان تک یہہ غزل جاے
کہ کچہہ ماتہے کا اونکی بل نکل جائی

غزل

اندر سی گونجی ہی مقرر لگی ہوئی
خلوت مین جس سے مہر تہی منہ پر لگی ہوئے

کیون محبس کنول مین ہو رنج دغم فراق
سب جسم پر ہے صورت دلبر لگی ہوئے

کیا دل ہی جا لگا جو زن برہمن سی ہر
آگی ہی گو کہ تہی اوسی ہو کر لگی ہوئی

دختر رواہی مذہب ہندو مین دیکہہ لو
برہما کی آنکہہ جانب دختر لگے ہوئی

بنکر خدا ہی بندہ شہوت اگر نہ تہا
سیتا سی رام کی رہی کیونکر لگی ہوئی

سیتا ہی جس سی اون دیت اپنی زخم عشق
سوزن وہی ہی رام کی سر پر لگی ہوئے

رک جای کیون نہ دونون جہانی دل گشتہ
ہی رکنی کلیجے کے اندر لگی ہوئے

بنجامین کیون نہ اندر وجم صائل کی شکل
دنبی کی آنکہہ نل سی بہکر لگی ہوئے

اندر کا دل نثار قد گونجی ہی یہہ
یا دار پر ہے شکل صنوبر لگی ہوئے

تصویر یار ہو تن اندر سی کیونکہ محو
ہے ضرب سکہ سر اسر لگے ہوئے

اندر سے پوچہو اسکا وثوق اور اعتماد
یہہ مہر ہے جہان سر دفتر لگے ہوئے

ای کاش دیکہین اندر و پہندن جو یہہ غزل
رہ جائی اونکی آنکہہ اسی پر لگی ہوئے

کس دشمن خدا سی لڑائی ہے تیغ زن
رہتی ہی تیغ سان پے اکثر لگے ہوئے

رجوع تیغ زن بمدعای اصلی برای انتباہ اندرمن غبی سطحے

ہم آئی اپنی اصلے مدعا پر — کہ یہان کچھہ اور ہی تجھکو سنا کر
رہی اور اور کچھہ پھر حربہ رانے — کہ کار تیغ زن ہی ضربہ رانے
یہہ رکھکر اتنی مہرین دل کی اندر — لگائی تو نے ایسی مہر اون پر
اچھوتی سب رہین دست زبانے — نہ نکلی ایک مہر اوس مہر دانی
کیا ہوتا ذرا اون کا ہے مذکور — کہ ہوتین ہر نظر کو دلسے منظور
یہہ مانا ہمنی تیری دل لیے تھی مہر — وہ کیا اب دلسی منہ تک آگئی مہر
فتوت دیکھہ اس فکر رسا کی — کہ کیا کچھہ اسنی دامادی ادا کے
تری اک مہر کو باقے پچھوڑا — وہ گو مختوم تہین پر سبکو توڑا
ذرا اب اون شکستونکی خبر لے — کہ کیا گزری ہی ضرب تیغ زن سے
خبر لے ہوگئین مخدوش مہرین — تری دلمین جو تہین منقوش مہرین
مگر تو دل کی آنکہونکا ہی اندہا — تجھی مخدوش کا بہی کیا ہی خدشا
سنبہال اپنی ہی مہرین ای خطاکار — نکر تو ذکر مہر شاہ ابرار
کہان اس ذکر کے قابل ترا منہ — کہی تو اوسکی باتین تیرا کیا منہ
نہو دہونی سی منہ تیرا کبہی پاک — کہ دہو کر سنی کی ہی گندگی پاک
مگر ان لای نفی شرک بارے — بنا کر پاک تجکو اسے پچارے
بنائی ذاکر مہر نبوت — تو پہر تو دیکہہ اپنی دلکی قوت
کہ مہر کفر اپنی توڑ ڈالے — تو مہرین کا فرونکی توڑ ڈالے
جو یہا اہل بصیرت چشم دل ہے — تو وہ مہر نبوت چشم دل ہی
رسول اللہ کے مہر نبوت — بنی ہی مردم چشم بصیرت
درود اللہ کا اونپر ہمیشہ — سلام کبریا اون پر ہمیشہ

اندر من

وہ کب علم و ادب مین تہا یگانہ — کہان ہی متفق اسپر زمانہ
مدارج مین لکہا مے ای غلط گو — کہ موزون شعر پڑہ سکتا نہ تہا وہ
نہ موزون غیر موزون تہا سمجہتا — وہ جاہل اور امی سر بسر تہا

تیغ زن

وہ تہی علم و ادب مین وہ یگانہ — کہ ہی آگاہ اسپر سب زمانہ
جو کافر ہی نہوئین تو نہوئین — نہین پرواہ اسکی گو نہوئین
عسل ہے ہر طرح میٹہا مزیدار — اگرچہ ہوئے صفراوی کو انکار
بیان اسکا کچہہ اول ہو چکا ہے — کہ امی پر جو عون کبریا ہے
وہان تو دیکہہ ای مردود جاہل — تیری اقوال ہین یک سخت باطل
یہہ غیظ آتا ہی تجہپر ای غلط گو — کہ گو کا قافیہ لاتا ہے وو
مگر ہان وو ہی وو تیری زبا نمین — کہ خلیفتی یہہ ہی یو تیری زبا نمین
تیرے اشعار ہین پر عیب بالکل — جو اون عیبون کو لکہون بی تامل
کتاب اونکی جدا ہوئی مرتب — مگر یہان اتنی فرصت ہمکو ہی کب
کہ بحر فکرت اپنا جوش مین ہے — نگار ہیجو کفر آغوش مین ہے
جہان یہہ سیر دریا ہو میسر — اور اوسمین ہو ہم آغوشی دلبر
وہان پہر کیا نظر آتا ہی کچہہ اور — سواد لبر کے کب بہاتا ہی کچہہ اور
ستم ہی جاہل و بے عقل کافر — سراپا عیب اپنی منہ سی ظاہر

کہ جسکا قافیہ سے قافیہ تنگ — بلند اوس پست کی ہین ایسے آہنگ
لگاتا ہے یہہ اوس بی عیب کو عیب — معلم جسکا ہی خود عالم الغیب
نہ سکہلائے خدا نی اس لیے شعر — کہ اونکی شان کی شایان نتہے شعر
مشرف کیونکہ ہو شعر اوس بیانسے — دنی ہی شعر اوس شان زبان سے
کہ جو شاعر ہے فکر غیر مین ہے — بہت غافل ہے ذکر غیر مین ہے
یہان منظور تہا بس فکر اپنا — زبان مصطفےٰ اور ذکر اپنا
یہان منظور تہا الزام کفار — کہ وہ قرآن کو کہتے تہے اشعار
یہان منظور تہا اظہار اعجاز — کہ اُمی کو دیے اسرار اعجاز
غرض منظور جو کچہہ یہان ہے — کوئی منظور حق ایسا کہان ہے
بنایا عیب اسکو تو نے بد ذات — کہ اونمین یہہ نہین کچہہ عیب کی بات
اگر بالفرض وہ شاعر ہی ہوتے — تو کفار عرب کی شکل تجسے
مسلمان آج سنتے اس خبر کو — کہ تو نے بک دیا عیب اوس ہنر کو
یہہ ہوتی آج یعنی تیری بک بک — کہ ہی شاعر کی باتو نمین مجہے شک
وہ ایسے ناظم اقلیم دین ہین — کہ نثرین اونکی رشک ناظمین ہین
ہوئی وہ نثر قرآن اونپہ نازل — نثار اوس نثر پر ہر گوہر دل
جو نظم ہر دو کون اس نثر مین ہی — وہ اب کس نظم مین کس نثر مین ہے
حروف اس نثر کے ہین درِ منثور — ستارے ہین سبہی الفاظ پر نور
عجب ہی اوسکی روشن آیتین ہین — کہ گویا سب قمر کی منزلین ہین
منور ہے وہ ہر سورت کی صورت — بروج مہر کو ہے اونپہ غیرت
یہہ معجز ہے فصیحان عرب کے — یہہ مسکت ہر زبانداں عرب کے

عجب ہی نطق نثر مصطفےٰ ہے — کہ ہر شاعر کی جان اوسپر فدا ہے
(کیفیہ حدیث شریف)
اسی قرآن سے شاعر سبکے — بشکلِ بت ہین سب خاموش کب کے
نہین دم مار سکتی اسکی آگے — ہوی مبہوت ساری اسکے آگے
(قرآن کے)
کہان اہلِ عجم کا دخل یہان ہے — کہ گنگ و لال خود اونکی زبان ہی
غضب ہی ایک دھوتی بند اُلّو — نسمجھے جو کہ نظم و نثر اردو
(اردو)
زبانِ لال اپنی وہ بہی کہولے — بہت لالہ زبانکے لال بولے
کہ موزون غیر موزون کا تہا فہم — جو فہم مصطفےٰ ہی تجکو کیا فہم
ہوا رحمان کا جب لطف و احسان — محمد کو سکہایا اوسنے قرآن
ملا اونکو وہ فہم علم سبوح — فہیم اون جیسا کب ہی کوئی ذی روح
(سبحی)
فصیحانِ عرب کو جو نہ سمجھے — وہ موزون غیر موزون کو نسمجھے
(حیا لین نا آتی ہے)
تو وہ بیعقل ہے اور بیحیا ہے — حیا کو تیری صورت سے حیا ہے
ابے کم تولنی والے دوکاندار — بہت کہا دغا کا گرم بازار
ہمیشہ وزن مین تو نے دغا کے — لیا کچہہ اور دیا کچہہ کیا جفا کے
فقط اتنی ہے موزونی ہی تیری — تو کیا جانے تو موزونی نبی کے
صلوٰۃ اونپر سلام اونپر ہمیشہ — درود خاص و عام اون پر ہمیشہ

اندرمن

جو وہ مرغوب و محبوبِ خدا تہا — جو وہ مقبول و مطلوبِ خدا تہا
تو کیون کفار دیتی اوسکو ذلت — احد مین دانت پر آتی کب آفت
خدا اوسکی مدد کیونکر نکرتا — نکیونکر بیکسے پر اوسکے مرتا

تیغ زن

جو ہین مقبول و محبوبِ الٰہے — وہ ہین مغموم و مکروبِ الٰہے
وہ ہین مجروحِ تیغِ عشقِ مولیٰ — وہ ہین مذبوحِ تیغِ عشقِ مولےٰ
وہ عالم مین ہین اہلِ صرفِ ہمت — ہمیشہ دیتی ہین دادِ شجاعت
جبانت ہی نہ اونکو مُنہ دکہائے — اگرچہ جان ہی جائی تو جائے
بہت ہین امتِ احمدؐ مین ایسی — نہوتی کیون رسولُ اللہ جیسے
جہانمین جو کہ خاصانِ خدا ہین — کب اونسی عام تکلیفین جدا ہین
اگر جو دردِ جسمانی ہے اونکو — سراپا راحتِ جانی ہے اونکو
جو موردہین عطائے کبریا کے — نشانی ہین وہی تیرِ بلا کے
علاماتِ مدارج یہان یہی ہین — کہ ہردم رنج و محنت مین بنی ہین
تمہاری دین مین بہی ہے یہہ موجود — یہہ بک بک تو عبث کرتا ہی مردود

نقلِ روایت از اسکند پوران و بہاگوتِ ہندوان

یہہ ہی اسکند مین اور بہاگوت مین — ثبوت اسکا ہی نیکون کی صفت مین
کہ پوجا ہر کے جو کرتا ہے اکشر — تو ہوجاتا ہی وہ بالکل دریدر
جو مانی کوئی اپنی دیوتا کو — اوسی بی مال اور محتاج سمجھو
جدہشٹر سی کہا تہا کشن نے یون — کہ جسپر مہربان یکبار مین ہون
تو ہولی ہولی کہو دیتا ہون سب مال — کہین رہتا ہی اوسکی پاس کب دہن
ذرا اپنی کتابون پر نظر کر — ابی تو طعن کچہہ تو سوچکر کر

آدم مقصود پر نفع و سود

ہوا تقسیم غم جب ماسوا کو (مخلوق کو)
ملا اوّل گروہِ انبیا کو (علیہم السلام)

خصوصًا جو کہ ہین سلطانِ ابرار
ملا غم اونکو حیثیت کی مقدار

پر اونکو فی سبیل اللہ غم ہے
ہمیشہ حسبۃً للہ غم ہے

اونہین دنیا کے کب رنج و الم ہین
لوجہ اللہ سب رنج و الم ہین

خوشی بہی اونکو مولی کی لیے ہی
غمی بہی اونکو مولی کی لیی ہے

کسوسی وصل کرتی ہین تو للہ (ملاقات کرتے)
کسوسی فصل کرتی ہین تو للہ (جدائی)

جو خوشدل ہین تو ہین راہِ خدا مین
جو قاتل ہین تو ہین راہِ خدا مین

جو وہ خندان ہین تو حسبِ رضا ہین
جو وہ گریان ہین تو حسبِ رضا ہین

محبت ہے تو بس للہ فی اللہ
عداوت ہے تو بس للہ فی اللہ

جو راحم روز و شب مین ہین تو للہ
اگر غیظ و غضب مین ہین تو للہ

وہ بیداری و خواب اونکا ہے للہ (رحم مانگے)
سکون و اضطراب اونکا ہے للہ

وہ اونکو طاعتِ امرِ خدا ہے
کہ ظلِّ سیف بہی ظلِّ ہما ہے

ہمیشہ روز و شب ہر لحظہ ہر آن
رضائی کبریا مین ہین وہ شادان

غذائی جان ہی للّٰہیت اونکو
بلائی جان ہی نفسانیت اونکو

مطیعِ نفس و شیطان وہ نہین ہین
یہہ دونون خود وہان طاعت کرین ہین (نفس و شیطان)

مطیعِ نفس و شیطان تہی وہ اوتار
کہ جو بدکار تہی فساق و فجّار

کیا جنگ و جدل راہِ زنا مین
گری وہ سر کے بل چاہِ زنا مین

بنا چاہِ فنا ہر چاہِ رغبت (رغبت = خواہش)
فنا فی الفرج گویا ہو گئے سب

بیان اونکا بھی آئیگا مفصل ۞ ان شاء اللہ تعالیٰ ۱۲
ذرا وصفِ محمد سن لے اول

صلوٰۃ اوپر سلام اوپر ہو یارب
تری رحمت مدام اوپر ہو یارب

قتالِ مصطفےٰ اعدائے دین سے
نہتا کچھہ حظِ نفسِ راہ کین سے

نفیس ایسا ہے نفس اوس شاہدین کا
نہین وہان وہم کوبھی وہم کین کا

نہ بہرِ نفس وہ کچھہ منتقم تھے ۞
فقط دینِ خدا کے منتظم تھے

نظر آتا جو ہتک حرمت اللہ ۞
تو اوسکی منتقم ہوتی تھی وہ شاہ

فقط مدِ نظر اعلاے دین تھا
کہ اونکو حکم رب العالمین تھا

شرورِ کفر کو تاہوے پستے
نمایان ہوئے راہِ حق پرستے

رہین تا حق پرست امن وامان مین
سلامت دین وایمان ہو جہان مین

نہتی کچھہ اور اصلا نیت اون کی
نتھے واللہ نفسانیت اونکے

ہوئی جنگِ اُحد مین گو اذیت
مگر خالص ہے ویسی ہے نیت

اوٹھائی راہِ جانان مین جو تکلیف
جو دلکو چین ہے کب ہے دُو تکلیف

کہ اک دیدارِ جانان کے مُقابل
نہو گی عمر بھر کی کلفتِ دل

ہوئی اوسدن شکست اونکی تو کیا ہی
کہ وہ راضی ہین جو امرِ خدا ہے

نہین فتح وشکست اونکی عمل سے (ذرا احد ۱۲)
کہ وہ ہو تین ہین حکم لم یزل سے

نہتا کچھہ اختیارِ فتح اون کو
شکستون کی بھی کچھہ مالک نتھی وُہ

ہوا وہ جو ہوئی مرضے خدا کی
رہی اونکو طلب ہر دم رضا کی

اوٹھائین محنتین راہِ خدا مین
رہی راضی رضائی کبریا مین

عجب مرتاض وہ خیر الورا ہین
سراپا آپ تفویضِ رضا ہین

جو فتحون مین ثبات اونکی لیی ہے (مقبول ۱۲)
شکستون مین ثبات اونکی لیی ہے (رہے ۱۲)

شکستون

شکستون سی شکستہ دل رہتے وہ — قوی دل جیسے ہتی ہر فتح سے وہ
وہ ہتی یون مطمئن رنج و تعب مین — کہ جیسے ہوتی ہین عیش و طرب مین
کبھی وہ بھوک کے درد و الم سے — جو پتھر باندہ لیتے تھے شکم سے
سرِ کفار پھر بھی توڑتے تھے — وہ آنکھین[1] کافرون کی پھوڑتے تھے
رہے وہ رامیٔ ہر تودۂ کفر — کہ توڑی سر بسر قارورۂ کفر
خداؤن سی نہوئی کیونکی راضے — وہ ہین مغفورِ استقبال و ماضی
عجب راہِ خدا مین ہتی دلیری — کہ جوع و فاقہ ہتی گویا کہ سیری
کمالِ ہر صفت اونکی لیے ہے — علوِ مرتبت اونکی لیے ہے
کہ جوع و فاقہ سی گو مقترن ہتی — مگر راہِ خدا مین مطمئن تھے
اگرچہ جسم پر درد و الم تھا — مگر ہر لحظہ الدہی کا غم تھا

تمنائے فقیر کثیر التقصیر

وہ سنگ اسی کاش ملجائی کہین سے — جو تھا وابستہ اوس لعلِ ثمین سے
کہ وہ وابستگی ہے رستگاری — کہ مربوطِ نبیؐ ہے رستگاری
بناؤن اوسکو اپنا سرمۂ چشم — کہان ملتا ہے ایسا سرمۂ چشم
وہ روشن ہوئی اوس سے چشمِ دل بھی — کہ ہو دنیا سی حاصل سیرِ چشمے
نظر آئی مصیبت اوس سی رحمت — نظر آئی محبت اوس سی محنت
نظر آجائی پھر ہر زخم دل کا — لبِ خندانِ معشوقِ تمنا
نظر آئی مجھے پھر جوع سیری — بنے آرام ہر تکلیف میری

آمدم بمدعا باعث سرور دلہا

ہوئی جو حضرتِ خیر البشر کی سی — جہاد و جنگ اعدائے خدا سے
وہ عینِ خیر ہی تھی واللہ باللہ — کہ ہی عقلِ سلیم اس سر سی آگاہ
رہا ہے ہر شریعت مین یہہ مشروع — کہ شر ہر خیر سی ہی اس سی فوع (یعنے جہاد ہی)
بہت یہان تابعِ امرِ خدا ہین — بہت یہان بندۂ نفس و ہوا ہین
نہ بالکل ہین مطیعِ امرِ تشریع — نہ بالکل ہین اسیرِ دامِ تشنیع
کہین یہہ ہین کہین وہ ہین سبھی ہین — کہین سب تابعِ نفس و فنی ہین
کہ اونپر نفس امارہ ہے غالب — رضائی نفس کی ہین سب وہ طالب
ہمیشہ فتنہ انگیز اونکے جان ہے — جہان مین اک بلا خیز اونکی جان ہے
بلا و آفتِ اعظم ہے ہر ایک — شر و فتنہ عالم ہے ہر ایک
کہ ہر دم کفر ہے ہوتا ہے اونسی — بہت شرک جلی ہوتا ہے اونسی
وہ ہوتی ہین بڑی فساق و فجار — تو ہو جاتی ہین وہ بی شبہ کفار
پہر اونکے اس فساد و شر سے اکثر — پہنچتا ہے اثر شکون کے اوپر
فتور آتا ہے اونسی اہلِ دین مین — قصور آتا ہے اونسی کاملین مین
تو یہہ ہے مقتضائی مصلحت پہر — مسلط ہوئین جس جس جا بی کافر
کہ اون پر چابی دین کی فوجِ سفاک (قاتل)
کہ روٹ کفر سی ہوئی جہان پاک
خطاب و لین ہے وعظ و تذکیر — اگر تذکیر سی ہو جائے تطہیر (پاکیزگی)
تو اونسی پہر تعرض کچہہ نہین ہے — کہ مومن سی تناقض کچہہ نہین ہے (پہلا تعرض بندوبست)
اگر پہر بی نہ اوترا رنگ دل کا — رہا ویسا ہی کالا رنگ دل کا (پاک کرنا)
تو پہر تلوار ہے اور اونکا سر ہے — کوئی ہے زیر اور کوئی زبر ہے (بسبب کفر کے)
خدا دی جسکو چاہے فتح و نصرت — عزیز امر ہے وہ ربِ عزت (غالب)

اگر دیجائی مہلت کافرون کو — تو ہو جائی مصیبت مومنون کو
نہوا عدای دین کی گر یہہ پستے — تو اوٹھہ جائی یہہ امن و حق پرستے
ثبوت اسکا ہے قرآن مبین سی — ثبوت اسکا ہی ہر یک شرع و دین سے
ثبوت اسکا ہے بیداد و شاستر سے — نگذرا ہوئی گو تیری نظر سے

روایت مہابہارت در ثبوت جہاد با اہل کفر و شرارت

مہابہارت مین ہی بھیکم پربین — کہ اک راجہ کو جن لپٹا غضب مین
بہت بدشکل تہا جن آفت جان — کہ جسکو دیکھکر ڈر جائی انسان
جو باعث راجہ مجنون نی پوچہا — کہ ای جن اس لپٹنی کا سبب کیا
جواب اسکا یہ دیتا تہا وہ عفریت — کہ ہی مقصود میرا تیری تبکیت
تو اپنی ملک مین کرتا ہی انصاف — تو ہی ہر کار و بار السن و حق صاف
تری نزدیک ہے ایک اور سلطان — کہ اوسکی ملک مین ہوتا ہی عصیان
وہان فسق و زنا ہوتا ہے اکثر — کہ ملک اوس سے فنا ہوتا ہے اکثر
وہ سمجہانی سی باز آئی تو باز آئی — وگرنہ پہر تو اوس سے جنگ ہو جائی
تو اوسکو قتل کر اور چہین لے ملک — کہ تا عصیان کے ہاتہون سے بچے ملک
نہین تو اور بہی ہونگے گمراہ — یہہ تیرا ملک ہے کہوئینگے گمراہ

آمدم بمطلب یعنے ذکر فخر عرب

وہ گو پہنچے مصیبت مصطفے کو — بجا لائے وہ امر کبریا کو
تو ہر محنت ہی اونکو عین راحت — وہ ہر زحمت ہے اونکو عین رحمت

اگر مقبولِ جانان ہی یہہ تکلیف
سراپا راحتِ جان ہے یہہ تکلیف

نہین تکلیفِ دُنیا اونکی ہارج
کہ عالی ہوتی ہین اونکے مدارج

جو دنیا آئی تو فرحت نہین کچھہ
اگر وہ جائی تو حسرت نہین کچھہ

ملی ہین اونکو وہ عالی مقامات
نہین ہے کچھہ بہی اونکو حزنِ مافات

یہہ جو کچھہ ہین جہان کی رنج و راحت
اونہین یکسان ہین یہانکی رنج و راحت

اونہین ہے رنجِ دنیا بلکہ بہتر
کہ ہوئی راحتِ عقبے میسر

روایت بہاگوت از ادہیای ہشتا دو ہشتم برای اہلِ تکلم

یہہ لکہا ہے نظر کر بہاگوت مین
بیانِ کشن نیکون کی صفت مین

جسے ہیر اگ یہان حاصل ہوا ہے
تو وہ دہن جن کی مایا چہوڑتا ہے

نرا نر موہی ہو کر جب وہ انسان
عشقِ الٰہی سے
لگاتا ہے بہجن مین میرے دہیان

تو وہ پرتاب سی میری بہجن کے
اچل تر بان بد پاتا ہے جلدی

جو کرتا ہے پرستش دیوتا کے
کہ گویا وہ پرستش ہے خدا کے

تو بس من کامنا ہوتی ہے پوری
نہین ملتے نہین ملتے مکت ہری

نہین پیشِ نظر اپنے کتا بین
تو پہر بکتا ہے کیون یہودہ باتین

خبر جب کچہہ نہ اپنی ہوئی تجکو
خبر کیا دوسریکی ہوئی تجکو

بیانِ تیغ زن برای منتباہ اندرمن

یہہ اہلِ دین و ایمان کا ہے مذہب
یہی ہر یک مسلمان کا ہے مذہب

کہ عیشِ دنیوی فانی ہے بالکل
حیاتِ اُخروی باقی ہے بالکل

حقیقت

حقیقت جبکہ دنیا کے فنا ہے ؛ ہوئی یہان عیش و عشرت بہی تو کیا ہی
کہ ہے ہونا نہونا اونکا یکسان کوئی اس زندگی پر کیون ہی نازان
یہان جو انبیا اور صالحین ہین ؛ خصوصًا جو کہ ختم المرسلین ہین
نہین آسکتے دنیا (علیہم السلام) پاس اونکے نہایت پاک ہین انفاس اونکے
کبہی ہوتی نہین وہ اسپہ مائل بنے کتنی ہے یہہ زیبا شمائل
نہ اسکی وصل سے اونکو خوشی ہی نہ اسکی فصل سی اونکو غمی ہے
دل اونکے مائل حسن قدم ہین تو اسکی ناز و غمزی کا لعدم ہین
یہہ ہے ہر عقل سالم کو مسلم ؛ کہ دنیا کے سبب ہے کون اکرم
یہہ دنیا جب ہوئی تانیث ادنی تو اوسکی اہل کب ہونگی اعلے
متاع و مال و جاہ دنیوی مین نہین ہوتی بزرگی آدمی مین
بہت سی ہو چکی ہین شاہ دنیا بنا جاہ ہلاکت جاہ دنیا
نکو کاری سی ہے انسان مکرم غم جانان سی ہے یہہ جان مکرم
ثبوت اسکا تمہاری دین سے ہی ہے مگر سمجہے وہی جو آدمی ہے ؛؛

انتخاب روایت از فصل سیوم سانت پرب مہابہارت

نہین انسان کو کچہہ زر سے بزرگی کہ ہے طاعات داور سی بزرگے (کیونکہ)

عود بمقصود قاتل حسود

مگر ہان حب دنیا کیش جو ہین ؛ بڑی نا عاقبت اندیش جو ہین ؛
یہہ جیسے آج کل ہندو ہین موجود ؛ کہ فکر آخرت ہے انسے نابود ؛

تو اونکو لذتِ دنیا سے مطلب
ہمیشہ دولتِ دنیا سے مطلب

یہہ دولت ہی تو ہے ایک انکے معبود
کہ جسکو بیچھی کہتے ہین مردود

بشکل سیم و زر جو ہر کہین ہے
بڑی دیوی ہے سیم و زر نہین ہے

ذرا اپنے کتابون مین تو دیکہین
کہ سچ کہتے ہین ہم یا جہوٹ باتین

بہلا جو ہو مین بندی سیم و زر کے
کہان غصقبی ہے پاس اونکی نظر کے

جو تاراونکے نگاہِ چشم کا ہے
زری گوئی کا تانا بن رہا ہی

گلی کوچون مین پہرتے ہین بہت سے
کہ ہی کوئی زری گوٹا ہمین دی

زری گوٹا پرانا مانگتے ہین
وہ بندی بیچھی کے بن رہی ہین

دغا دیدی کی لی لیتی ہین گوٹی
خوشی سی رہتی ہین بن کہائی موٹے

بہلا ان ہندؤن کو ہوئی کیا غم
بغلمین بیچھے رہتی ہے ہر دم

دوکانون پر اگر بیٹہے ہین کتنے
اوٹہاتی ہین دغا بازی کی فتنی

جو کچہہ کرتی بہی ہین عمر کا چیتا
تو کرتی ہین پرایا مال اپنا

سکون و حرکت انکے ہین تو دنیا
جو رنج و محنت انکے ہین تو دنیا

عبادت ہے تو دنیا کے لیے ہے
ریاضت ہے تو دنیا کے لیے ہی

کیا کرتی ہین دنیا کے لیے تپ
کہ چڑہتی ہے خدا کے نام سی تپ

یہہ محض انکے لیے مشغول جگ مین
نہو دنیا تو جگ سے بہی الگ ہین

وہ جگ کے جگ مگ انکا مدعا ہے
کہ قتل کا وہی جگ مین روا ہے

سعادت انکی ہے دنیا کا آنا
شقاوت انکے ہے دنیا کا جانا

رہے گر زندگی بہر عیش و آرام
سمجہتے ہین یہہ اپنا حسنِ انجام

اگر ہے وصلتِ دنیا خوشی ہے
اگر ہے فرقتِ دنیا غمے ہے

یہہ ہین ساری غریق حُبِّ دنیا
کہ انکا دل ہے بس اور حُبِّ دنیا

عجب کیا ہے کوئی امین سی ہمار
پیئے جو شربتِ دینار یکبار

پھر اوسکو اس سبب سے قی ہی قی
کہ بگڑا مانگ لایا ہے کہین سے

کہ پھر لی قی اوسی شیشی مین لیکر
وہ گنگا جل بھرا ہے جسکے اندر

وہ شیشہ گو کہ ہے گنگا جلی کا
اثر اس قی مین ہی ہی پچھمی کا

جو دو معبود ہو جا ئینگے شامل
تو پھر تاثیر بھی ہوگیگے کامل

عجب کیا ہے پی جب کوئی جلاب
یہہ اوسکو سنتی ہی ہو جائین بیتاب

کہ دست آتی ہین اوسکو آج ہر دم
بہت مغز فلوس آیا ہے پیہم

اوٹھا لائین وہین وہ طشت سہال
کہ ہی مغز فلوس اوسمین بڑا مال

زبانِ حال سے پھر ہو مین گویا
ملا یہہ وہ کہ ہم تھی جسکے جویا

کسیکو مال کا چھلکا لگا ہات
ہمین یہہ مال کا مغز آگیا ہات

کرین اوس طشت کی پھر کیون نہ پوجا
ظہور آخر ہے یہان بھی پچھمی کا

کہ مایا پچھمی کی ہے جہان مین
یہہ ساری جوت اوسکی ہی جہان مین

وہ کچھہ صورت بنائی ہی وہ معبود
بشکل خوک آئی ہی وہ معبود

معاذ اللہ تو بہے یہ بیباک
صفاتِ حقمین کیا بکتے ہین ناپاک

خدا سی کام کیا ہے ہندؤن کو
خدا سی کیا غرض ان کافرون کو

تراشی ہین خدا لاکھون انہون نے
کیی ہین ایسی کفران کافرون نے

معاذ اللہ یہہ دنیا کی بندی
سراپا اوسکی ناپاکی مین گندی

یہہ کیا جانین گی اوس دارِ بقا کو
جو باقی سمجھے ہین دارِ فنا کو

جنہین ہو مال سی ایسی محبت
کہان ہوئیگی پھر اونمین شجاعت

کہ دنیا مال کا مشکل ہے جنکو ۔ تو جان دیدینی کا کب دل ہے انکو

جو غزوات محمد پر ہے طاعن ۔ علیہ اللعنۃ من کل لاعن

جو ہر دم ہین غلام عیش و آرام ۔ بفکر و انتظام عیش و آرام

تو تکلیف غزا ہو اونسے کیونکر ۔ خدا پر جان فدا ہو اونسے کیونکر

جو ہر دم تابع نفس و ہوا ہین ۔ وہ کب قربان راہ کبریا ہین

کسی شی کی نہین یہہ جانتی اصل ۔ کہ جز آرام دنیا سب ہے بی اصل

اسی باعث جسی پاتی ہین خوشحال ۔ کہ وہ دنیا مین ہی ذی جاہ و مال

سمجھتے ہین خدا کا دوست ہے یہہ ۔ وہ باعرفان مغز و پوست ہے یہہ

کہ جو مقبول مولی ہے تو یہہ ہے ۔ اگر مشغول مولی ہے تو یہہ ہے

یہہ جسکو پاتی ہین دنیا سی بیزار ۔ سمجھتے ہین بڑا مجرم گنہگار

نہین جس پاس یہان دنیا کی رونق ۔ اوسی عاصی سمجھتے ہین یہہ احمق

ملا اسکو نہین جو حشمت و زر ۔ تو یہہ دشمن خدا کا ہے مقرر

سمجھہ رکھنا یہی باعث ہے اسکا ۔ کہ جو جو تھی وہ ذی اموال راجا

سمجھتے ہین یہہ اون راجونکو معبود ۔ وہ گو سب ہو گئے دنیا سی نابود

عجب ہے باوجود جاہ و حشمت ۔ کہ ساری ہو گئے یکلخت غارت

ہوئی غارت گئے غار فنا مین ۔ تعارض ہے فنا مین اور خدا مین

ملی سب خاک مین خاکستر اونکی ۔ خدائی سب ہوئے وہ ابتر اونکی

ہوئی وہ مال و دولت اونکی برہم ۔ ہوئی سب درہم و دینار درہم

مگر پھر بھی نہین سمجھہ انکو عبرت ۔ جہالت ہی جہالت ہے جہالت

انتہا جو اندرمن بدخواہ روسیاہ

جو اس امر یقینی سے ہے حیرت — کہ احمد کو ملی کیونکر نبوت
جو وہ ہوتے حبیبِ ربِ عزت — تو کیون کفار دیتے اونکو ذلت
جواب اسکی بہت کچھہ سن چکا تو (جل جلالہ ۱۲) — اگر پھر بھی وہین حیران رہا تو
تو اب ہم اور بھی یہہ تیر دو چار — لگاتی ہین تری آنکھون مین یکبار
سنان اونکی کچھہ آنکھون مین چبھی گی — تو حیرانی تری جاتی رہیگی

تیر اندازیٔ تیغ زن بسوئے چشمِ حیرانِ اندمز

تیرِ اول از بہرِ دفعِ حیرتِ دیدۂ مغفل

بہت ہی ہمکو استعجاب و حیرت — کہ کچھہ بھی ہندون کو آئی غیرت ؟
بنائی جب اُنہون نی اپنی معبود — مری راہِ زنا مین جو کہ مردود
اگر آپ ہی خدا تہا کشن چندر — بنا بس دیو کا نطفہ وہ کیونکر
اگر معبود تہا خود برتری مین — تو کیون اوتراوہ بطنِ دیوکی مین (نام پدر کشن ۱۲)
شکم مین خونِ حیض اوسنی پیا کیون (دیوکی کا ۱۲) — وہ حوضِ حیض مین رہ رہ جیا کیون (نام مادر کشن ۱۲)
عجب ماں باپ تہی تیری خدا کی (دیوکی ۱۲) — کہ تہی وہ بت پرست اور بت کے بندی (بحالت حمل ۱۲)
عجب یہہ ہے کہ پیدا خود خدا ہو (بسبب دیوکی ۱۲) — ہمیشہ بت خدا ماں باپ کا ہو
ہوا پیدا براہِ فرج کیون وہ (کرشن ۱۲) — ہوا پامال ہرج و مرج کیون وہ
طفیل نند مہرا اوسنی بہت دن (نام عمر کشن ۱۲) — چرائین گائین کالی روز گن گن
چرائی شیر و دوغ اوسنی وہان کے — چرائی اوسنی مکہن ہر مکان کے
یہی باعث ہی بونزدیک اور دور — ہوا ہی کشن ماکہن چور مشہور

۴۰ نسخہ دیوناگری میں ہے

ہزارون اہل شہر گویان تھین — کہ کرتین اوس سے سب اٹھہ کہیلیان تھین
یہی اشغال وان آٹھون پہر تھی — کہ وہ اٹھہ کہیلیان کرتا تھا اوکسی
زنانِ برج سی زانی رہا سیام — زنا کا برج مین بانی رہا سیام
وہ جوبن گوپیونکا دیکھتا تھا — خدائی اپنے یون بھولا ہوا تھا
کہ جیسے دیکھکر آئینہ اطفال — رہا کرتی ہین محوِ عکس و تمثال
بہت فسق و فجور اوسنی کیا ہے — زنا ہی بالضرور اوسنی کیا ہے
وہ خود کہتا ہی یہہ صاف اپنی منہ سے — نہین معبود مین جو کوئی پوجے
نر کہو میری تعظیم و عبادت — مگر کب مانتی ہین اہل غفلت
عجب بیرحم تھا کالا سیہ دل — کہ اپنی خال کا خود ہی وہ قاتل
بوزنِ خالِ رخ اوسمین تھا رحم — سیہ رو کو سیہ دل کو ہو کیا رحم
برنگِ خال جو ظالم ہو کالا — کہان ہو خالِ حم اوس رخ پی پیدا
تو قتلِ خال اوس سے کیا عجب ہے — کہ وہ مغضوب سرتاپا غضب ہے
ہوئی مقتول کے حاے مقابل — تو بہا گا نوک دم وہانسی سیدل
کسینے مار نیکو کچھہ اوٹھایا — تو پہنچا کوہ پر اوڑکر وہ کوا
وہان اوسکو وہ سی ہی وقت پاکر — وہ پہنچا دوار کا پوری مین جاکر
کیا سامانِ جمعیت وہان سی — ہوا خوشدل قتالِ دشمنان سی
دکھایا کوہ پر ہی مکر و فن کو — کہ ڈالا اوسنے اپنے پیرہن کو
کسی اک شخص پر جو بر سرِ کوہ — کہین سوتا تھا وہ بیخوف واندوہ
ہوا باعث وہ قتلِ کالِ جون کا — بیان کیا ہوئی حال اوس پی فسونکا
پہر اوسنے دام مکر ایسا سنوارا — کہ ایسی اک شجاع انسان کو مارا

نہ کچھہ بھی جس بہادر کی خطا تھی
فقط اک ہیبت اوسکی جان گزا تھی

کہ ڈرتا تھا کرشن اوس سے ہمیشہ
چلایا مکر سی یون اوسپہ تیشہ

ہوا ایسال سی جنگ و جدل جب
برادہ گوز نکلا مکر و فن سب

شکست ایسال سی وہ سخت کہائی
مصیبت زخم کی جان پر اوٹہائی

کہ عقل و ہوش اوسکی اوڑ گئی سب
سونگہائی نخلخی اوسکو وہان تب

چلا اور خاک بہی اپنی بکہیڑے
چلا دی اپنی گہر کو وہانسی گاڑے

ہوا مشہور کو بہی دی ترغیب باطل
کہان باطل سی ہو تہذیب یا طل

اگر معبود تہا پہر کیون کیا عجز
کرن کی آگی کیون کر رہا عجز

اگر معبود بن بیٹہا تہا وہ دون
تو نامردی ہوئے کیون اوس سے پہر یون

کہ منت سی کہا اوسنی کرن کو
جو مرضی ہو اوٹہاؤن مین چرن کو

رہون مین یعنی خدمتگین شب و روز
حکومت مین اطاعت مین شب و روز

جو تہا معبود وہ قوم دنی کا
تو عاشق کیون ہو پہر رکمنی کا

اگر معبود اندر من کا تہا کشن
تو کیون ہتراکا بندہ بن گیا کشن

کہ جسکے عشق نی اوسپر جفا کے
نزکہی قید کچھہ شرم و حیا کے

بلند ایسی ہوئی شہوت پرستے
کہ شان سیام جی کو آئی پستے

ہوا وہ جو ہونا تہا پہر اوس سے
ہوا خون ایک عالم کا پہر اوس سے

کیا جب بزم میخواری کا ساماں
وہ تہا بالکل جہاریکا سامان

ہوا قتل عظیم اوسکی سبب سی
کہ خود بہی مر گیا رنج و تعب سے

ہزارون جی کی جی مین ہائے افسوس
رہین وہ حسرتین ای وای افسوس

لگا زخم سنان تیر صیاد
ہوئی قید بدن سی جان آزاد

جو ہر دم گوپیون کی کہیر کہائی
غضب ہے وہ سنانِ تیز کہائی

ذرا بہرِ خدا انصاف کرنا
کہ جبکا ہوئی اس ذلت سی مرنا

وہ مردہ ہی ہی معبودی کی قابل
وہ بد ہوئیگا اس خوبی کی قابل

یہہ جیسے عام فاسق ہوتی ہین اور
نہا یہہ فاجر[1] عاصی بہی بدطور

یہہ تہا خاصِ خواصِ قومِ فجار
کہ اسکے مثل کب ہی کوئی بدکار

نہین باندہا ہے جھوٹ اسمین سرمو
کتابین دیکہہ اپنے کہول کر تو

تیر دوم باسنانِ تیز برای کوریِ چشمِ فتنہ انگیز بلاخیز

بہت ہتی تیرِ اوّل مین درازی
نہتی تیر افگنی ہتی تیزہ بازی

جو دو تین[2] اور باقی ہین بلا خیز
یہہ سب ہین تیرِ اوّل سی بہت تیز

الٰہی تیری رحمت سی یقین ہے
الٰہی تیری قدرت سی یقین ہے

کمانِ تیغ زن کا تیرِ ثانے
نکالے چشمِ اندرمن کا پانے

وہ برمہا اور تمہاری بشن[3] بہگوان
عجب معبود ہتے محکوم شیطان[4]

نہ اپنی نفس و شہوت پر ہتی قادر
نہ دشمن کی ہلاکت پر ہتے قادر

بنی جب دیہہ کی حامی سری بشن
بنی صہبای آفت سی سڑی بشن

نشانہ ہو گئے تیرِ بلا کے
ہوئی مقتول شمشیرِ بلا کے[5]

لگا بیرِ بہدر کا جو کہٹو انگ[6]
لیے ہوش و خرد اک ضرب نے مانگ

زبان پر اوسکی اک شور و فغان تہا
خدا کا ہیکو تہا جو نیم جان تہا

گرڑ نے جب گرڑ[7] مین اپنی ٹہونگین
سراپا جب لگا مین اپنی ٹہونگین

ہوا نا چار منت کش کرڑ کا
کہ تہا ٹہونگون ہی مرجانیکا دہڑکا

[1] فاجر عاصی بہی بدطور
[2] جو دو تین اور باقی ہین بلا خیز
[3] بشن بہگوان
[4] عجب معبود ہتے محکوم شیطان
[5] ہوئی مقتول شمشیرِ بلا کے
[6] لگا بیرِ بہدر کا جو کہٹو انگ
[7] گرڑ نے جب گرڑ مین اپنی ٹہونگین

خدا اوسکو بنایا کس نظر سے — کہ جو ڈرتا ہے یون اک جانور سی
بس ایسا ہی وہ برہما ناتوان تہا — کہ مغلوب ہوا دشمنان تہا
نہتا دونون کو پہلی گیان کچہہ ہی — علوم اور معرفت کا دہیان کچہہ ہی
ہوا اونکی لیے (برہما) اک لنگ ظاہر — کہ تا ہو جائین وہ ہر شی سی ماہر
سکہایا لنگ نے ہر بود و نابود — بنا ان دونون معبود دنکا معبود

استنباط تیغ زن از کردار اقتداران اندرمن

کسی حالت مین ہوئی جو کہ جاہل — نہین ہرگز الوہیت کی قابل
خدا ایسی کو جو جانی وہ کافر — الٰہ ایسی کو جو مانی وہ کافر
کہ عین کفر ہے ایسا عقیدہ — الٰہی ہو نی اوسکا سر بریدہ

آمدم بمدعا بہر سرور دلہا

بنے جب لنگ کی شاگرد دونون — رہے وہ اوسکی گرداگرد دونون
رہی اوسکی طلب مین بوالہوس (برہما) جان — کہ گذری دس ہزار اونکو برس (برہما) جان
نپایا لنگ کا پر انتہا کچہہ — تو یون سمجہا یہہ ہی کیا جانی کیا کچہہ
جب اوسکا انتہا نا بود سمجہے — تو اپنا اوسکو وہ معبود سمجہے
بنانا عاجز و جاہل کو معبود — غضب ہے اے ہنودای قوم مردود

روایت ادہیائے سیوم شب پوران بنا برانتباہ ہندوان

یہہ شب پوران مین لکہا ہوا ہے — جب اونکو (برہما) درشن لنگا ہوا ہے

تو تہا اوس لنگ مین وہ راز پنہان
کہ جسنے بشن اور برہما کو دیا گیان

ہوئی گایتری کی اونکو تلقین
ہوئی راز خفی کی اونکو تلقین

وہ جو کچھہ لنگ نے باتین سکہائین
سب اوس راز نہانی نی جتائین

وہ تہا راز نہان کیا اوسمین بی ریو
نہان ہتی لنگ مین آپہی مہادیو

ظہور اس شکل مین اپنا کیا تہا
تو یہہ یہہ وہیان گیان اونکو دیا تہا

اگر اس بات مین ہمسی خفا ہو
تو تو یہہ نظم شنکر سے سن لو

اگرچہ ہے وہ ہم مذہب تمہارا
مگر کیونکر ہو امر حق کا اخفا

نہین سب ایسی بی انصاف ہندو
کہ جیسا آج بی انصاف ہی تو

کہ کہتا ہے مگر جاتا ہے کہکر
کہ جیسے کوئی ڈر جاتا ہے کہکر

نظم شنکر دیال صدق مقال مترجم پوران بہر تفضیح ہندوان

کہا ہم مالک زیر و زبر ہین
کہین مخفی کہین پر جلوہ گر ہین

سری برہما ہون خلاق زمانہ
کرین بشن انتظام حاکمانہ

ہمین سرشتہ کار عدم ہو
شگفتہ ہمسے گلزار عدم ہو

رہین گی پیچہے ہم پہلوی بشن
غم فرقت نا ہیگا سوئی بشن

تمہین سارستی مرغوب ہونگی
سری گوری ہمین منسوب ہونگی

تیغ زن

عجب ہے گیان ہی اور وہیان یہہ ہے
کہ بہرتا دلمین وہ ارمان یہہ ہے

بنے جس سے غلام فرج دونون
ہوئی وہ وقف ہرج و مرج دونون

جب ایسی شکل مین اہل عروج آئین
تو دلمین کیون نہ اسرار فروج آئین

سری لشنو خدا جو خود بنا ہے
مہادیو اوس خدا کا بہی خدا ہے

یہہ اندر من تری کیسے خدا مین
خدا اپنے لیے رکہتے جدا مین

مضمونِ ادہیای ہژدہم شب بیران بہر سرنشن سنوان

ہوئی جب عقدِ گوری جی کی محفل
ہوئی جب گرم اوس شادی کی محفل

تو برہما بہرے ہتے وہان دم سرد
غمِ گوری مین رنگ چہرہ تہا زرد

کہ لیجائیگا گوری کو مہادیو
یہہ کس نازک پری کو لیچلا دیو

کہین پردیسی نکلے دیکہہ پائی
وہ گوری جی کی انگشت حنائی

ہوا گویا یہہ اونگلے کا اشارا
کہ اپنا دل ہمین دی ڈال برہما

کہ ہے شکل بنان شکل ایک
ہوا رمز سر انگشت اسمین لبنیک

ابیات مترجم بیران صادق البیان

سری گوری کی انگشتِ حنائی
سر دست انجمن مین دیکہہ پائی

گرا تخم سری برہما زمین پر
مجسم ہوگیا قطرہ وہین پر

جو دیکہا شنبہو نے چشم غضب سے
زمین پر گر پڑے برہما ادب سے

تخنزن

ہوا لبریز یہہ کچہہ شوق دلبند
کہ برہما جی ہوئی دہوتی مین ائند

اگر خلوت شہوت مین تو یہہ مین
غلام نفس و لذت مین تو یہہ مین

نہ سمجھا یہہ ہجوم مرد و زن ہے — یہہ کچھہ خلوت نہین ہے انجمن ہے
نہ سمجھا غیر کی عورت ہی گوری — کہ رکھتی مجھسے کیا نسبت ہے گوری
جو ہی جلوت مین اتنا جوش شہوت — تو ہو خلوت مین کتنا جوش شہوت
نہین شہوت پرستی یہہ تو کیا ہے — یہہ کیسا بندۂ شہوت خدا ہے
بدم پوران مین ہی یہہ بہی فسانہ — کہ وہ جو منتظم ہین حاکمانہ
پرندا کے محبت مین فنا ہین — ہمیشہ اوس کی مشتاق زنا ہین
سری بشنو رہے یون زندگی بہر — کہ تہی بیخواب ہیخواب جلندہر
اگر کچھہ اور بہی ہی شرح درکار — تو دیکہا کر ہمیشہ سوط جبار
یہہ اندر من فراسب یاد رکہنا — جو ہین یہہ میری مطلب یاد رکہنا
کہ ہین کسکی رضا جو تیری اوتار — جو ہجاے ہے ہت تو تیرے اوتار
تو پہر کرنا مطابق اس رضا کو — رضا جو ہی نشان مصطفے کو
اگر انصاف کا آجائی کچھہ دہیان — تو پہر تو بی تامل ہو مسلمان

تیرسیوم تیغ زن برآماج دیدۂ رمد رسیدۂ اندرمن

یہہ شیو پوران سی لکہتا ہون قصہ — کہ دون اہل نظر کو کچھہ تو حصہ
کہ گوری جی ابہی ناکتخدا تہین — ابہی وہ وصل شوہر سی جدا تہین
گئین کیلاس پر درشن کو اکدن — قدم رکہتی ہوئین اترا کی گن گن
لیے کچھہ پہول اوس گلرو کی سوغات — دیی گل نی گلون کے ہات مین ہات
دوبالا ہو گئی وہان بوئی شہوت — سراپا بن گئین جادوئی شہوت
نگاہ نازی شب جی کو دیکہا — تو ہر پتلی بنے جادو کا پتلا

کہ شب جی وہ پہ مفتوں ہو گئی وہاں | پیے کار دگر گون ہو گئے وہاں

استشہاد باشعار شنکر دیال شیریں مقال

سری گوری قضا راہین مین آئین | برنگ بوی گل گلشن مین آئین
لیے کچھ پھول سوغات چمن پھر | حضور شب گئین سیوا راہن پھر
جو ہارا کام نے پھولونکا اک بان | تو شب کو وصل گوری کا بندھا یان
کہا یہہ حلقہ کیسو غضب ہی | تمہاری جنبش ابرو غضب ہے
نہین بی اعتنائی چاہیے ہے | کلام آشنائی چاہیے ہے
ذرا دل کھول کر گرم سخن ہو | ابھی دم بھر شریک انجمن ہو
مگر ہنس کر ہمارے دل رکھین وہ | بڑی اندیشہ کا مل رکھین وہ
کہا صحبت یہہ بی شادی ہی خوب | عبث یہہ فتنہ ایجادی نہین خوب
رہ بد مین قدم دھرنا بڑا ہے | خلاف شاستر کرنا بڑا ہے
دل شب ہی وہین جانا رہا جوش | سنبھل بیٹھے دوزانو آگیا ہوش

تیغ زن

کہان قایم ہوا ہوش مہادیو | ابھی دیکھو وہی جوش مہادیو
کبھی کیلاس پر شب داو پا کر | رہے کہو نکی عورتون مین پہنچی جا کر
پھرا دھر اپنا پیچ ایسا چلایا | کہ ہر ہ پیچیدہ سو کو وہان گرایا
قدم اوس پہلوان فی ایسا گاڑا | ہزارون ناز نینون کو پچھاڑا
نہین جو میری کہنی کا یقین کچھہ | تو باطل نظم شنکر دیال کچھہ

بیان مترجم و ناظم پوران

بیان کرتے ہین یون سوءِ تِ نکوذات — سنو یہہ اتفاقِ وقت کی بات
رکہیشر ایک جا خلوت نشین ہتے — سر کیلاس پر مسکن گزین ہتی
غرض اکدن وہ ارباب پرستش — گئے کچہہ لینے اسباب پرستش
ہوا شنبہو کے دلکو جوشِ مستے — ہوا آمادہ عشرت پرستے
زنون کی ماپس بیتا بانہ پہنچے — کہ جیسے شمع پر پروانہ پہنچے
ہوئین غائب ہزارون صورتِ ہوشر — ہزارون نی شرابِ وصل کے نوشر

تیغ زن

شرابِ وصل وہ بیشک منی ہتی — جو خمِ شہوتِ شب مین بنی ہتی

مترجم پوران شنکر دیال

بیابان سی رکہیشر پہر کی آئی — شگفتہ غنچہ سب پژمردہ پائی

تیغ زن حدید المقال

ہوا دہان ہر گل تر کو جب زوال — تو ہو جائین نکیون پژمردہ پامال

اقوال لالہ شنکر دیال شاعر ذی کمال

ہوئی غواص دریای قلق مین — دعایون کی سدا شیو جی کے حق مین

لالہ

کہ لنگ شب گری لشکر زمین پر
نہ رغبت ہو کسی زہرہ جبین پر

اوسیدم لنگ شنکر گر پڑا صاف
جدا قالب سی ہو کر گر پڑا صاف

مگر اوس لنگ نے آفت مچائی
قیامت دیوتون کی سر پر آئی

غریق بحر خون بیتاب تہا وہ
طپش مین صورت سیماب تہا وہ

او چلتا تہا دل بیدل کی صورت
تڑپتا تہا پڑا بسمل کے صورت

قرار اوسکو نہ تہا دم بھر کہین پر
زمین پر تہا کبہے عرش بریں پر

ہر لنگ شعلہ تہراتی تہی خلقت
حرارت سی جلی جاتی تہی خلقت

رکہون نے فرط غصے ہو کی لاچار
حقیقت کی سری برمہا سی اظہار

سری برمہا نی فرمایا کہ ہیہات
بڑی تمسے حماقت کی ہوئی بات

بنے مہمان شیو شنکر تمہارے
ہوئی خود رونق افزا گہر تمہارے

تمہین شیرین زبانی چاہیی تہی
ادائی میہمانی چاہیے تہے

قدم دہو دہو کے چرنامرت لیتے
جگہہ شنبہو کو سنکاسن پی دیتی

عوض اوسکی یہہ تمنی بددعا کی
جہالت کی حماقت کی خطا کے

تیغ زن

نکیو نکر عقل مین ہو مین یگانہ
کہ خود برمہا ہین خلاق زمانہ

جہا نمین مستشار ایسے کہان ہین
مشیر نیک کار ایسی کہان ہین

او دہر شب بادہ شہوت کی خمار
ایدہر یہہ مستشار اک مست سرشار

عجب ہے سرزنش کی واہ برمہا
کہ آخر ہو رکہون کی شاہ برمہا

ادا کیا اور ہوتے میہمانے
جب اوسکو دی چکے ہمخوابہ جانی

جو ہتین و ہان گلعذارین سنبلین مو
بنین وہ سب فراشِ خارِ شبہوۃ
مگر ہان تہا یہہ مہمانی سے باقی
کہ رکہہ مفعول بنتی اوسکی خودہی
ادای ۱۲ لیے اعلام کرواتے ۱۲

شنکر دیال پرفن

کرو جا کر سری گوری کو خوشنود
کہ ہو کچہہ انکا را شکل بہبود
کرین تکلیف خود بہر ضرورت
مہارانی بنین آ رکہہ کی صورت
غرض سب رکہہ ہوی مصروفِ طاعت
کہ آخر تہی وہ سب مالوفِ طاعت
ہوا گوری کو جوشِ مہربانے
بنین خود صورتِ آرکہہ بہانی
ہوا وہ مستقل لنگ آخرِ کار
ہوئی خلقت مئی عشرت سی سرشار

تیغ زن

بہلا کیونکر نہوتا مستقل لنگ
کہ مدت تک رہا تہا حسنہ دل لنگ
سوئی اپنی جہان گوری جی خود لایکر
تو کیا پہر ہی نہ زخمِ شب سی جاگین
سوزن ۱۲ لیے الطائف

شنکر دیال شیرین سخن

پرستش رہنے کی آنکہون سی سرسے
زمین پر آسمان سی پہول برسی
کیا پہر یون سدا شیو جی نی ارشاد
کرین سب لنگ پوجن بادلِ شاد
اسی سی حاصلِ آرام ہوگا
پسِ مردن بخیر انجام ہوگا

سنانِ بیانِ تیغ زن

لگام

لگا یہہ تیر شنکر کے کمان کا — نہین اصلا یہہ تیر اپنی کمان کا
مگر یہان ہمکو وہ یون ہات آیا — کہ گویا گمشدہ اپنا ہی پایا
خفا مجھپر نہونا ای دل افگار — کہ ہین شنکر و یال اسکے کماندار
ذرا تو یاد رکہنا یہہ ہی باتین — کہ شیو شنکر رہے کس کس برے مین
نکالی جو اونہون نے دل کے ارمان — وہ تہی راہ خدا یا راہ شیطان
اوٹہایا جب وہ زخم لنگ جان پر — تو کیا باعث ہوا تہا اوس مکان پر
سراپا گر نتہے وہ عاشق فرج — ہوئی پہر داؤسی کیون سا رق فرج
اگر وہ ہو کی زخمی جان کہوتی — تو کیا اچہی شہید فرج ہوتی
یہہ جیسے کاٹتی ہین چور کی ہات — کہ چوری ہات سی کرتا ہی بدذات
تو یہان ہی تہا جو آلہ رہزنی کا — رکہون نی بس اوسیکو جڑسی کاٹا
وہ یعنی جو کہ تہا چوری کا اوزار — اوسیکا کاٹنا بس تہا سزاوار
جو برمہانی کہا تمنے جفا کے — جہالت کی حماقت کی خطا کے
کہو کسکے لیے یہہ زخم کہائے — یہہ کسکی راہ مین صدمے اوٹہائی
رکہون نی اوسکو ذلت کیلیے دی — یہہ تم بہی جانتی ہو جس لیی وے
یہہ اوس فرد امانت کی سزا ہی — یہہ سب اوسکی خیانت کی سزا ہی
یہہ سمجہو تو اگر ہوتا خدا وہ — تو کیون ایسی بلا مین جہیلتا وہ

تیر چہارم بابیکان صد تصادم بر جان خستہ تن بیچارہ اندرمن

نہایت تیز ہے یہہ تیر چارم — کہ ہی یہان آب پیکان پر تلاطم
یہہ تقسیم سہام آئی درست آج — کہ یہہ ہین چار اور وہ دو ہین آج

ف ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

ملے حصّے مین بے تقصیر دو دو — وہ ایک ایک آنکھہ اور بہہ تیر دو دو
یہہ تیرا اونکی صفت ہین سب سے یکلخت — جنہون نے توڑ ڈالی تھے کمان سخت
کہ جنکو رام جی کہتے ہو تم لوگ — لگا ہے جنکا سیتا جی سی سنجوگ
تمہاری رام چندر جی خدا ہین — مگر کیا تابع نفس و ہوا ہین
کہ سُنکر شہرۂ سیتا جنک مین — وہ اوڑکر آگئے گویا جنک مین
ہوا دیدار گلرو سیر گل مین — ملی بوئی سمن بو سیر گل مین
نظر اونکو جب آئی جانکے وہان — بنی وہ جان انکی جانکی وہان
اب آگی ہین نہین کرتا بیان کچھہ — جو اونپر عشق مین گذرا وہان کچھہ
کہ تمکو بدگمانی ہے مری ساتھہ — یہہ لو لکھتا ہو نین نظم جگناتھہ
کہ جسنے نظم رامائن لکھے وہ — جو تلسی داس سے بھاکھا مین تھی وہ

اشعار صداقت خزاین از جگناتھہ ناظم و مترجم رامائن

خرامان صورت کبک سبک سیر — گئے سیتا بصد فرحت سوئے دیر
خواصون اک خوبرو ہمراہ سیتا — گئے سوئی چمن بہر تماشا
نظر آئی وہان پر رام و لچھمن — بشکل آفتاب و ماہ روشن
جو دیکھی باغمین وہ سرو و شمشاد — شتابان سوئی سیتا آئی دلشاد
کہا سیتا سی کر اوسنے شادان — کہ ای سردار خیل پاک نسوان
خرامان ہین عجب دو سرو و شمشاد — جنابان چمن مین یا دل شاد
خدا جانی ملک ہین یا بشر ہین — بظاہر صورت شمس و قمر ہین
ہوا سیتا پی جب یہہ اشکارا — ہوئی سودل سے مشتاق نظارا

زلیخا و ہمنشین ہتے شوخ و گستاخ — دکھائی دو نو گل در پردۂ شاخ
نظر آئی جو رشکِ گل وہ رخسارہ — ہوئی مانندِ بلبل عاشقِ زارہ
جو دیکھی اوسنے روئی شوخ طناز — تو آنکھین شکل نرگس ہگئین باز
نظر آئی جو قد بی ساختہ وہ — ہوئی قمری صفت دل باختہ وہ
ہوئی سیتا جو روئی رام سی شاد — نکی جنبش وہان ہی شکل شمشاد
ایدہر سی رام نی سیتا کو دیکھا — ہوئی سو جان و دلسی وسپہ شیدا
جو گل ہتی ہو گئی مانندِ بلبل — جو بلبل ہتی ہوئی وہ صورتِ گل
ہوئی سیتا خود اور سیتا ہوئی رام — ہوئی اوسدن سے سیتا رام سرنام

تیغ زن

کہان ہے پاکدامن ایسی عورت — کہ جو ہے اسطرح بدمستِ شہوت
کہ اک لونڈی کا کہنا ایسا مانا — ذرا قدرِ عبادت کو نجانا
وہین لنگ اور بت و بتخانہ چھوڑے — لڑائی انکہہ اکرا جنبے سے
لڑائین جو نہ آنکھین جانکی جی — تو صلح نفس سرکش کیونکی ہوتے
لڑایا آنکھہ کو دل کو سنایا — کہ صلح کل نہین ہے کارِ دانا
یہہ کہتے ہو کہ ہے سبکا خدا رام — خدا کا ہیکو ہے یہہ نفس کا رام
غلام نفسِ امارہ ہے جو شخص — بنا کیونکر خدا کہیے تو وہ شخص
جو دم بہر مین ہوا شیدائے سیتا — رہا مصروفِ ہو و ہائی سیتا
کہ ہے عیب و نقصان ہے خدا پاک — جو ایسے ہوتی ہین ہوتی ہین ناپاک
ذرا کچھہ اور بہی سن لیجی اب یہان — جو گذری بعد شادی کی غمی وہان

راستی قرائین ناظم رامائن

رہی صحرا مین سیتا جبکہ تنہا
میانِ ہالۂ مہوش جلوہ آرا

یکایک گوشۂ صحرا سے راون
ہوا ظاہر وہان شکلِ برہمن

لگا صندل جبین پر تا بناگوش
کمر تک رشتۂ زنار بر دوش

ملی تن پر جبین سی تا قدم خاک
تنِ لاغر مین پہنی جامۂ چاک

حضورِ جانکی آیا جفا کیش
دعا دیکر کہا ای عصمتِ اندیش

کئی دن سی ہو نمین بی دانہ و آب
نہین ہی بہوک کی ہمدم مجھی تاب

مین آیا سنکی تجھکو صاحبِ جود
عطا کر مجکو ہو جو کچھہ کہ موجود

ہوا جب اسطرح سائل برہمن
اوٹھی لیکر ثمر وہ پاک دہمن

جتی نی یون کہا تب ای نکوذات
نہین لیتا ہو نمین وابستہ خیرات

اگر اس دائری سی باہر آکر
کری مجکو عطا تو ہے نکوتر

جو ہتی اہلِ کرم وہ غیرتِ ماہ
ہوئی نکرِ عدو سی کچھہ نہ آگاہ

برنگِ ماہ ہالی سی نکل کر
لگی دینی برنو وہ سمن بر

نعلین جانکی کو لیکے راون
سو لنکا اوڑا ناگاہ دشمن

چلا سیتا کو لیکر یون وہ بی پیر
غزالِ ناتوان کو جسطرح شیر

بہت سیتا نی کی فریاد وزاری
بچشمِ تر بہت کی اشکباری

فراقِ رام مین جز نالہ و آہ
نتہا غمخوار کوئی اوسکے ہمراہ

وہ جاتی ہی چلی بانچ و اندوہ
نظر آئی کئی میمون سرِ کوہ

وہان سیتا نی از بہرِ نشانے
دوپٹا اپنا پہینکا زعفرانے

اوڑا کر الغرض سیتا کو راون — ہوا داخل حصارِ زرمین رہزن
میانِ باغ سیتا کو بٹھا کر — کئی پریون کی چوکی کی مقرر

تیغ زن

اوڑائی ہونگی پہر تو مزی خوب — بہت مدت مین ہات آیا تہا محبوب
اسیرِ غم رہین جسکے دل و جان — نکالے کیون نہ اپنی دلکی ارمان
مکانِ بی خلش ہو اور ہو یار — تو پہر وہان بخلش رہنا ہی دشوار
وہ گوتہین رامجی کی من کی بہاون — مگر تہا عشق سے مجبور راون
وہ راون دیت تہا گو دیو صورت — مگر غالب ہی سب پر دیو شہوت

ناظم رامائن

ہرن کو مار کر جب شاہ والا — پہرے لیکر اودہر سے مرک چہالا
ہوئی لچھمن سے رستی مین ملاقات — کہا شاہِ دو عالم نے کہ یہہات
کہان سیتا کو چہوڑا تمنے تنہا — یہان دیون سی ہی دشوار بچانا
مجہے اندیشہ ہے یہہات یہہات — نہوگی جانکی سے اب ملاقات
کہا لچھمن نے ایشاہِ نکوکار — کیا سیتا سے مینے عذر سو بار
نانا مجکو بہیجا آپ کی پاس — تلائین آپ اپنی دلمین وسواس
یہنین درہے اوسی یون سے ایشاہ — وہان نالے مین ہے وہ صورت ماہ
غرض اس گفتگو مین رام و لچھمن — شتابی آکی پہنچے سوئی مسکن
نپایا جانکی کو اوس جگہہ پر — ہوئی اندوہگین دونون برادر

بہت جنگل مین ہر سو خاک چھانی — کہین پائی نہ سیتا کی نشانی
بہت ڈہونڈا میان دشت و گلزار — نپایا پر سراغ بلبل زار
بہت ڈہونڈا تہ ہر سرو آیا — نشان قمری شیدا نپایا
بہت ڈہونڈا میان سبزہ ہر سو — نپائی پر کہین اوس گل کی خوشبو
بہت کہسار مین کی جانفشانی — نپائی اوس ہما کی کچہہ نشانی
غزالون سی کبہی کہتے تہے رو رو — کہین دیکہا ہے تمنے جانکی کو
کبہے کہتے تہی مرغان چمن سے — خبر سیتا کی لاؤ جا کی بن سی
جو دیکہا شہ نی سوئی دشت و صحرا — فراق جانکی مین یہہ تماشا
ہوئی غمسے زبس بی صبر و طاقت — چبہے غم کی جگر مین خار کلفت
بہت کی مثل باران اشکباری — بہت کی رعد کی مانند زاری
ہوئی بیتاب غمسے صورت برق — ہوئی سیل سرشک چشم مین غرق
غرض اسطرح سی تا موسم ابرہ — رہے بیخواب بی آرام و بی صبر

تیغ زن

اب آگی رامچندر کا فسانہ — اور اونکی جستجوئے حاکمانہ
وہ بیمونون سی استمداد اونکی — وحوش دشت سی فریاد اونکی
وہ جو جو کچہہ کہ روپ اپنے بنائی — تلاش یار مین بندر نچائے
کہ ملجائی تماشا گاہ مین کاش — جو میری جانکی ہوجاؤن بیشاش
وہ اونکی آہ و زاری بیقراری — وہ اونکی ولفگاری اشکباری
وہ اونکی دیت راون سی لڑائی — پی سیتا تہمتن سے لڑائے

وہ برسون تک مصیبت کا اوٹھانا
وہ دیوون سی ہمیشہ زخم کہانا

بہت بچمن نے بہی صدمی اوٹھائی
پی سیتا بدن پر زخم کہائے

وہ اوس جنگ و جدل کے جانفشانے
کہ ملجائی کہین سیتا بہانے

وہ اونکا رنج و غم درد و مصیبت
وہ اونکی سر بسر تحقیر و ذلت ؛

وہ قصی ہین سبہے ایسے بہت طول
کہ آمال اونکے ہین جیسے بہت طول

اگر مطلوب ہے تفصیل حالات ؛
تو رامائین کو اپنی دیکہہ دنرات

مقام غور ہے اور جائی انصاف
مگر کرتا ہے کون اب ہائی انصاف

کہ گذرا اونپہ غم راہ خدا مین
وہ سب یا طاعت نفس و ہوا مین

خدا گو آپ بن بیٹہے ہتی وہ لوگ
ہوائی نفس کے بندی ہتی وہ لوگ

وہ حالات رسول اللہ دیکہو ؛ ؛
مقامات رسول اللہ دیکہو ؛

وہ اخلاص رسول اللہ واللہ
غم خاص رسول اللہ واللہ

سراسر ہتی وہ للہیت اونکی
نہتی یکذرہ نفسانیت اونکی

صلوۃ اونپر سلام اونپر ہو ہر دم
درود خاص و عام اونپر ہو ہر دم

یہہ احوال اپنے معبودونکے دیکہو
یہہ اعمال اپنے معبودون کے دیکہو

یہہ مین کہتا نہین میرے بیان سی
تم اپنی ہی کتابون کی بیان سی

جو ہو منصف تو کہدو تم ہے بیباک
چہ نسبت خاک را با عالم پاک

یہہ زخم ای تیغ زن پہم لگائی
اب اچہا ہے کہ تو مرہم لگائی

علاج زخم اندر من ہی جویا ؛
غزل ہے مرہم کافور گویا ؛

مرہم نہی غزل بر زخمہای اندرمن از تیرہای قلام تیغ زن

ہمیشہ کیون نہ جیے کشن جب اِلہ ہوئی ۔۔۔ سنانِ تیر سی کیون مرکی خاکِ راہ ہوئی
کیا ہے گوشۂ دامان سے بحرِ عصیان خشک ۔۔۔ کرشن جی سی ابھی کچھہ نہین گناہ ہوئی
ہزارون ہوگئین خسمونکی جلتی جی رانڈین ۔۔۔ وہ گوپیون کی پیا جب موئی تباہ ہوئی
کیا تہا اونکو بھی کیا فتنۂ منی نی تباہ ۔۔۔ جو رکمنی کی وہ یون کشتۂ نگاہ ہوئی
وہ جیسی خود بھی سیہ روسیاہ دل تہی سیام ۔۔۔ تو زہرِ مارِ سیہ سی وہ رو سیاہ ہوئی
ہوا جو فرجِ اہلیا کا عشق اندر کو ۔۔۔ تو خود بھی وہ ہمہ تن مثلِ شرمگاہ ہوئی
وہ کہائی عشقِ اہلیا مین مرگ چہال کے ۔۔۔ کہ روسیاہ سدا کو جنابِ ماہ ہوئی
خدا بھی بنکی مہادیو جی مین کیا بی صبر ۔۔۔ کچھہ اور قصد ہی گوری سی بن بیاہ ہوئی
رکھونکی گہر یہ وہ چڑہکر تو خوش ہوئے تہی بہت ۔۔۔ گرا جو لنگ بہت پُر فغان و آہ ہوئی
غضب ہے گرکی ہی دیوؤنکا زور اُسمین رہا ۔۔۔ کہ اوسکی قہر سی سب دیوتا تباہ ہوئی
حیا بہی آئی کہ نانا تہی دیوتا سورج ۔۔۔ جو گنتی اپنی نواسی سی وصل خواہ ہوئے
جو بادشاہ تہی برمہا وہ چاہِ ذلت مین ۔۔۔ غریق اپنی ہی بیٹی سی کرکے چاہ ہوئے
گدا ہمیشہ رہے آپ فرجِ ممتا کے ۔۔۔ برسیت ایسی بڑی گرچہ بادشاہ ہوئی
ہوئی فراق مین سیتا کی رام کیا مجبور ۔۔۔ کہ بندرون سی وہ خود طالبِ پناہ ہوئی

فقط زبان سی ای تیغ زن یہہ تیغ زنی
تم ایسے قاتلِ کفار بے سپاہ ہوئے

مبارک باد تیغ زن بخناب لا اندرمن

یہہ مرہم تمکو اندرمن مبارک ۔۔۔ شفائی زخمِ جان و تن مبارک
مبارک التیامِ زخمِ تمکو ۔۔۔ نہو پہر اہتمام زخم تمکو

ہوئی آنکھو نکو بس صحت مبارک — گئے بیمارئے حیرت مبارک
تمہین ای کاش حیرانی نہو پھر — کبھی یہہ دردِ روحانی نہو پھر
جنابِ سیّدِ کونین سی تم — بہت حیرت مین تھی اور ہوش تھے گم
گئی اب شکر ہے حیرت تمہارے — اب آئی ہوشکی نوبت تمہاری
اب آؤ ہوش مین دیکھو تو کیا ہی — عجب شانِ جنابِ مصطفےٰ ہی
ذرا اب اور سُنیے لالہ صاحب — خدا کی راہ کی رنج و مصائب
اگرچہ آپ کی نزدیک بدہین — مگر مقبولِ اللہ الصمد ہین
مگر وہ ہین شعارِ اہلِ ہمت — وہ ہین عزو فخارِ اہلِ ہمت
کہان وہ ہمت ہیز و مخنث — کہان وہ جرأتِ قلبِ مؤنث
کہ دی ڈالی خدا کی راہ مین جان — رضاؤ مرضیٔ اللہ مین جان
مگر ہان آپ کی عزلت گزینی — ہمیشہ مثلِ بت خانہ نشینی
بہت آرام کی شی نفس کو ہی — کہ راحت ہمین جو ہی نفس کو ہی
نہین اطوار یہہ کچھہ آپ کی ہین — یہہ ساری ہندو ایسی ہی رہی ہین
شعار انکا جبانت ہی جبن ہی — ہمیشہ مار کہانا انکا گن ہے
یہان بس صادق آئی وہ روایت — جو ہی مشہور بنیے کے حکایت

حکایتِ بقال شجاعت کردار با سرہنگی بر اسپ سوار

سوار اکدن کہین ہو کر سپاہی — ہوا تہا جانب مقصود راہی
تو کی رستی مین گہوڑی نی شرارت — یہہ جیسی ہوتی ہی گہوڑون کے عادت
کہین وہان ایک لالہ جی کہڑی تہی — تماشا دور ہی سی دیکہتے تہے

سپاہے پر جو اونکو رحم آیا ۔ تو اپنا ماجرا اوسکو سنایا ۔
نہتی وہ کچھہ فقط اپنے حکایت ۔ نصیحت ہتی پی اہل درایت
وہ ہتی اپنی حکایت کی حکایت ۔ سپاہے کو نصیحت کی نصیحت
شنو شنا جب سپاہی بہائی کی شون ۔ دہائی رام کی مین بیچ کہون ہون
تم اک بدیا تو اب سپاہے مہاری ہی مانو ۔ جو نا مانو تو شاجب آپ جانو
اسی دہندا مین مہاری عمر بیتے ۔ کہ گہوڑا لادتی سنے عمر بیتے
شناجی پر کہا بہائی کی سون ہم ۔ کبہی گہوڑا سی نا ٹیکی تلے دہم
سپاہی نی کہا کہیے مہاراج ۔ کہ ہم بہی سیکہہ لین تمسے مہاراج
تو لالاجی بہت خوش ہو کے بولی ۔ شپاہی جی شنو یا بات مین سے
کہ راکہو یا کی دونو کان پر دہیان ۔ کہڑی تم جون ہی یکہو یا کی دوکان
تو جون ہے گود گہوڑا سی الگ ہو ۔ جو کودی پہاندی تو یا سی الگ ہو
پہر اہی کودکی شاری کا شارا ۔ کہڑی دوایک مین ہو جیون ڈہیلا
سپاہی سنتی ہے غصے مین آئی ۔ تو لالاجی کی دو کوڑی لگائے
کیا پہر اپنے گہوڑی کو بہی مہمیز ۔ وہ گہوڑا بہی وہانسے اوڑ گیا تیز
بدن سیلاتی لالاجی رہے وہان ۔ مگا کلیگ ہے بیچ ہے میرے بہگوان

اندرمن

دروغ و کذب بہتان سر بسر ہے ۔ کہ او سکا معجزہ شق القمر ہے
غلط ہے ماجرا شق القمر کا ۔ سراسر لغو ہے اور بے سروپا
اگر احمد سے ہوتی یہہ کرامت ۔ تو کرتے ہر جگہہ اوسکی روایت

کہن ہوتا ہے جسدم آسمان پر
تو ہوتا ہے عیان سارے جہان پر

تعجب ہے کہ ہو کار نمایان
نہو واقف کوئی غیر از مسلمان

نہون واقف یہودی و نصارا
نہو یہہ رمز سب پر آشکارا ؛

تکیون ہو دلکو یہہ سُنکر رکاوٹ
کہ ہے حضرات کے یہہ کل بناوٹ

کہانتک دونگین اس تقریر کو طول
تو دیکھہ ابطال کو ہوتا کہ معقول

تیغ زن

وہ ہی شق القمر اظہر من الشمس
کان المومنین راوہ بالامس

خبر کیا تجکو اے بطال کذاب
اری او معنوی جہال کذاب

ابی او جہوٹی معبودون کے بندی
ذلیل و ناتوان بندون کی بندے

دروغ بی فروغ آخر کہان تک
بنام شیر دوغ آخر کہان تک

یہہ دیکھہ اب کہل گئے تیری حقیقت
عیان باطل ہے باطل کے حقیقت

جو حق ہی جانتی ہین اہل کینہ
تو اس بیت سی شق ہوتا ہے سینہ

جو ہم شق القمر کے ہو مین قایل
شقاق اہل مذہب ہوئی حاصل

ہوا یہہ شق اول سے ہویدا ؛
کہ بے عقلے ہے امر حق کا اخفا

عصوب تے ہے دلیل شق ثانے
تعصب سے خدا کی بہی نمانے

کہان ڈہونڈا ہی پہر اپنا ٹہکانا
جوان دو ٹکڑی باتون کو نمانا

شقوق اعتراضای معترض یہان
کہی دیتی ہین تیری منہ سے خود ہان

کہ بس ابطال کا باعث یہی ہے
خفا اعجاز حق سی میرا جی ہے

کہ گو یہہ سب جہان کو ہو مسلم
تعصب سے نمانین گے مگر ہم

تو ہو سکتا ہے تو کب مبطلِ حق	مطیعِ چرخ پر ہے محملِ حق
حسد سے تجکو وہ رنج و قلق ہے	کہ تیرا سینہ شق ہے رنگ فق ہے
ابھی جو غم سے تیرا سینہ پھٹ جائے	تو کیا شق القمر کے حقمین شک آئے
کہان وہ پاک دامن شاقِ ماہ	کہان ای تیرہ دل تو دستِ کوتاہ
نرمی ہات اور دامانِ محمد	کہان تو اور کہان شانِ محمد
اگر خورشید سے ہو ذرہ منکر	ضرر خورشید کو پہر کیا ہی آخر
جو استدلال تو کرتا ہے جاہل	وہ دیکھہ اب کسطرح ہوتی ہین باطل
اگر تیری کتابون سی سم اثبات	کرین شق القمر کو بی منافات
تو کہہ ہو جائیگا پہر تو مسلمان	ہوئی جیسے بہت ہندو مسلمان
اگر ہوتی حیا اور عقل و انصاف	سمجہتا تو ہماری نقل و انصاف
مگر جو کچہہ ہے تو معلوم ہے بس	کہ تیری کفر کے اک دہوم ہی بس

ثبوتِ شق القمر معجزۂ جنابِ رسالت مآب افضل موجہد سرم مہاسبہات

بنے تم بوالعجب بچہیا کے باوا	تعجب سے جو کرتی ہو یہہ دعوا

اندر من

تعجب ہے کہ ہو کارِ نمایان	نہو واقف کوئی غیر از مسلمان

تیغ زن

یہہ دیکہہ اس سے تو مین ہندو بہی واقف	مہابہارت سی ہی کچہہ تو بہی واقف

لہ
لفظ القمر مونث ہونے کی تحقیق
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب میرٹھی
مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی کے
دامان پاک جناب رسالت مآب

تو انکہین کہولا دہمین دیکہہ لیا ہی — کہ بالتصریح یہہ لکہا ہوا ہے
جہانمین ایکوقت ایسا ہوا تہا — کہ شقِ ماہ تابان گر گیا تہا
گرا تہا چاند کا حصہ مقدر — مگر پہر مل گیا وہ اُسمین جاکر
یہ اسمین ہندوؤنکا قول بی ہی — کہ شقِ ماہ بسوا مترسی ہے
ہوا باطل ترا انکار بالکل — کہ تو جو یہہ مچاتا ہے بہت غل

اندرمن

غلط ہے ماجرا شق القمر کا — سراسر لغو ہے اور بی سروپا

تیغ زن

غلط ہے ماجرا تیری بیان کا — تری باتین ہین لغو اور بی سروپا
ترا فن لغو گفتاری ہے بالکل — ترا شیوہ غلط کاری ہے بالکل
یہہ استدلال تیرا ای خجل ہے — کہ اپنی کذب سی تو مستدل ہے
جہان کچہہ تیری دعوی کی بیان ہے — دلیل اوسکی فقط کذب زبان ہی
ہوا شق القمر ہر طور ثابت — ہوا تو ہی وجود شی سی ساکت
نزاع اسمین نہ اب باقی رہا کچہہ — مگر ہان یہہ تو باقی رہگیا کچہہ
کہ تہا وہ معجزاتِ مصطفے سے — ہوا تہا یا کہ بسوا کی دعا سے
تو لازم ہی ابہی ہوکر فراہم — دلیلین لائین حسبِ مدعا ہم
مگر ہوئین تو اترسے وہ اخبار — کہ ہو جن سی ثبوت اعجاز مختار
ہوا شق القمر قرآن سے ثابت — کلام اللہ عالی شان سی ثابت

بدیہی امر ہے جسکا (قرآن کا) تواتر — ہمین ہے جس تواتر سی تفاخر
کہ کوئی لائی تو ایسا کہین سے — کہ ہمسر ہوئی قرآن مبین سے (قرآن مبین کے)
ذرا تو شکل انشق القمر دیکھہ — کہ ہے وہ فارق ہر خیر و شر دیکھہ (انشق القمر کا)
یہہ وہ مسلول سیف قول حق ہے — کہ ہر باطل کا اس سے سینہ شق ہے
جو کافر ہے قیامت کا ہے منکر — وہی یہان اس ہدایت کا ہی منکر (انشق القمر کا)
اگر تفسیر آیت ہوئے مطلوب — تو ہر تفسیر مین مذکور ہے خوب (انشق القمر کی)
ذرا تو دیکھہ ہے کیسا بیان وہ — مگر احمق کہان تو اور کہان وہ
کہان شان کتاب اللہ غفار — کہان بقال کی دلال بازار
اگر مطلوب ہین اخبار صادق — اسی تصدیق کے آثار صادق
تو اول سن بخاری کی روایت — بخار کفر کو ہے جس سے وحشت
مگر تیرا بخار اوترے تو کیونکر — یہہ مدت کا بخار اوترے تو کیونکر
اگر تجکو ندامت سی عرق آئے — بخار کفر تیرا بہی اوتر جائے
مسلسل یون حدیث اونسی یہان کے — سند کی سلسبیل ایسے روان کے
کہ ہی میرے حدیث اونسی یہہ سند — جو عبد اللہ ہین ابن محمد (بخاری نے)
وہ عبد اللہ کہتی ہین کہ یونس — خبر دیتی ہین مجکو خیر انفس (یعنی عبد اللہ کو)
تو پہر یونس یہہ کہتے ہین کہ شیبان — خبر دیتی ہین مجکو جبر دی شان (یعنی یونس نے)
یہ شیبان کہتی ہین عالی روایت — کہ ہی مجکو قتادہ سی روایت (یعنی شیبان نے)
قتادہ کہتی ہین مجکو انس سے — روایت ہے بڑی صافی نفس سے (یعنی انس سے)
انس کہتے ہین صدق و راستی سی — کہ اہل مکہ سائل تھے نبی سی
کہ اعجاز اونکو دکہلائین محمد — کوئی راز اونکو دکہلائین محمد

(دکہلایا)

دکھایا پھر محمد مصطفے نے — حبیب کبریا خیر الوری نے
یہہ اونکو معجزہ شق القمر کا — اشارہ جب ہوا خیر البشر کا
بخاری اس حدیث مصطفے کو (کفار مکہ کو) — مصدق اور بھی کرتی ہین دیکھو
اسیکے نقل مین یعنے اسیطور — مسلسل چار ہین اسناد وہان اور
مسلسل ہین جو اسناد بخاری (حدیث) (مسلسل) — حیات صدق کی نہرین ہین جاری (طرق رواۃ)
اگر لکھون رواۃ ہر روایت (جمع راویان) — تو تجکو طول کے ہوگی شکایت
نمونہ کو کفایت بس یہی ہے — مفصل جو بیان اب ہوچکی ہے
بخاری سی جو تپ چڑھتی ہی تجکو — تو سوط اللہ تیری پاس اگر ہو
اوسمین دیکھہ لے تفصیل احوال — مگر کب دیکھتا ہے تو بد افعال
کہ وہ تیری لیے طعن سنان ہے — تجھے پارای سوط اللہ کہان ہے
کہ وہ ہو اور تری اوسپر نظر ہو — تری تسکین اوسکو دیکھکر ہو
جو دیکھی تو تری آنکھین کہان ہین — وہ تیری فہم کی باتین کہان ہین
ابو عیسے خبر دیتی ہین ہم — کہ جو ہین ترمذی شہور عالم
طریق اونکے روایت کے ہین خمسہ — حواس خمسہ پائین جن سی رتبہ
وہ لاتی ہین اسی سچی خبر کو — رسول اللہ سی شق القمر کو
طریق بعض سی یہہ ہی عیان ہے — وہ یعنی ترمذی سی جو بیان ہے
کہ جب کفار مکہ نے یہہ دیکھا — کہ ظاہر معجزہ ہے مصطفے کا
تو کہتی تھی وہ کذاب و غلط گو — محمد نے کیا ہمپر یہہ جادو
مگر تھا بعض کا اقرار یہہ بھی — نہین جادو یہہ ہے امر حقیقی
اگر جادو ہی یہہ افسانہ ہوتا — تو ہر یک کو اثر اسکا نہوتا

اسی حقیت شق القمر مین — اسی حقیت خیر البشر مین

حدیث مسلم عالے روایت — طریق تیرہ سی ہی روایت

اگر مبسوط لکھون اونکی اسناد — تو تجکو طول سے ہوگی فریاد

محدث اور بہی ساری نکو کار — صحیح اسناد سی لاتی ہین اخبار

صحیح اسناد مین سبکے ہیطور — نہین انکار ہوسکتا کسی طور

تواتر سی جہان آئین یہہ اخبار — وہان پہر کسکو ہے یارای انکار

ہوا شق القمر جب مصطفے سی — رسول اللہ خستم الانبیا سے

تو اہل ہند نی دیکہا اُسیدم — ہوا وہ مہر سان مشہور عالم

یہہ تاریخ فرشتہ مین لکہا ہی — بہت اقوال سی ثابت ہوا ہی

بہت اغیار نے دیکہا ہے اوسکو — بہت کفار نے دیکہا ہے اوسکو

عداوت سی چہپا جائین تو کیا ہی — وہ کچہہ باتین بنا جائین تو کیا ہی

یہہ اعجاز نبی ضرب المثل ہے — ابہی تجکو تعجب کا خلل ہے

کیا اب جسطرح اثبات ہمنے — حدیثین لکہین اور آیات ہمنی

ثبوت اسکا تواتر سی کیا یہان — بہت داد ثبوت اسمین دیا یہان

کہ یہہ شق القمر امر خدا سے — ہوا بی شبہ و بیشک مصطفے سی

بہلا ایسی سند لائی تو کوئی — مقابل مین ذری آئی تو کوئی

بس اب ہندو بہی جبتک اپنی اسناد — تواتر سی نلائین مثل نقاد

کہ ہم لائی ہین اسناد اپنی جسطور — نلائین گے اگر ہندو بہی اسطور

تو دعوی نسبت شق القمر کا — رہیگا سوی ہوا ہتر جہوٹا

دلیل انکی فقط قول زبان ہی — دورغ و کذب جسکا ہمعنان ہی

مسلسل لائیے ایسی روایت — کہ بسوا متر ہو جسکے نہایت
ملاؤگی تو یہہ ہے شرطِ انصاف — کہ فرمانا مسلمانون پی الطاف
ذرا پہر دین انکا مان لینا — یہہ اپنا دین جھوٹا جان لینا
کہا سنے لا ئینگے یہہ امر عالے — کہ انکا دین ہی اس غم سی خالی
کہان ان ظالمونمین بوی انصاف — کہان سنگین دلونمین جوی الطاف
یہہ نقادِ زر و سیم و گہر ہین — نہ نقادِ خیر و شر ہین
یہان جو کچھہ ہی بالکل بے سند ہی — سراسر ہر تعامل بی سند ہے
حیاتِ دنیوی ہی دین انکا — ثباتِ دنیوی ہے دین انکا
جو انکا دین ہی لہو و لعب ہی — سند جو انکی ہے وہ مضطرب ہی
بس انکا دین ہی زین و تفاخر — یہہ جاہ و مال دنیا کا نکاثر
سمجھتے ہین یہہ اولاد اپنی بنیاد — بنی ہی انکی دل کی آپدا اولاد

اندرمن

تعجب ہے کہ ہو کارِ نمایان — نہو واقف کوئی غیر از مسلمان

تیغ زن

بہت کچھہ سن چکی ہو اس عجب پر — تعجب مٹ گیا ہوئیگا اکثر
ذرا سنیے ہماری بہی تعجب — بیان کرتی ہین ہم جو بی تعصب
جواب اونکی ابہی بہجواؤ جلدی — کہ ہر دم ہی فزون حیرت ہماری

تعجب اوّل

تعجب ہے تمہاری کشن جس رات
کہے تھے گوپیون مین محو لذات

ہوا اوس رات کوشش آہ کا طول
جواب اسکا ذرا دیجے تو معقول

منجم تھے ہزارون ہند مین جب
کہ تھی ہر دم مطیع کشن وہ سب

تعجب ہے کسونی کچھہ نکلہا
تو ظاہر ہے کہ یہ قصہ ہے جھوٹا

جو آتی ایسی شب آشوب عالم
تو رہتا اوسکا غل تا حشر ہر دم

ضرورت طول شب کے اونکو کیا تھی
اونہین جلت زنا کی بر ملا تھی

اونہین کیا تھی لباس شب کے حاجت
وہ تھی دنیا مین کھلی خود وقف شہوت

جو لی بہاگی تھی کپڑی ننگیون کی
بڑی عاشق تھی ننگی گوپیون کے

مگر کچھہ یہہ تو کہہ سکتے ہو تم ہان
(نہا گوپیون کے)
زمان برج برج عیش تھین وہان

(جواب مین ہان)
تو برج عیش مین کچھہ بھی نہ دیکھا
کہ نکلا مہر تابان یا نہ نکلا

ہوئی ایسی مئی لذت سی اندھی
بنے شب کو رئی شہوت سی اندھے

نظر آیا نہ کچھہ بھی تا بشبش ماہ
رہی مشغول لذت کشن ذی جاہ

عجب اندھیر عصیان سی ہوا تھا
کہ دن بھی رات گویا بن گیا تھا

یہہ قصہ دیکھہ اپنے بھاگوت مین
کہ کیا کچھہ ہے کنہیا کی صفت مین

تعجب دوم

تعجب ہے کہ تیری جم نے یکبار
کیا ترک ہلاک خلق جاندار

وہ یعنی مارنی سی تھک گیا تھا
جہان مین جو کہ جانین مارتا تھا

مرا کوئی نہ مدت تک جو جاندار
ہوئی اوسنی زمین از بس گرانبار

جہان دیکھو وہین انسان انسان
جہان دیکھو وہین حیوان حیوان

مگر اسکو نہین لکھا کسو نے ۔ ثبوت اسکا نہین پایا کسو نے
فقط یہہ جھوٹ تیری گھر سی نکلا ۔ نہین ابتک کسی دفتر سے نکلا
مورخ سب کے سب یہان متفق ہین ۔ یہان سب اہلِ دیان متفق ہین
کہ گذرا ہے نہین ایسا زمانہ ۔ جو ہو منقول اوسکا یہہ فسانہ
کہ مدت تک رہے سب زندہ اوسمین ۔ نہ دیکھی ایک جان بھی مُردہ اوسمین
سراسر یہہ غلط ہے بی سند ہے ۔ کہ جسکے یہہ نمط ہے بی سند ہے
یہہ قصہ جوگ مین منقول ہے دیکھہ ۔ بششٹ سن جھوٹ مین مشغول ہے دیکھہ

تعجب سیوم

تعجب ہے کہ سورج دیوتا آپ ۔ زمین پر آئی گنتی سی کیا پاپ
اگرچہ آپ ہین گنتی کے نانا ۔ پر اونکی دیو شہوت نی نماتا
اگرچہ مثل دختر ہتی نواسی ۔ مگر شہوت تو رہتی ہو کی پیاسی
تو خوب اوسکو نواسی ہی کیا سیر ۔ اوسی وہان ہو کی پیاسی ہے کیا سیر
مگر اصلا نہین منقول یہہ بات ۔ ہوئی معلوم نامعقول یہہ بات
تعجب ہے کہ ایسا حادثہ ہو ۔ زمین پر ذات خوریون ساکنہ ہو
ہوئین اسکے پہر دختر کے دفتر ۔ کہ یون خورشید آیا تہا زمین پر
کہان ہی عقل اہلِ کفر سالم ۔ کہان ہی نقل اہلِ کفر سالم
اگر خورشید یون آتا زمین پر ۔ تو ہر ذی روح جل جاتا زمین پر
اب اتنی دور ہے اور اتنی گرمی ۔ جو آجاتا تو ہوتی کتنے گرمی
نہین مخفی ہے کچھہ یہہ شی بدیہی ۔ یہہ باطل ہے یہہ باطل ہے بدیہی

مہا بہارت مین دیکہہ اسکو بہی جلدی | اوسمین لکہی ہی یہہ بات جہوٹی

تعجبِ چہارم

تعجب ہے کہ اوتری ماہ تابان | اہلیا کی محبت مین شتابان
گئے ہمراہ اندر گہر مین اوسکے | محافظ تہی زنا پر گہر مین اوسکی
مگر یہہ بہی نہین مشہورِ عالم | تہا یہہ قصۂ خورشید سی کم

تعجبِ پنجم

تعجب ہے بند اچل کوہ یکبار | بلند ایسا ہوا بالا سے کہسار
کہ خود چرخِ چہارم تک وہ پہنچا | وہان خورشید کو چلنی سی روکا
جہان دن تہا تو بس دن ہی رہا وہان | جہان شب تہی رہی شب ہے نمایان
رہا جبتک کہ یون خور کا زمانہ | تو بس یون ہی رہا سارا زمانہ
مگر امرِ عظیم ایسا عیان ہو | نہ آشوبِ زمین و آسمان ہو
یہہ گو اسگند پوران مین لکہا ہی | مگر بالکل غلط یہہ ماجرا ہے

تعجبِ ششم

تعجب ہے کہ یہہ خورشید روشن | سر کاشی پی ہوکر پرتو افگن
ذرا چلنے سی رہجاتا ہے ہر روز | وہان یہہ جلوہ دکہلاتا ہی ہر روز
وہان رہتا ہے گویا محوِ کاشی | کہ دل ہے ہندونکا محوِ کاشی
مطیع ہندوان گویا ہے خورشید | جو شیدا انکی معبد کا ہے خورشید

ف

خبر اسکندر پوران کی ہی یہہ ہی — مگر بالکل خبر جھوٹی ہے یہہ ہی
بہت ہین ایسے اخبار و حکایات — نہین کچھہ اونکی غایات و نہایات
مونہ کو یہی کافی یہان ہین — ابھی باقی بہت سی کچھہ بیان ہیز

آمدم برسر عاموریتِ سرورِ دلہا

تعجب ہے کہ یہہ کارِ نمایان — ہوئی اور رہ گئے مخفی و پنہان
جو اوتار و نسی ہوتین یہہ کرامات — تو ہوتین ہر جگہہ اونکی روایات
تمہین سبکو دکہاتی اور سناتی — بہت سورج مکہی پر اوسکو گاتی
تعجب تجکو ہے شق القمر کا — یہان تجکو تعجب کیون نہ آیا
مگر سچ ہے تعجب اپنی کیا ہے — کہ تو بہی اپنی (اپنے حاذقون کی) دلمین جانتا ہے
کہ سب جھوٹی ہین قصی ہندون کے (حاذقون کا ذہن بہی کہا) — کہ آیا جھوٹ حصے ہندون کے
اگر سچ ہے تو ہان شق القمر ہے — اسمین دل ترا زیر و زبر ہے
تو منکر ہے تعجب سی کہے تو — چہپاتا ہے تعصب سی کبہی تو (من کو)
پران با تو نسی کیا ہوتا ہے حق — سراپا غصے گر ہو جائی تو شق
تو افزون رونق شق القمر ہو — حسد سی گرچہ شق تو سر بسر ہو
ہوئی رونق افزون اوسکی کسطور — کہ حاسد جسکی شق ہو جائین اسطور
یہہ انکار زمین و بحر اشعار — سفر ہے بحر و بر کا مجکو ہر بار
تمنا ہے کہ لکہون (سفر) اس سفر مین — غزل بہی مدحتِ شق القمر مین

غزل

ہی حق و باطل مین فرقان جہان شق القمر
کیونکہ روشن ہے باوجِ آسمان شق القمر

نور انشق القمر اظہر من الشمس اسمین ہے
ہے ہمیشہ حشر تک جس سے عیان شق القمر

سر جبین (یعنی مومن) پر داغ سجدہ محضر تصدیق ہے
کیون نہو علم الیقین مومنان شق القمر

ہے رسول اللہ سی شق القمر بی شبہ و شک
کب ہے بسوا مترسی آبدگمان شق القمر

سینہ کفار شق سو بار ہو جائے تو ہو
کسطرح دود حسد مین ہو نہان شق القمر

تہی کرامت کس نے کہا یہہ تو جشن برج مین
سمجھے قشقون ہے نواصی زنان شق القمر

ہو کی خاکستر اوڑین گو یہہ کافر لاکہا کرے
کسطرح ہو جائے بی نام و نشان شق القمر

لفظ لالا بکتی بکتی انکے منہ گو پہٹ گئی
ہے یہان تو جامع قلب و زبان شق القمر

جلکے ہو جا مین ہوان یہہ سب تو چہپ سکتا نہین
یہہ فرومایی کہان مین اور کہان شق القمر

ہین مہ شق صدر سے مہر سپہر سر حق
کیون نہ دکہلائین رسول انس و جان شق القمر

جو یقین جانی تو مومن ہوئے ہر محرو حر کفر
التیام زخم کافر ہے یہان شق القمر

دو زبان حق بیان بنکر جہان مین گر گیا
صدق توحید و رسالت کا بیان شق القمر

قلب اندر مین نہو کیونکر دو نیم اسکی تیغ زن
اوسکی دل پر شاق ہے مثل سنان شق القمر

اندر مین

سراسر کذب گو ہے یہہ ہیولا
کہان ہے ہندو نکا یہہ مقولا ؛

نہین اسطور ہندو جانتی ہین
خدا کو اسطرح کب مانتے ہین

نہین ای معترض ضعف بسر گر
تو کہول عین الیقین چشم خدا پر

عبارت ہی اوسی سی رنگین باغ
سمجہہ غافل حدیث صاف مازاغ

ذرا تو دیکھہ اپنا سورۂ روم | خدا کا منہ تجھے ہو دیگا معلوم

تیغ زن

یہہ الفاظ اور یہہ اسلوبی نظم | تمہین پر ختم ہے ہر خوبی نظم
عجب تقدیم اور تاخیر الفاظ | مسلسل ہے عجب زنجیر الفاظ
کہ ہر دم قید پائی نطق مین وہ | سبب تعقید ہائی نطق مین وہ
تو اک بنیا ہے دھوتی بند صورت | تجھے اور بندش مضمون سے نسبت
نہین یہان فرصت اصلاح اصلا | وگرنہ ہم دکھا دیتے تماشا
کہ کیا کچھہ ہین ترے اشعار پر عیب | کلام و بندش و گفتار پر عیب
بڑا کذاب ہے تو ای ہیولا | یہہ بیشک ہندو نکا ہے مقولا
خدا کو جانتی ہین سب مجسم | خدا کو کہتے ہین ہمشکل عالم
خبر ہوتی کچھہ اپنے بید کی بھی | تو کیون کرتا تو ایسی یاوہ گوئی
یہہ اپنے بید کا اشلوک دیکھو | چھوتا ہو نہین جسکے نوک دیکھو
کہ وہ خود دیکھتا سب کے طرف ہے | اور اوسنے سنا کیا سب کے حرف ہے
اوسی اشلوک مین لکھا ہوا ہے | کہ اوسکی ہاتھ ہی مین جو خدا ہے
جو اوڑتی ہین پرندی راتدن مین | اوسیکا زور و بازو ہے یہہ انمین
یہہ اندر اور برن جو پچ رہی ہین | اوسی دریا کی پانی سی بنی ہین
ہمیشہ ہین اوسی دریا کے پیاسی | یہہ نسبت کہتے ہین گویا خدا سے

روایت اسرا نیکہد حجر بید معتبر نبود دریکید

بہت سر ہین اور آنکھین بھی بہت ہین — اور آنکھین اوسکی باطن کی بہت ہین
وہ انگشت بلندی پر جو دل ہے — وہ اوسمین ہے مقیم اور متصل ہے

عبارت مارسکل اپنکہد جحر بید

وہ خود کہتا ہے بید بے ثمر ہین — مری ہین دس ہزار اور پانچ سکلیر
یہہ تو اشکال اپنے بید کا دیکہہ — معاذ اللہ اشکال خدا دیکہہ
کہ کتنی صورتین اوسکے لیے ہین — جو نسبت کرتی اوس بی کیف سے ہیر
یہہ بید بے ثمر ہین جا بجا ہے — کہ جب اوس کبریا نی دم لیا ہی
ہوئی ہین اوسکے دم سی بید پیدا — ہوئی ہین تب عدم سی بید پیدا

نرسنگہ انترجامی در اپنکہد اتہربن بیدمی نویسد و تیغ زن انرا بدیہہ ہنود میفرسید

کہی جسم کثیف اوسکی لیے ہے — کہی جسم لطیف اوسکی لیے ہے
کثافت اوسکی ہے ہشکل عالم — لطافت اوسکی ہے بی کیف و بی کم
اگر وہ آتما یہہ بات چاہے — کہ سب عالم مری اندر سی نکلے
تو اوسمین سی برآمد ہوئی عالم — نظر مین سبکے ممتد ہوئی عالم
وہ کر سکتا ہے یہہ بہی جب وہ چاہی — کہ کاروبار سے خود ہات کہینچے
جلا ڈالی وہ اور مل ڈالی اوسکو — اگر وہ چاہے تو کہا جای اوسکو
اگر اپنی تئین اوسکو کہلا دی — تو ہو سکتا ہے یہہ بہی آتما سے
وہ وہ نرسنگہ ہے جو آتما ہے — کہ اوسکی پیٹ مین سارا جہان ہے

در کھولی اپنکہد تہرین بیدست و این معتقد و مصدق کفار پدست

یہہ جو جیو آتما اور آتما ہین ؛ | یہہ دونون ایک ہی ہین کب جدا ہین
سکونت اوسکی ہے سو راخ دلمین | اقامت اوسکی ہے اس کلاخ دلمین
مقید ہے وہ اعضا مین چہپا ہے | مقید کون ہے خود آتما ہے ؛
بہت ہین ایسی تصریحات اوسمین | بہت ہین ایسی توضیحات اوسمین
کہ ثابت جنسے یہہ ہوتا ہے پیہم | کہ ہے خلاق عالم خود مجسم
اگر وہ ہر اپنکہد سی لکہی جائین | اگر ایک ایک وہ یہان پیش کیجائین
تو کم سی کم ہزارا مین وہ توضیح | بیان ہی جنمین جسم حق کی تصریح
عبث تو جانتا ہے ہمکو باطل | تو اپنے دین سی جاہل ہے غافل
اگر تو جانتا بیدون کی باتین | نکرتا اسطرح اندہون کی باتین
تری ذلت ہوئی اب دیکہہ کیونکر | تری جوتی لگی تیرے ہے سر پر
کوئی دیکر تری سب جسم پر داغ | بنائی لالہ پرداغ کا باغ ؛
یہہ پوچہی کیون جی بیدلی تمسی | یہہ گذری اب تو جسمیت نظر سے
کہین جسم لطیف اوسمین بیان ہے | کہین جسم کثیف اوسمین بیان ہے
جو ہی قید کثافت سی بیان جسم | ماؤل ہو نہین سکتا یہان جسم
پہر اوسپر قید شکل کل عالم | ہوئی سد رہ تاویل محکم
ہی ہی ضرب لغل اب تجہپہ پیری | کہان ہی آج وہ تحریر تیرے
جو مضمون تحفۃ الاسلام کا ہے | کہ تونی آپہی اوسمین لکہدیا ہے
جہان ہین ایسی الفاظ و اشارات | کہ ثابت جنسے ہے جسمیت ذات

ف ۱ یعنی بیشک روح جسم خلاف نہین ہے
ف ۲ یعنی بیشک جسم کثیف ہے
ف ۳ یعنی بیشک جسم لطیف ہے

نہین اپنی حقیقت پردہ محمول — نہوا ونکے حقیقت مین تو مشغول
خطا ہین سر بسر معنیٔ الفاظ — نرکہہ مدِ نظر معنیٔ الفاظ ۃ
یہہ کیا جو آگیا یون شاستر مین — سراپا کذب و ناشایستہ تر مین
تو معنے حقیقے وہان خطا ہین — مگر قرآن مین آمین تو روا ہین
یہہ کیا قرآن مین آمین ایسی آیات — تو معنیٔ حقیقے کا ہے اثبات
یہہ کیا جو ہین حدیثونمین یہہ مضمون — تو معنیٔ حقیقے ہی ہین مقرون
یہان شغل حقیقت کیون روا ہی — دلیل اسکی ذرا کہیی تو کیا ہے
یہان ہی حوضِ جسمیت خطا ہی — یہان ہی فکرِ کیفیت خطا ہے
تماشا ہے جب اپنے بیدسی تو ۃ — ثبوتِ شکل و دیدار و بد و درو
ثبوت پا ثبوت چشم مولے — زبانکا ہی ثبوت اوس سی ہوید
جو پاتا ہے تو یہہ کہتا ہے اونکو — ظہور اوتار کا بس انمین سمجھو ۃ
تعجب ہے کہ جب یہ چشم و اعضا — ہوی ممنوع بہر حق تعالے
کیا پہر کیون ثبوت جسم نیزدان — یہہ اعضا مین ظہور اوتار کا یہان
معاذ اللہ تو یہہ ہے کہ وہ شان — منزہ جسم و صورت سے ہی ہرآن
معاذ اللہ کہان اوتار منحوس — کہان لی کیف و کم وہ ذات قدوس
معاذ اللہ کہان اوتار بد کار ۃ — کہان مثل وہ سبوح و قہار
معاذ اللہ غلام نفس و شہوت — ہنین اعضا و جسم رب سوت
معاذ اللہ معاذ اللہ توبہ ۃ — یہہ گستاخی ہے یا اللہ توبہ
جو اندر من کا مذہب اس نمط ہے — تو اوتار و نکا ہونا بہی غلط ہے
کہ اسکے قول سے یہہ لازم آیا ۃ — کہ ہین اوتار اوس بچون کے اعضا

وہاں ہے وہم بھی اعضا کا ممنوع — ہوئی اوتار بھی ممنوع و مدفوع
کہ ہے مستلزم ممنوع جو شی — تو خود ممنوع ہے باطل ہے دوشی
عجب ہے تو کلام اللہ سُنکر — یداللہ اور وجہ اللہ سُنکر
لقاء اللہ و عرش اللہ سُنکر — وہ اوسکے کرسئ ذی جاہ سُنکر
دلیلِ جسم پھیراتا ہے اونکو — حقیقت کی طرف لاتا ہے اونکو
سفاہت ہے حماقت ہے خطا ہے — جہالت ہے ضلالت ہے جفا ہے
مناظر ہو جو ایسا شخص وا ہے — وہان تشریح آیاتِ الٰہے
عبث ہے بے محل ہے ناروا ہے — کہ وہ آیات کو کیا جانتا ہے
بیان ایسا لئے نااہل و بدگو — گلوئی خوک مین ہے سلکِ لولو
مگر یہان ہم اوسیکا (یعنے بیان آیات و حدیث کا) لیکر — لگاتی ہین ابھی وہوا اوسکی منہ پر
کہ اوس کا فر کا جس سے منہ بھی پھر جائے — سبھے بارِ تکبر سر سی گر جائی

سیلئے تیغ زن بر دہانِ اندرمن مفتری بر خدائے ذوالمنن

ابے سن تو سہی اوسفلۂ دون — ثنا مین اپنی تو کہتا ہے مین ہون

اندرمن

سخن سنج و سخن فہم و سخندان — سخن گو و سخن جو و سخن ران

تیغ زن

سخن کو تو نے کیا سمجھا مجسم — بٹون سی تولتا ہے جسکو ہر دم

ذرا اپنی سخن رانی جتا دی
سخن کو پانو سی چلنا دکھا دی

یہہ کہہ سکتا ہے تو کہہ ای خطا کار
سخن کا جسم ہے اور پائی رفتار

کہان اوسوقت ہتی یہہ عقل تیری
گئی برباد جس سے نقل تیری

سخن سنجی سخن رانی سے ناظم
سمجھتا ہتا کہ جسم آتا ہے لازم

تو کیون لایا وہ ایسا ذکر اسمین
کہ تہی منظور بحث جسم جسمین

سخن ادنای مخلوقِ خدا ہے
تحیر نکلو اسکے جسم کا ہے

کہ کیا لکھون سوال اہل حق پر
کہ لو یہہ ہی سخن محسوس و مبصر

پہر اوسپر ذات حق مین ہی تکلم
ابی کیون عقل تیری ہوگئی گم

عجب کیا ہے اگر یہہ دہول کہاکر
ذرا انکہین تری کہل جائین اندر

مگر کیونکر کہلین انکہین کہ تم تو
بڑی ہی سورد اس اب بنگئی ہو

کہ انکہین بند ہین اور منہ کہلا ہے
دہان خوک ہی چرکین غذا ہے

اگر تم خوک ہوتی سی خفا ہو
تو کیا معبود سی اپنی جدا ہو

جسے کہتے ہو تم سب خوک کی شکل
تیرا ناخن ہین اور مو دوک کی شکل

معاذ اللہ یہہ ناپاک صورت
حلول کبریا کو اوس سی نسبت

اگر پہٹ جائین سب گردون بجا ہے
کہ ہستی یہہ ہی تشبیہ خدا ہے

زمین پہٹ کر لپٹ جائی تو زیبا
کہ یہہ تو ہین اور وہ شان ہوئی

پہارون کو گرائے کیا عجب ہے
یہہ گستاخی ہے امر سہل کب ہے

جو میرا قول ہے مشکوک و متروک
تو اپنی بہاگوت کو دیکہہ ای خوک

روایت معتبرۂ بہاگوت منظوم از منشی جگناتہہ موسوم

زمانِ پاستان مین جی بجی نام — نگہبانِ جہان دو شخص تھے عام
دعائی برہمن سی دونون بی ریو — ہوئی پیدا جہان مین صورتِ دیو
برادر سی جو تھا ظالم وہ ہرناچھہ — زمانہ کا ہوا حاکم وہ ہرناچھہ
کیا دنیا مین اوسنے جور آغاز — فرشتون پر کیا دستِ ستم باز
زمین کو لی گیا سر پر اوٹھا کر — رساتل مین اوسی رکھا چوراکر
ہوئی بیتاب سب جاندار ارضی — جنابِ پاک مین تب لکھی عرضی
لیا تب ذاتِ حق نی قالبِ خوک — تبر ناخن تہی موتہی صورت دوک
ملایا خاک مین دیوِ لعین کو — اوٹھا کر دانت پر لائی زمین کو
زمین پر پھر کیا دنیا کو آباد — ہوئی انسان حیوان وملک شاد

تیغ زن

اگر جیتا ہے یہہ ظالم خدایا — کراسکو کفر سے نادم خدایا
مسلمان اسکو کر یارب بموجب دعوت — ہماری کام آئی اسکے محنت
اگر یہہ مرگیا ہے کافر افسوس — تو بس کس کام کا ہے یہان پھر افسوس
دعائی مغفرت ممنوع ہے یہان — کہ رحمت کفر ہی مدفوع ہے یہان
جو زندہ ہی خدا ایمان اوسی کے — عیوب دین ہندو اوسی کہولے
یہہ مین کہتا نہین میرا کہا مان — جو تو بنیا ہی ہندو کا کہا مان
عداوت تجکو ہے تو ہی مری سہتہ — مگر محبوب ہے تیرا جگناتہہ

اندر من

حدیثِ پاک مین جو کچھہ لکھا ہے
سواد اسکا اسطرح پر مدعا ہے

کہ اک شب سالمین آتے ہے پُرنور
اوسی شب شاہدِ جلوہ گرِ طور

فرود آتا ہے چرخِ دنیوی پر
جہان کی سیر کرتا ہے سراسر

کیا ہے عالمون نے صاف اثبات
کہ وہ شب ہند پر ہوین شعبان کی ہے رات

بالحاقِ برات اوس شب کا ہے نام
کہ ہے معروف اور مشہورِ آنام

لگا مابعدِ شب لفظِ برات اب
صریحا نام ظاہر اوسکا ہوتب

مگر یہہ شرط ہے وہی کسرِ شب کو
نہ لاسکین پس و پیش یکسرِ مو

مین لکھہ سکتا تہا ظاہر نام اوسکا
مگر اس بحر مین موزون نہین تہا

اگرچہ شب برات ہوتا ہے موزون
ولی فکرِ اضافت سے ہے دل خون

نہین مین معترض کی طرح نادان
جو لاؤن شعر مین بی وجہ نقصان

تیغ زن

جوابِ مسئلہ تو ہو چکا ہے
مگر یہان مجکو اب مقصود کیا ہے

کہ لکھو نمین ذرا نقصان اشعار
دکہا دون کچھہ تو کسرِ شان اشعار

یہہ کیا بکتا ہے پر نقصان تو شعر
یہہ کیا کہتا ہے بی ایمان تو شعر

تنِ ہر شعر ہے یون جان سے خالے
کہ جیسا تو ہی خود ایمان ہی خالی

ترا ہر شعر ناموزون سراپا
کہ ناموزون ہے تو ای دون سراپا

کشاکش ہای ہر بندش تو دیکھو
ذرا الفاظ کی کاوش تو دیکھو

عجب ہے آپکا موزون سخن ہے
کہ آدہا زاغ ہے آدہا زغن ہے

فرود آتا کو تو کہتا اوترتا
تو غارِ نقص مین کیون گر کی مرتا

نثر

شبِ شعبان لکھدیتا اگر تو — تو کافی تھا کہ ہے مشہور ہر سو
اگر تو باندھتا ای غرقِ طغیان — شبِ برو برات اہلِ ایمان
اگر منظوم ہوتا تجھسے ای خام — شبِ خیر و برات اہلِ اسلام
نہوتا تجکو فکرِ ہفت اشعار — نہوتا تجھپہ مثلِ بارِ کہسار
نگرتا کاہِ جان پر کوہِ جانکاہ — نہوتا تجکو یہہ اندوہِ جانکاہ
دو حرفی لفظ لفظِ برہے دیکھو — سہ حرفی خیر خود ظاہر ہی دیکھو
ہوئی انسی تری اشعار منسوخ — وہ یعنی ایکدو اور چار منسوخ
یہہ دونوں لفظ یہان کیا کچھہ قرین ہے — مگر وہ تیری قسمت کے نہین ہی
کہان ہی کافر و مومن برد تقوی — کہان ہی اہلِ شر مین خیرِ عقبے
جو کافر صاحبِ بر ہو تو کیونکر — قرینِ خیر کافر ہو تو کیونکر
بچا فک اضافت سی تو بیشک — مگر یہان ہوگیا تو آپ منفک
عیوبِ شعر پر کب ہے نظر یہان — وگرنہ تجکو ہو جاتی خبر یہان
کہ ہین موئی نہانی تیری اشعار — چھپاتا تو اگر ہوتا حیادار

اندرمن

صلاحِ ستہ اپنے دیکھہ نادان — حدیثین اوسمین لکھی ہین اس عنوان
حشر کا روز جب ہوگا نمایان — خدا آئیگا پیشِ اہلِ ایمان

تیغ زن

یہان بہی ہی وہ بحثِ جسم مقصود — بہت کچھہ ہو چکا یہہ قول مردود

مگر یہان یہی سن کچھہ عیب اشعار
سراسر جو غلط مین اسی غلط کار

گرا یا عین عنوان تو نی احمق
سخن سنجی نکی یہان تو نی احمق

تری ہر امر کا عنوان غلط ہے
تو بالکل امر تیرا ہان غلط ہے

حشر جو حشر کو یہان تو نی باندا
یہہ تحریک اسکی اسی احمق ہے بیجا

کہان ہی حشر پر ایمان تیرا
صحیح آتا تو کیون نکر نام اوسکا

وہی تو شاعر ہندوستان ہے
وہی تو ہی کہ سحبان زمان ہے

ابی احمق گئی کیون عقل تیری
کہ رسوائی ہے تیری نقل تیری

اندر مین

ہے گویا ابن سبل اسطرح پر
کہ موٹا جسم ہے اوسکا سراسر

یہہ بار جسم ہے سنگین و محکم
کہ چرا تا ہے سب عرش معظم

تیغ زن

ہمیشہ مفتری کذاب تھا تو
مگر یہان افترا خود بن گیا تو

ارے شیطان یہہ بہتان بند
کہان ہی اوس روایت مین یہہ مرقوم

کہ جسم و فربہی ثابت ہو جس سے
یہہ شان اللہ کی ثابت ہو جس سے

جو تجسیر گیرو دار اہل دین ہے
کتابون سی تری لکھتی مین ہر شے

یہہ کیا باعث کہ تو لکھتا ہے گمنام
تو ثابت ہی کہ تو جھوٹا ہے اے خام

مگر یہان تجکو شاید ہو گیا سہو
مٹا دیتا ہون اکدم مین ترا سہو

سبب کیا ہے کہ تو بنیا ہے بھولا
جو تو نی منہ سخن سنجی مین کھولا

ارادہ بات کا تونی کیا کچھہ ؛ تو بھولی پن سی مُنہ پر آگیا کچھہ
خدا تیرا جو ایسا ہے وہ ہی لنگ کہ جسکا جسم موٹا ہے وہ ہی لنگ
درازی دیکھہ اوسکی کسقدر ہے کہ برمہابشن[1] کے جیکو خبر ہے ؛
ہزارون سال تک دونون نے ناپا مگر کچھہ انتہا اوسکا نہ پایا ؛
بلا جسکے درازی اتنی ہو گی تو اوسکی فربہی بہی کتنی ہوگی
پہری تو گرد اوسکی فربہی کے تو تیری عمر تک طے ہو نہ تجھسے
نظر کر تو ہی اوسکی فربہی کو کہ تا تسکین ہوئی میری جی کو
ذرا یہہ پوچھہ گوری جی کی جی سے کہ کیا گذری ہی اوسکی فربہی سے
خدا تیرا ہی موٹی جسم کا ہے ہوا اللہ بے چون وچرا ہے

اندرسن

تعجب ہے برہنہ دیکھکر ساق نہوین آدمی صورت کی مشتاق
عجب ہے رکن دولت ہوما یان رہی گنجینۂ مقصود پنہان ؛
برہنہ ساق دیکھینگے جو انسان تعجب ہے نہون صحبت کی خواہان
برہنہ دیکھکر ران نفس سرکش بیاد جای پنہان ہو مشوش
مگر مولی زن پردہ نشین ہے سراپا شرم سے وہ شرمگین ہے
جبین کو شرم سی رکھتے ہی مستور مگر ہے ساق دکھلانی مین مشہور

تیغ زن

یہہ تو جو ذات بیچون پر ہے طاعن علیک اللعنۃ من کل لاعن

[1] کرشن کی عمر نو دن کی تھی تب یہ بابن کرکے اوسنے پاؤن ناپا تھا

کہ اب بہی نعمتین دیتا ہے تجکو
کہ ہر کچہہ راحتِ دنیا ہے تجکو

مگر نابود خود ظاہر ہے دنیا
اگرچہ جنتِ کافر ہے دنیا

فدا اس حلم رب کا باندہکر دہیان
عجب کیا تو بہی ہوجائی مسلمان

مگر کب تجہپہ یہہ لطفِ خدا ہے
جو تو ناری مقدر ہو چکا ہے ؛

یہہ ہندو اتنی قحباؤن کی بندے
نکیونکر بچیا نجاسین گندے

یہہ مولی کی حیا سی کیون نہ گہبرائین
حیا سین کبریا سی کیون نہ گہبرائین

کہ اوس بیچون کو غیرت ہے حیا ہے
غیور اوسکی صفت ہے برملا ہے

وہ حی لایموت ازبس حیے ہے
حیا اوسکی تعقل سے پرے ہے

جمال اوسکا جلال اور کبریا مین
نہان ہی آئی کب چشم وراین

حجاب اوٹہی جو قدرِ غیر مقسوم
تو عالم جل کے سب ہوجائے معدوم

خفے الذات محسوس العطا ہے
ہمین کافی یہی علمِ خدا ہے

جو مستحیے ہے وہ بیکیف وبی عیب
ہم اوسپر رکہتے ہین ایمان بالغیب

خدا والی ہین سب ایمان والے
حیا والی ہین سب ایمان والے

حیا دین مسلمانی مین ہی بس
حیا اس شانِ ایمانی مین ہے بس

حیا بالکل نصیبِ مومنین ہے
کسی کافر کا یہان حصہ نہین ہے

بنوگی کسطرح تم اوسکی بندے
کہ تم ہو زانیات اور گندے

کہ معبودین تمہاری زانیہ ہین
بنائی فحش کے سب بانیہ ہین

تغافل ہے تمہارا بے حیائے
تجمل ہے تمہارا بے حیائے

حیا سی عابد و معبود دونون ؛
بری ہو تم یہان موجود دونون

جو معبودات ہوئین بیحیا ئین ؛
تو عابد کیون حیا کے پاس جائین

بلہاری

تمہاری مرد و زن سب بیحیا ہین — تو یہہ بیجا نہین ہین سب بجا ہین
زنا ہے انکے معبودات کی شان — زنا کیونکر نہوئی انکا عابد و نکا ایمان ۱۲
سعادات انکے اعمال زنا ہین — مقامات انکے احوال زنا ہین
جو بے اندیشہ ہین یہہ منزلین طے — زنا گویا کہ ایمانے عمل ہے
مہیا اتنے اسباب زنا ہین — کہ ہندو ساری غرقاب زنا ہین
جہان یہہ تیرہ دل کرتی ہین تیرت — یہہ رکھتے ہین و تیرہ بی بصیرت
کہ سب ہین پاس ماں پس اور تن برہنہ — نہاتی ہین یہہ مرد و زن برہنہ
اگر کپڑا بھی ہے تو اتنا باریک — نظر آتی ہے بالکل جائی تاریک
ہوا یہان نام تیرت رست آخر — کہ انکی تیرگی کرتا ہے ظاہر
ہمیشہ ہر بیان شہوت انگیز — ہمیشہ داستان شہوت انگیز
سنا کرتے ہین ملکر مرد و زن یہہ — تو پھر کیونکر نہون پُر مکر و فن یہہ
تو پھر کیونکر نہوئی تیز شہوت — نہو کیونکر بلا انگیز شہوت
دل و نکے مبتلا کیونکر نہو جائین — وہ مشتاق زنا کیونکر نہو جائین
کہے سنتین ہین قصہ لبشن جی کا — اور اونکی نازنین اوس بیبھی کا
کہ تھی وہ اسطرح ہم بستر لبشن — ہوئی تسکین قلب مضطر لبشن
کہے سنتین ہین قصہ کشن جی کا — اور اونکی گوپیون سی دل لگی کا
کہ شوہر والیان وہ تھین ہزارون — ہمیشہ طالب تسکین ہزارون
ابھی وہ ایک سی ہین خم دہم آغوش — کھڑی ہی منتظر ایک اور خاموش
کہ کب ہوتی ہے اسکے جائی خالی — یہہ جائی وصل مجکو پائی خالی
ہزارون اسطرح نوبت بہ نوبت — وہ تھین جلوت مین لذت گیر و صلت

اہلیا کا کہے سنتین مین قصہ — کہ ملتا ہے وہان شہوت کا حصہ
کہ اندر نے کیا جو گھر کے اندر — وہ جب پکڑی گئے اندر کے اندر
کہتا مین یون کبھی سنتین مین یہ — بلند اتنا ہوا لنگ مہا دیو
کجای خاص مین گوری جی رکھکر — سوار اوسپر گئین آپ آسمان پر
کہین سنتین مین پنڈت کے کہتا مین — کہ ہتی کتنی عجب نازو ادا مین
وہ کرتی تہی بہت مردونکو خوشدل — کہے یون پاک فرزندا وسنی حال
کہین سنکر زبان ارجن کا احوال — کہ پانچون پانڈون سی ہتی وہ خوشحال
تصور سی جو آتا ہے مرا یاد — حواس خمسہ ہوجاتی مین برباد
بہم تہانون مین لنگ اور جلہری — ہمیشہ دیکہتین مین حور مین بہی
پجاری سی کوئی کرتی ہی خلوت — تو اونکو دیکہہ دیکہہ آتی ہی حسرت
عبادت انکی ہے گانا بجانا — وہ شہوت خیز ہردم راگ گانا
کہ سنکر حور مین ہوتین مین شیدا — اور اونکو دوسری لذت سے پیدا
وہ سنتی سنتی ہوجاتین مین بیتاب — تو ہوتا ہی غم اخراج زہراب
پہرا اوسپر پردہ داری ہی نہین ہے — زن ہندو کو دیکہو ہر کہین ہے
پہرا اوسپر خوف شوہر ہی نہین کچہہ — کہ قدرت اوسپہ شوہر کی نہین کچہہ
کہ دی ڈالی طلاق اوس فاحشہ کو — طلاق آئی کہان سی تاکہ دی ہو
کہ اس سی پاک ہی انکی شریعت — یہہ دین انکا ہی شہوت اور لذت
ہزارون ہولیون مین دیکہکر سانگ — ہوی یون آتش شہوت مین دل تنگ
کہ ہر ہر مرد پر مائل مین بی حد — نہین کرتین ید لامس کو وہ رد
پکڑ لیتا ہے یعنے جو کوئی ہات — اوسیکے ساتہہ مین وہ صحبت لذات

اگرچہ گوری گوری ہین وہ شستا — مگر کب چھوڑتین ہین کالی سرکا
ہزارون فحش کے سامان ہین اور — وہ یہان ایک ایک لکھی جائین کسطور
کفایت ہین یہے بہر نمونہ — کہ ہین یہہ بہی تو آخر گونہ گونہ
کہان دل ایک وہ بہی عورتونکا — خزانہ شہوتونکا لذتون کا
پہر اوسپر چیائی کے پہسانان — اور اونکی دلربائی کے یہہ سامان
کہان اک قفل چہوٹا سا دل انکا — کلید اوسکے لیے لاکہون مہیا
کیونکر پہے دہڑکہل جاے وہ دل — کسوسی کس لیے شرماے وہ دل
بہلا قابو مین کیونکر آے وہ دل — جو جاے راتدن ہرجائی وہ دل
جو ہر کچہہ جسپہ خواہش پاے وہ دل — تو زخم صبر کیونکر کہاے وہ دل
الہی آگ مین جل جاے وہ دل — گناہون سے کیون پچہتاے وہ دل
زنا سی کس لیے گہبراے وہ دل — جو ہر معبود کو یون پاے وہ دل
(یعنے زانیہ پاتی ہے)
تو ازبہر کیا بس یہہ ماجرا ہے — کہ ساق اور رانین انکے دیکہتا ہے
(یعنے ہندوؤن کی)
یہہ ہین سب نکتیان انکی نظر مین — نظر سی گہس گئین دل مین جگر مین
جو دل مین ہے وہ آتا ہے زبان پر — وہی ہر بار لاتا ہے زبان پر
اسی پر جبکہ اوسنے دہیان باندہا — خدا پر بہی یہی بہتان باندہا
معاذ اللہ اوسپر یہہ تصور — اری کافر خدا سے یہہ تسخر
ہماری بات سچ یہہ بالیقین ہے — جو ائی دہیان مین وہ وہ نہین ہے
(خدا کا)
تصور کو نہین وہان دخل بالکل — شکستہ ہے وہان پاے تعقل
یہہ گویا جو یہان تونی کیا ذکر — کیا اپنے ہے معبودات کا ذکر
چلو ای تیغ زن اب رہ گیا کیا — سر اندر تو تمنے کاٹ ڈالا

اگر وہ کچھہ تڑپنا رہگیا ہے ؛ لگا دو تیغ اور اک دیر کیا ہے
غزل ہی یعنے ایک اوسکو سنا دو یہہ اوسکو مرتی دم پانی پلا دو
مزید بیحیائے کا بیان تہا غزل ہی مستزاد اب یہاں ہے زیبا

غزل مستزاد تصریح بنیاد ؛

گو بیحیا کشن سی متہرا مین جو بدنام ہوئی ؛ ہوکی مشغولِ زنا
نیکنام اس سی وہ ارام دل رام ہوئی ؛ کہ دہرم اونکا لیا
گوپیون سی جو رہی برج مین مصروف طرب ؛ ہوئی شہ کی شہ کش شب
زخمیٔ خار وہ ایک ایک گل اندام ہوئی ؛ خار و گل کب ہین جدا
زن ارجن بترقیٔ حواس خمسہ ؛ ہوئی عالی رتبہ
جاذب روغن خمسہ جو دل آرام ہوئی ؛ ہین قوی اس سے قوا
لنگ ہر جای جلہر مین جو استادہ کیا ؛ کچھہ ہی آتی ہی حیا
کہ تراشی ہوئی پتہر کے یہہ دشنام ہوئی ؛ وہ لگی کسکو بھلا
وہ لگی اونکو جو درشن کے لیے وہان آئی ہین ؛ تو بہت للچائی ہین
اس سے اونکو بہی زنا کی طمع خام ہوئی ؛ رہنما یختہ ملا
دیکہی برمہانی جو گوری کی خانی انگشت ؛ تو کرے نطفہ پشت
غیرت فرج ہنان بت گلفام ہوئی ؛ یہہ اثر جنے کیا
مدتون چین سی سیتا رہی راون کے فراش ؛ گو رہی اوسکی تلاش
کیون اوسی لحظہ نہ اوس رام کی وہ رام ہوئے ؛ جسکو کہتی ہو خدا
گفتگو کر تو سکین سارے یہہ ہند و ملکر ؛ نہ فقط تو اندر

بات تہمت کی یہان کو نسی ارقام ہوئی سچ ہی جو منہ سے کہا

تھی سلیم اب تو کسپر یہہ ہوا جوش غضب کون ہی دشمن ہے

تیغ زن کسکے لیے تیز یہہ صمصام ہوئی کس سے ہے عزم غزا

اندر من

نہین ہرگز کسے نے یہہ کہا ہے کہ ذاتِ خالقِ عالم خلا ہے

تیغ زن

تمہاری عارفون نے یہہ لکہا ہے کہ ذاتِ خالق عالم خلا ہے
(یعنے جوف)

ابہی معلوم ہیدا تا ہے احمق کہ جسمین وہ خلا کو کہتے ہین حق
(یعنے خدا)

اندر من

کہان یہہ ہندوان کا مسلکہ ہے کہ سورج عین ذاتِ کبریا ہے

سمجہہ بید مقدس مین ہے تو بید خدا کی حکم مین ہین ماہ و خورشید

تیغ زن

چہپاتا ہے عبث تو کفر اپنا کہ روشن ہے ترا سورج کو جینا

خدا شرمائی تجکو دو جہان مین کہ کیا کچہہ جہوٹ ہے تیری بیانمین

ذرا تو شرم کر اے سفلہ و دون کہ بیدون کی اُنکہد کا یہہ مضمون

عیان ہی مہر تابان کی صفت مین نہ اوس بیچون و سبحان کی صفت مین

ایک مینو سیم در تیری ہی نگہہ است وان شکنندہ ہر گردن ممتنع است

سب اوس سے طالب اور سب بقا ہین
سب اوس سے سائل نور و ضیا ہین

کری جو اسطرح سے مدح خورشید
تو اوس مداح کی حاصل ہو امید

کہ ای خورشید تو اتنا بڑا ہے
کہ یہان کوتاہ ہر فکر رسا ہے

تو وہ بیشکل و بی صورت ہے ای نور
کہ حس ظاہر و باطن سی ہے دور

تجھے خوف عذاب اصلا نہین ہے
تمنای ثواب اصلا نہین ہے

منزہ یعنے ان دونون سی ہی تو
تری اوصاف روشن ہین یہہ ہر سو

نہین ممکن ترا تقسیم ہونا
کہ ہے تقسیم بے تعظیم ہونا

ثنا ہے بن صفت ای مہر تیری
نہین ممکن صفت ای مہر تیرے

بہت ہی صاف ہے شفاف ہے تو
کہ ہر روشن سے روشن صاف ہے تو

نگیون ہو شان تیرے سب سے والا
کہ تو سب لذتون کا لینے والا

ڈرانا اور ہیبت ناک ہونا
مہیب سا کنان خاک ہونا

یہہ ہین تیری صفات ای مہربانان
کہ یون ممدوح تو ہے مہربانان

تو ہی عین مسرت ہای دل ہے
تو ہی عین سرورای مشتعل ہے

انتہی مضمون اُنکہ باعث انتباہ مرتد ہوا

ہوا اظہر من الشمس اس بیان سے
خطاب اسمین ہے مہر آسمان سے

پرستش مہر کی ہی نام اسیکا
جسی تم کہتے ہو سورج کی پوجا

بدیہی امر ہے مخفے نہین ہے
کہ ہندو عابد خورشید کہین ہے

ہمیشہ کرتے ہین ڈنڈوت اوسکو
نہین کرتے کبہے یہہ قوت اوسکو

بڑا ہی دیوتا ہے انکا سورج
معاذ اللہ خدا ہے انکا سورج

اگر مطلوب ہے کچھہ اور تفصیل ۔ تو سوط اللہ ہے اوسکی جائے تحصیل (ابجار ۱۲)
تری ہیدوں نے وصف خود وہ گایا ۔ کہ ذات کبریا اوسکو بنایا
مگر بتلاے کب معبود سورج (خورشید ۱۲) ۔ کہ خود ہو جائیگا نابود سورج
خدا کے ڈر سی وہ خود کانپتا ہے ۔ خدا بن بیٹھے اوسکی اصل کیا ہے
ہمیشہ سجدہ کرتا ہے خدا کو ۔ اوسیکے اذن سی پھرتا ہی دیکھو
مگر ہندو خدا اسکو بنا کر ۔ ہوئی کافر ہوئی کافر مقرر

اندرمن

غلط کہتا ہے یہہ ہے اسی غلط کو ۔ کوئی مانی کوئی پوجے کسیکو
کہان رکھتے ہین یہہ توفیق ہندو ۔ کہ پوجین غیر خالق ہر کسیکو

تیغ زن

غلط گو نے غلط ٹھیرائی یہہ بات ۔ تو نفی النفی سی حاصل ہے اثبات
ہوا ثابت اب اس سے بس یہہ دیکھو ۔ کہ ہندو پوجتے ہین ہر کسیکو
سراپا آرزو ہے دوسرا شعر ۔ یہہ کہتا دو بدو ہے دوسرا شعر (ترا ۱۲)
کہان رکھتے ہین یہہ توفیق ہندو ۔ کہ چھوڑین غیر حق سی یکسر موہ
کہ یہہ اپنا خدا اوسکو نہ سمجھین ۔ نبو جین جان و دل سی اور نہ مانین
بہت مخلوق کو معبود سمجھا ۔ جو آیا جی مین دو معبود سمجھا
جہانتک بس چلا پوجا اونہون نے ۔ جہانتک بس چلا پوجا اونہون نے
مگر سبکا سمیٹا کیونکے مارین (ہندو ۱۲) ۔ یہہ ہر شی پر سر اپنا کیونکے مارین

کہ آخر تک گئے سر گہتے گہتے
نپو جا ہو سکی ہر شی کی اسنے

تو حسرت ہے کہ تو فیق اور یہی ہو
تو پو جین غیر خالق ہر کسیکو

جو باقی رہ گئی ہے خلق دنیا
بنا ئین او سکو بہی معبود اپنا

جو باقی رہ گئی ہین دو جہا نمین
او ہنہین بہے جی سی مانین دلسی پو جین

ہمیشہ لعنت حق ہوئی او نپر
خدا جنکا بنے مخلوق یکسر

اندرسن

تو مجھسے پوچھہ ابراہیم کا حال
کہ ہے یہہ قول اوسکی حال پر دال

تیغ زن

خلیل اللہ (علیہ السلام) تہے جسدم مخاطب
بسوی ماہ و خورشید و کواکب

وہ تہا مدنظر الزام کفار
معاذ اللہ وہ خود ہوتی غلط کار

وہ تہے کفار پر تغلیب حجت
وہ تہے کفار پر تبکیت و ذلت

وہ بہر سرزنش (سرزنش) تہی اونکی اقوال
کہ ملزم ہوئین کفار بد افعال

طلوع انجم و شمس و قمر کو
ہمیشہ دیکہتے تہے انکہہ سی او و

غروب انکا ہمیشہ دیکہتی تہے
مگر ممکن نہین یہہ ظن بہی گذری (گذری)

کہ ابراہیم (علیہ السلام) سے ایسا ہوا ہو
او نہون نی انکو اپنا رب کہا ہو

ہوئی کفار سے جسدم مناظر
پے الزام جان خصم کافر

کلام ایسا ہوا ہان اونسی ظاہر
بحسب رسم و آداب مناظر

کچہہ او سپر اعتقاد اونکا نہین تہا
وہ حسب اعتقاد خصم دین تہا

مناظر

مناظر کہتے ہین الزام اسکو — مگر کیا جانی تو ای خام اسکو
پھر آخر ہو گئے سب مات کافر — نہ کہنے پائی مُنہ سے بات کافر
نہین کچھہ جای طعن اے بیخبر یہان — کہ تو ہر باب سی ہے بیخبر یہان
جو تجکو فہم ہے ای بیحیا کچھہ — سمجھہ معنے لفظ ما انا کچھہ
کہ ہے اسمیہ منفیہ یہہ جملہ — دوام شی ثبات شی ہمیشہ
تو بس منطوق جملہ یہان یہی ہی — کہ شرک اولسی ہمیشہ منتفے ہے
خلیل اللہ سے یہہ نفی اشراک — نہین ہے امر حادث کون ہے شاک
نبوتی امر کے اور مستمر ہے — پئی اہل معانے مشتہر ہے
مگر تجکو جو اتنا فہم ہوتا — تو کیون پھر تو مطیع وہم ہوتا
ہوا جو ہر مناظر سی تو مبہوت — نرا بنیا ہی نکلا اوت کی اوت
ترا ناپاک مُنہ ناپاک ہندو — ہوا گستاخ شان انبیا تو
کہان تو بندۂ خنزیر ناپاک — کہان وہ عزو شان انبیا پاک
جواب معترض تو دی چکی ہم — مگر اب معترض او سپر ہوی تم
بڑی عالم تہی بسوامتر و گوتم — ششٹ اور کاگ بہی مشہور عالم
بڑی بہارد واج افقہ ہین انکے — بہت بہاری سمجھہ کی بوجہ سی تہی
بڑی عارف تہی ان لوگونکی دیت — رکھیشر تہی بڑی ہی اہل نسبت
بہت ہین اور بہی ایسے رکھیشر — کہ اہل معرفت تہی سب وہ بیشتر
یہہ ہندو رکھتے ہین ایسا عقیدہ — کہ تہی وہ ساری ایسی برگزیدہ
کہ حکمت آفرین ہند تہے وہ — ملوک عارفین ہند تہی وہ
یہہ حیرت ہی کہ تہی وہ کیسی عارف — نہوئینگے جہان مین ایسی عارف

یہہ کیسا علم و حکمت تہا اونہون کا — یہی ہی کام ایسے عارفون کا
کہ تہا سب کا عقیدہ مثل کافر — یہہ دیکہو بیدسی ہوتا ہے ظاہر

دراتہرین بیدار کہی اینکہہ از اعتقادات ایشان خبر میدہد و این بیت

اگرچہ مدام بی ثمرست الا اکنون عجیب ثمر می دہد

یہان یہہ اعتقاد انکا بیان ہے — کوئی کہتا ہے رب یہہ آسمان ہی
کسیکا اعتقاد اسپر جما ہے — کہ بس پروردگار اپنا خلا ہے
کسیکے رب یہان ہر روشنی ہے — کسیکے رب یہہ تاریکی بنی ہی
کسیکا ہو رہا ہے یہہ عقیدہ — کہ رب ہے برق اور ہم آفریدہ
کوئی کہتا ہے میرا رب ہے خورشید — دو عالم مین مرا مطلب ہے خورشید
کہا ہے اسطرح درپت نی بیباک — کہ مین میری خدا اجرام افلاک
عناصر کو بہی رب کہتا ہے درپت — بنائی ہین خدا نوبت بہ نوبت
کہ جو ہین آب و خاک و آتش و باد — بناتا ہی خدا اپنے وہ ناشاد
جواب اسکا ہین جلد ایسی دیجے — وگرنہ ہمسے اب یہہ مات لیجے
سمجہنا مات کے معنے و اسرار — لمات الکافر فلیذق حل النار
ابے تو ڈوب مرگنگا مین جاکر — کہ جل پرواہ مین ہو غم سے جان بر
کہان ابتک دکہائیگا یہان تو — ہوا بربا د بالکل دین ہندو

اندرمن

فی

محی الدین جو ہے تیرا بڑا پیر | فصوص اپنے مین یون کرتا ہے تحریر

تیغ زن

بہت بک بک نکر بیعقل ہندو | رموز شیخ اکبر سمجھے کیا تو؟
کہان وہ شان اسرار اکابر | کہان تو سخت احمق وہ بھی کافر
کہان منہ تیرا اور منصور کے دار | کہان تو اور کہان اسرار ابرار
ہمیشہ شرک تیری زندگی ہے | خبر کیا تجکو پھر توحید کے ہے
ہم اسمین تجھسے احمق ہی غبی سے | کرین کچھہ گفتگو یہان کسکے جی سی
جو ہو موجِ سخن کو یہان طلاطم | تو ہوش اور فہم تیری ہوئین سب گم
اگر ہوتے بششٹ اور رامچندر | وہ کرتی گفتگو کچھہ ہمسے آکر؟
تو ہم بھی انبساطِ دلسی وسدم | سناتی مسئلے کی شرح پیہم؟
مگر یہہ گفتگو احمق تیری سات | بہت مذموم ہی اور عیب کی بات
یہان جو بات تیری فات سی ہے | فقط اتنی ضرورت کی لیے ہے
کہ لکھی تو نی نظمِ ہجو اسلام؟ | جواب اوسکا ہوا آخر کچھہ تو اقام
یہہ تو جو اولیائے کبریا پر | ہمیشہ طعنہ زن ہوتا ہے ای خر
کہ وہ وحدت مین کہدیتی ہین کیا کچھہ | یہہ رُدّد کو بھی وعظ اپنا سنا کچھہ
کہ کیا کیا کچھہ ہے رُدّد کی ہی گفتار | نصیحت تیرے ہے اوسکو سزاوار
تو خود لکھتا ہے اقوال اوسکی اسطور | میان تحفۃ الاسلام کر غور

کہ واتہرین بید مذکور است و دران ہر چہ تیغ زن بنظم می آرد مسطور است

۱۲ ۵ ۱۲ ۱۲ ۱۲

فرشتے آئی اوس کے پاس (یعنی برد رکے)
موکل ہے فنا کا جو کہ خناس (یعنی بزعم باطل)

فرشتون نی جو پوچھا کون ہو تم
کیا رُدّ رنے اوسنی یون تکلم

جو کوئی دوسرا ہو تو کہون مین
تو پھر اب کیا کہو نمین کون ہو نمین

ہمیشہ تہا مین اور مین ہون ہمیشہ
مین وہ شی ہون رہونگا یون ہمیشہ

نہین ہے دوسرا کوئی کہ تا مین
جتائون یہہ کہ ہون اوس سے جدا مین

کہ یہہ وہ دوسرا ہے اور یہہ مین ہون
یہہ وہ مجھسی جدا ہے اور یہہ مین ہون

ہمیشہ باطنون کا ہون مین باطن
ہمیشہ ہر جہت مین ہون نمین ساکن

یہان جو کچھہ کہین ہے وہ ہے مین ہون
یہان جو کچھہ نہین ہے وہ بھی مین ہون (یعنی موجود نا موجود کا)

برہم بھی مین ہون اور برمہا بھی مین ہون
سبب مین ہون مسبب تا بھی مین ہون (یعنی سبب و مسبب)

جو مشرق مین عیان ہی وہ بھی مین ہون
جو مغرب مین نہان ہی وہ بھی مین ہون

یہان جو کچھہ جنوبی ہی وہ مین ہون
یہان جو کچھہ شمالی ہی وہ مین ہون

سدا جو چیز نیچی ہے وہ مین ہون
جو نام مرد و زن سے ہے وہ مین ہون

یہہ یعنی جو ہی مرد و زن کی صورت (یعنی ہر شے مین)
وہ مین ہی مرد ہون اور مین ہی عورت

مین وہ ہون آپ ہی گا تیری ہون
مین وہ ہون تو آپ ہی کچھہ اور ہی ہون (یعنی خدا ہون)

تیغ زن

خدا کا آفریدہ یہہ بشر ہے (یعنی برد رکے)
مگر دیکھو تو کیا ہے فتنہ گر ہے

کہ اوّل خود خدا بنتا ہے گمراہ
بنا پھر جو ہر اشیا ہے گمراہ

وہ ہر شی بنکی خود ہی مدعی یون
جو عالم مین ہمیشہ ہے وہ مین ہون

بنا وہ آپ عین ذات باری
بنائی عین حق مخلوق ساری

یہان وہ صادق آئی تیری اشعار — تو گویا اس لیی ہتی تیری استعار
کہ بنجائین مرے سنگِ فلاخن — تو ہین تجھپر ہے سرسی تا بناخن

سنگہای فلاخنِ تیغ زن یعنی اشعار اندرمن بہر سر کوبی ہمان ہمین ران

وہی ہی گاو میش و خر ہین و خنزیر — وہی ہی مار و مور و گرگ و نخچیر
کبہی وہ گل ہے اور گوزہ کبہی ہے — مداد و حرف یہی کاہی وہی ہے
ہے جیسے موج و دریا ایک ہے ذات — گل و کوزہ ہین جیسے ایک ہے بات
مداد اور حرف ہین جسطرح یکسان — اسی صورت ہے خلق اور ذات یزدان
ہوئی اس امر سی ظاہر یہی بات — ہوئی منسوب حق ہی کل خرافات
تغایر اور تبدیلاتِ عالم — عجب کیا ہے کہ ذات حق ہی ہو ان ضم

تیغ زن

خدا ہرگز نہ رُدّ رہے نہ اشیا — وہ جھوٹا ہے وہ جھوٹا ہے وہ جھوٹا
جو تیری بید مین ہین یہہ خرافات — تو طاعن اہل دین پر کیون ہے بدذات
ذرا تو اپنے زخمون کی خبر لے — یہہ ہے شاخِ بید بے ثمر لے
اور اپنی مکھیان اس سے جھلا کر — کفِ افسوس تو ہر دم ملا کر
کہ اہل دین کو مینے کیون ستایا — جو یہہ اونکی سنان کا زخم کہایا
ہوا تو آتشک والون کی صورت — یہہ آئی مکھیان جھلنے کی نوبت

اندرمن

غلاتِ ضال کا سن اب تو حال — مین لکھتا ہون مفصل نے باجمال
کہ وہ قایل ہین متعدد خدا کے — وہ ہین مشغول چندین کبریا کے
جو کچھہ ہے تحفۂ اثنا مین تحریر — سنا تا ہون اب اوسکی تجکو تقریر
تو اوس نسخہ کو کراب رسید رسین — غُلاتِ ضال کے فرقہ ہین چوبیس
ہر ایک کا مختلف ہام بیان ہے — تخالف قول مین اونکے عیان ہے

تیغ زن

مقرر تجکو اندہی پن کا دکھہ ہے — اگرچہ نام تیرا نین سکھہ ہے
جو مادرزاد تہا تو دل کا اندہا — تیری آنکھین ہی اندہی ہوگئین کیا
ابی اندہی ندیکہا تو نی انکو — غُلات اور ضالین کہتی ہین کنکو
یہہ لفظ اولین ہے جمع غالی — کہ جو دم بہر نہین طغیان ہی خالی
جو ہی گمراہ دین سی ضال وہی — زبون احوال بد افعال وہ ہے
پیے رد اونکو تحفہ مین کیا نقل — مگر تجکو سمجہنے کے کہان عقل
کہ یہہ شیعہ غلات اور ضالین ہین — جو اصلا راہِ حق پر خود نہین ہین
ندیکہا تمنے رد کو واہ صاحب — کہ فرماتی ہین کیا کچہہ شاہ صاحب
فقط دیکہے جماعت اپنی ہمجنس — کہ خود ہے راغب ہمجنس ہر الس
ہوا ہمپر ہمارا یہہ بہی احسان — غلات اور ضال لکہا اونکو خود یہان
نکے لفظ و کتابت مین خیانت — نکی اصلا امانت مین خیانت
ہوی اس سے سب استدلال مردود — تمہاری سب کے سب قوال مردود
عقیدہ ان غلات و ضالین کا — نہین محبت ہے اہل دین پہ اصلا

اگر معلوم ہوتا تجکو یہہ حال
تو بعد از مدح لکھتا اونکے اقوال

مگر غالب ہے رہتے پہر مسلمان
نہوتا تجکو کچھہ جز یاس و حرمان

اندرمن

ہوا اب اس پہ منزہ پنہان سے بہی ماہر
یہہ قرآن اور حدیثون سے ہے ظاہر

کہ انسان کو حق ہے از ما تا بہ
ہے اپنے امتحان مین سبکو لاتا

ہوا اس بات سی یہہ صاف لایح
نہین مخلوق کا حال و سپہ واضح

تیغ زن

قیاس ذات باری اپنے اوپر
یہہ ہی لعنت شعاری اپنی اوپر

کہان وہ پاک و بیچون و چگون ذات
کہان تیرے یہہ ناپاک زبون ذات

کہان وہ علم و حکمت تجکو کافر
کہ قرآن و خبر سی تو ہو ماہر

خبر کیا تجکو قرآن و خبر سے
نہین واقف تو بید بی ثمر سی

جہان تو بید سی ہوتا ہی گمراہ
تجھے وہان بہی ہمین کرتی ہین آگاہ

مگر کیا کچھہ ہے تو احسان فراموش
نہین رہتا ہم اوستاد و بسی خاموش

مقرر ہین مسلمان تیرے اوستاد
یہہ جنسے تو نی کچھہ پیکر کیا یاد

کیا یہہ حق شاگردی ادا خوب
کیا اونکے خدا پر طعن کیا خوب

خدا پر کیا کوئی کافر ہے طاعن
وہ اپنی جان پر ہے آپ لاعن

یہہ سن تو ہمسے اسرار امتحان کے
دہوئین اوڑتی ہین اب تیرے بیان کے

کہین بین یہ شان امتحانے
یقینے امر تا ہوئین عیانے

کہین ہے امتحان کی ایسے صورت — کہ ہوئی مدعی پر ختم حجت
کہین اعلام حجت غیر پر ہے — کہین اتمام حجت غیر پر ہے
ہوئی یون ممتحن ذات مکلف — کہ تا کھل جائین حالات مکلف
نہین ایسا خدا کا آزمانا — کہ جیسا ہے تمہارا آزمانا
لزوم ہوتا ہے بے علمی کی عیب — یقین وعلم ہے تا اوس سے حاوی
عدوش علم سے ہے کبریا پاک — یہہ کیا اوس کو ہے کچھ امتحان تیزی
یہی ثابت ہے قرآن وخبر سے — جو گندا امتحان تیزی نظر سے
نہ تا یا اس سے علم غیب مین نقص — نہ یا خالق بی عیب مین نقص
وہ دائم عیب نقصان سے مبرا ہے — اوسی ہر دو ہم وظن ہی ہر برا ہے
وہ دائم عالم غیب وعیان ہے — پر اس حکمت کو اوسکا امتحان ہے
کہ ہو انسان سے اظہار حالات — عیان ہو جائین کاروبار حالات
ہزارون حکمتین اسمین نہان ہین — مگر انسان کو وہ انکہین کہان ہین
کہ دیکھی جنسے وہ اسرار حکمت — بنے دانای کاروبار حکمت
بس اب اسی معترض مین معترض سے — جواب اسکا تو دی مجکو ہولی مدن
کہ کہتا ہے وہ اگر جاے ایسا — جسے تم کہتے ہو کشن وکنہیا
جسی تم جانتے ہو عالم الغیب — خدا جسکو بنایا تنے بے ریب
وہی خود امتحان کرتا ہے دیکھو — وہ قصہ امتحان کا مجھسے سن لو
کہ کہتا ہے تمہارا کشن اس طور — کسی ہمراز سے تو ہی تو کر غور

وان عنت ایت قول کرشن باکسی منقول از راگ دیم سرمت بہاگوت تعبیر لیے

اگر تم یہہ کہو کیون جی کنہیا ؛ ہمین بن مین اکیلا تمنے چھوڑا
سفر اس بات کا باعث یہی ہے تمہاری یہہ پر کہا تمنے لی ہے

آمد سہ عمار ای تفہیم شتھیا

یہہ ہی یعنی محبت آزمانے — کہ جو لفظ پر کہا سے جتانے
پر کہا سے ہین ہمارے دل مین آیا — سمجھتے تم تو خود ہو انتہا کو
یہہ ہے جملہ زبان اردو مین تم لوگ — غلط ہے ظاہر و باطن موتم لوگ
ترے تقریر یہی ہے جہل ناداں — بنا دو غلط ان یکلخت نادان
ہوئی سب غلط تو اوسکی یہہ ہے — نہین اس نحو کا اب کچھ ہی ہے
اولٹ ماری یہہ معنی ہین — صفات کشن مین اشعار تیری
کہ تو بھی دیکھکر روئیگا خنساں — کہ جسسے کیون ہوئی تو ایسی کایا
پڑی شیطان تجھی پر تیری ہی قول — پڑی شیطان تجھی پر تیری ہی قول
ہوا اثبات سی یہہ صاف ظاہر — نہین مخلوق سی کچھہ کشن ہاہر
اسی سی اوسنے اوسکو آزمایا — کہ بن مین حال کچھہ کہلا ہا اوسکا
نہین وہ واقف حال خلائق — تو ہی مصروف تحقیق حقایق
ہوا ثابت کہ وہ بالکل ہے ناداں — نہین ظاہر کچھہ او سپر حال یاران
جو ایسا جاہل نادان ہی کشن — تو کالانعام ہے حیوان ہے کشن
مناسب ہے کہ سب اوتار ملکر — بٹہائین اور کو اوسکے جگہہ پر
وہ لگ کر گوپیون سی تہک گیا ہے — خدائی سی بہت پچہتا رہا ہے ؛
اب اوسکا ہو گیا ہی مغز خالے — زنانی سب منی اوسکے نکالی

فقط اوسکی منی اوسکی متی تھی
جو باعث غیب دانی کی بنی تھی

ہوئی ساری فنا وہ جب زمانہ (ظفر)
خدائی پھر کہان ایسے خدا مین

ہوئی وہ پہیلی کنہیا لال صاحب
ہوئی سب غیب دانے اونکے غائب

اگر برہما کو بھلا مین تو اچھا
رہیگا وہ مسکین گوپیون کا

کہ شہوت مین بڑی قدرت ہے اوسکو
خدا انکا رہیگا کوئی دن وہ

نہین کچھ عیب اسکا ہندؤن مین
خدا یہہ جسکو جی چاہی بنا مین

جسے یہان اعجب المخلوق پایا
اوسی تخت خدائی پر بٹھایا

ہے انکا ہر خدا محتاج ان کا
مگر کہتا ہے وہ تخت و تاج انکا

یہہ دیکھو بن گئے اوتار مالک
بنے راہ خدائی کی وہ سالک

خدا کو بھی معطل کر بٹھایا
کہ بحر شیر مین اوسکو سلایا

مگر وہ ہندؤن کا ہی خدا ہے
معطل ہو کی جو خود سو رہا ہے

خدائی مسلمین سوفی سی ہی پاک
معطل اسطرح ہونی سی ہی پاک

وہ علام الغیوب اور عالم السر
وہ ستار العیوب اور اوسپہ ظاہر

نہانی اور عیانی ہے ہر اک شی
وہ دانائی تہ تحت الثری ہے

وہ قادر ہے وہ قاہر ہے ملک ہے
کہ ہے مقہور و مملوک اوسکی ہر شی

جو ہین اوتار زانی بحر و بر مین
اونہین پہنچائی وہ دم مین ستقر مین

تو بس قادر خدائی مسلمین ہے
معطل ہر خدائی کافرین ہے

اگر کچھ اور بھی سننا ہے منظور
تو قصہ رام کا ہوتا ہے مسطور

مہابہارت مین ہے مذکور یہہ بھی
اگر مطلوب ہے اسناد اسکے

کہ جب بات آگئی راون سے سیتا
کیا تھا امتحان عصمت اوسکا

واپس

جو سیتا سی وہ ایسی بدگمان تھی
تو کہیے غیب داں پھر وہ کہاں تھی

ہوئی وہ امتحان مین ایسی مضطر
نکالا اوسکو اپنے گھر سی باہر

ترا کہنا ہوا الزام تیرا
ہوا نادان بالکل رام تیرا

بیان کچھہ اور باب امتحان مین
اگر مطلوب ہے اس داستان مین

تو وہ بھی بیدسی ہوتا ہی مرقوم
کہ تجکو اعتبار اسکا ہوای شوم

دگر این نکتہ ہند بمذکورست کہ آتش امتحان کردہ شدہ پاک نوشتہ است

یہہ نور پاک نے آتش سے پوچھا
بتا تو کون ہے اور کرتی ہے کیا

کہا تب آگ نے اوس نور سی یون
جلا دیتی ہون جو سکو وہ مین ہون

کہا پھر نور نے یہہ گھاس کا ڈہیر
جلا جلد ایسے ای آتش نکر دیر

کہ تا قوت تری معلوم ہوجائی
ہمین شدت تری معلوم ہوجائی

نتیجہ ہیجہ

ہوا اس بیدسی یہ عیب ظاہر
خدا پر بھی نہین کچھہ غیب ظاہر

ہوا جب ممتحن آتش کا وہ نور
رہے اوس سے بہے سب اسرار مستور

لگا یا عیب ذات کبریا مین
تو کیا شک رہ گیا اس افترا مین

الٰہی حکم ہو بادِ سقر کو
جلا دی ایسی بیدِ بے ثمر کو

اندرمن

یہہ ثابت آیتون سے بیگمان ہے
کہ خلق ظلم سی حق برکران ہے

ہنین فاعل ہے ظلم و شر کا یزدان — کہ بانی اوسکا ہے انسان مع شیطان

تیغ زن

جواب اسکا مفصل ہو چکا ہے — عبث تطویل حاصل چاہتا ہے

اندرمن

تو دیکھہ اب سورۂ انعام مردک — زمانہ کو لکھا فاعل ہے بیشک

تیغ زن

وہ کس آیت مین یہہ لکھا ہی مردک — غلط بیشک ہے تیرا نظر بیشک
کہین ہے فاعل ترکیب نحوے — سمجھکر او سکو قتال حقیقی
ہوا ہے معترض تو اہل دین پر — پڑین تجھپر ابن ذہن اور فہمین پر
اسی پر تو پڑا بکتا ہے مغرور — کہ پہنچا ہے مرا چرچا بہت دور
جو سن سن کر ہماری نقض کامل — ہوا ہی انقباض نفس حاصل
تو بہر انبساط اب یہہ غزل ہے — کہ فکر تیغ زن کا یہہ عمل ہے

غزل

حجت مین اہل دین پی تم غالب آ چکی — جیتے ہو جیسی سی پر مات پا چکے
ایمان لائی یا تو جہنم مین جا چکے — یہہ تیرے جی سی جب کہین جھگڑا اٹھا چکی
حاجت نہین کچھہ آپکے میت کو غسل کے — بچھیا کا موت مرتی ہوئی سب پلا چکے
اونگلی کا جسکے مول ہے برمہا کی سب بنے — گوری کی فوج دیکھیے کس سو اجا چکے

لہ

سولا کہہ لقد خبرہ بھی تیرے کم ہی کم — اس سے ہی بڑہ کی چاہیے وہ دل ربا چکے
تم گا ہی کہانی کیون نہ ہو اے عابدان کشن — خود وہ شراب پی چکے اور گا گی کہا چکے
رہتا ہی زیر دختر ہندو سی بی نصیب — وہ دیوتا کے کام مین چوک نہ چکے
آتا ہے اوسکا حیض تو دیتا ہے یہہ خبر — لو آگ دیوتا بھی مرے یہان اوڑا چکے
اوٹھتیون مین نہاتیان تو خبر دیتیان مجھے — گندھرپ اپسکی فوج سی لذت اوٹھا چکے
کرتی ہین موسی فوج بھی کیا موشگافیان — وہان یعنی ماہتاب بھی زور آزما چکے
اوٹھتا نہین ہے بوجھ ہندو کا پہر یہان — سو بار گو وہ پیٹ زنا کے گرا چکے
وہ راہ یان بید لقد ہین جو بار بار — ہولی مین اپنی آپ کو بہروا بنا چکے
مہر شراب اظہار وہ عشق بھی بس — چمکا ہی اس سے بید کہ وہان اسکو گا چکے
دنیا کو کیون نہ آئی ہنسی انکے دین پر — ہر بار جسکے سانگ نئی یہہ دکھا چکے
نار سقر کی ہو تمکو مبارک ہو نیک فال — ہندو جو اپنی ماتہہ ہی مردے جلا چکے
اور قعر زمہریر مبارک ہو اونکو ہے — دریا مین جنکو آپ یہہ کافر بہا چکے

ای تیغ زن سر انکا ہو اور تیغ تیز ہو
کفار پند و وعظ سے ایمان لا چکے

اندرمن

بیان کرتا ہے جو قرآن و تفسیر — خلاصہ اونکا اب ہوتا ہے تحریر
ہوا یون سورۂ مریم سے اظہر — کہ روح ایزدی شکل بشر پر
بحسن و لفریب و طرز مرغوب — بشکل جد مؤو قامت خوب
یکایک روبرو مریم کے آئے — کہ تہی آمادہ بہر غسل ننگے

توجہ جانب جائی نہان کے ہوا یکدم مین اندر اوسکی پہونکی

تیغ زن

جو روح ایزدی سی ہے یہ مقصود — کہ ہے مقصود آیت ذات معبود
تو کب ثابت ہے عینیت خدا سی — فَاَرْسَلْنَا اِلَیْهَا رُوْحَنَا سے
کہ خود وہ روح اک مخلوق رب ہے — مضاف اوس سے شرافت کے سبب ہے
مراد اس روح سی روح الامین ہین — امین وحی رب العالمین ہین
بہت قرآنمین لفظ عبدنا ہے — مگر وہ عبد کیا عین خدا ہے
خدا کچھہ اور ہے بندہ ہی کچھہ اور — کہان خالق کہان مخلوق ای تو
ہوا بس تیرا استدلال باطل — ہوا سر کردہ جہال باطل
نہین یہ عیب ذات ایزدی مین — حلول اوسکا ہو شکل آدمی مین
منزہ اسے حلول و جسم سی وہ — معرف خود ہی عالی اسم سی وہ
معاذ اللہ معاذ اللہ وہ ذات — تشکل سے ہو خواہان ملاقات
نہین کسپر وہ بی کیفی مین قاہر — جو ہوئی قید کیفیت مین ظاہر
یہہ اپنے مُنہ سی تو بکتا ہی کیا کفر — یہانتک بڑہ گیا کافر ترا کفر
نہین ہیچون کو ہرگز ایسے حاجت — کہ ہو جس سے تشکل کے ضرورت
وہ یون محسوس ہو جائی کہا سنی — بری ہی وہ تو اس وہم و گمان سے
جو آئی تھی وہ صورت سوی مریم — وہ جبریل امین آئی تھی اوسدم
بری مین جو کہ مردی و زنی سی — وہان آئی تھی یون حکم غنی سی
اسی پر ہے قیاس روح آدم — اسی پر ہی قیاس ابن مریم

که وہ بندی ہین مخلوقِ خدا مین
نہین گو رُو و حُنا فرمایا اونکو
تو بس وہ اشرفِ خلقِ خدا ہین
جوابِ اوّلین تو ہو چکا یہہ

نہ وہ جایِ حلولِ کبریا ہین
جو ختم الانبیا فرمایا اونکو
وہ خورشیدِ جہانِ آفرینش ہین
مگر ایک اور بھی ہے دوسرا یہہ

تیغ رانی بجوابِ ثانی

اگر ہے روح ایذا دہی یہہ مقصود
کہ خلوت مین چلی انا زبون ہے
جواب اسکا ہی انشاء اللہ کامل
جہان تو کفر ایسا بک رہا ہے
لعون اللہ ہر ہر حرف اوسکا
علاجِ سر بجز پا پوشِ لعنت

ہوئی جبریل اس صورت سے موجود
دلِ مریم کو شرمانا زبون ہے
وہان لکھین گی ہم المتخلص جاہل
کہ خواہش مند جبریلِ خدا ہے
بشکل پشہ تیری سر مین گھس جاوے
نہو پھر کچھہ بھی ای نمرود دسیرت

اندر مین

محمدی مین بتایا یہہ وصف و اصل
کیا مدخولہ فرزند پر دخل

تیغ زن

جواب اسکا بہت کچھہ ہو چکا ہے
یہہ کیا تحصیل حاصل جا بجا ہے

تری دلمین جو ہین اوصافِ اوتار — کہ جو جو تہی وہ ناہنجار و بدکار تہ
نہین چہوڑین جنہون نے بیٹیان بہی — ہزارون فرجین شوہر والیان بہی
زنا کی اونکو تہی ایسے تمنا — کہ جسم اونکی ذکر ہوتی سراپا
تو ہو رہتی سراپا داخلِ فرج — کہ تہی بیکنتہہ اونکو منزلِ فرج
وہ آتی ہین تری دل ہی زبان پر — عبث تہمت ہے شاہ انس وجان پر
عیان ہین حسن و مدحِ شانِ احمد — نہین ہین قبح و ذمِ شایانِ احمد
ذمیمہ کب ہین اوصافِ محمد — حمیدہ سب ہین اوصافِ محمد
وہ لازم مدح و حمد اونکی لیی ہے — کہ اونکا نام مشتق حمد سی ہے
صلوٰۃ اونپر سلام اونپر ہو ہر دم — درودِ خاص و عام اونپر ہو ہر دم

اندرمن

سمجہہ اس بات کو اب دلمین احمق — محمد نے کیے ہین خون ناحق
کرایا کعب کو قتل و سبب بیجا — نہین مخفی ہے سب پر ہی ہویدا
کیے ہین اور ازبس خون ناحق — کہ تہا لوثِ گنہ جنکو نہ مطلق

تیغ زن

غلط ہے تیرا ہر دعوی غلط ہے — غلط تیری روایت ہر نمط ہے
بر رب کعبہ تہا کعب بن اشرف — ہمیشہ نورِ ایمانی سے اجوف
اگرچہ ابن اشرف تہا وہ مشہور — مگر تہا ارذلِ مخلوق و مغرور
وہ گو شاہِ یہود اوسدم بنا تہا — مگر سامانِ دین سی بی نوا تہا

بڑا دشمن رسول اللہ کا تہا — وہ رہزن راہ دین اللہ کا تہا
وہ یون کرتا تہا ہر دم ہجو اسلام — کہ جیسے آج تو بکتا ہے ناکام
وہ تہا ہر لحظہ سرگرم عداوت — ہوا آخر یہہ انجام شقاوت
کیا قتل اوسکو حکم کبریا سے — وہ کچہہ کرتی نتہی طوعاً سو اوسی
ہزارون اور بہی کفار مارے — اوسی بہی مارڈالا حکم حق سے
ہوا یہہ کیو نکہ ثابت تجکو احمق — ہوئی ہین اونسی ایسی قتل ناحق
کہ جو ماری گئی ہین اونسی کفار — نتہی تیری طرح کچہہ بہی گنہگار
کہ جیسا آج تو اک بیخطا ہے — مسلمانون سی تجہپر یہہ جفا ہی
ترا جی جانتا ہے ای خطاکار — ہمارا جسقدر تو ہے خطاکار
قیاس اوسکو کر اپنے نفس پر تو — تردد پھر نہوئیگا سرمو
کہ تہا ایسا ہی وہ کعب بن اشرف — مگر وہ تہا ضعیف اور تو ہی اضعف
اوسی تیغ و سنان نی جان سے مارا — تجہی تیغ زبان نی جان سی مارا
اگر تو دیکہہ سکتا ہے بخاری — تو کہل جائی حقیقت تجکو ساری
کہ وہان کس راہ مین تہا قتل کفار — فقط للہ تہی وہان حرب و پیکار
کیا جو اذن اونکو دی چکا حق — نتہا واللہ کوئی قتل ناحق
مگر ثابت ہی ہان تیری کتب سے — کہ مصروف قتال اوتا رجب تہی
قتال اونکی وہ راہ فرج مین تہی — وہ بہر فرج ہرج و مرج مین تہی
وہ بہر فرج تن پر زخم کہاکر — ہمہ تن بن گئے مشکل دلیرو
لقب ایسی ہی مقتولین کا ہے — شہید فرج کا جو ترجما ہے
کیے ہین خان و مان برباد اونہون نے — کیے ہین نفس اپنے شاد اونہون نے

کیے لاکھون اونہون نے قتل ناحق
شقاق اونمین رہا از بہر یک شق
ذرا اپنے کتابین دیکھہ غافل
کہ میرا قول حق ہے یا کہ باطل
اگر ہے دیکھنا اون سبکا دشوار
تو کافی تجکو ہے اک سوط جبار

اندرمن

ولی ثابت ہی ما این ہوشیاری
کہ کئی نبیون نے دائم بادہ خواری
زبانِ لغو گوی کو تو کر بند
خدا کی وسطے اب سُن میرے پند
عیان ہے مذہب کل انبیاسی
کہین پر تہی نہ ظاہر حرمتی

تیغ زن

ابی او موت گو بر پینے والی
ترا مُنہ اور یہہ باتین نکالے
ترا ناپاک مُنہ ای شارب بول
جناب انبیا مین اوس سے یہہ قول
ذرا پہر وہ روایت کیون نہ لکہی
کتابون کی عبارت کیون نہ لکہی
کہ ثابت ہوتی یہہ بہتان نگارے
کہ کی دائم اونہون نے بادہ خواری
کہان شایان ہے اسے مردود کذاب
ترا بہتان ہے ای مردود کذاب
اگر حکم خدا سے تہے یہہ حلت
مگر وہ کب تہے یون مصروف لذت
مباہات اونسی ہتی لہون ہے متروک
کہ ہوجائی مبادا فعل مشکوک
نتہی وہان شغل حق سی اتنے فرصت
کہ حاصل کیجے یہانکے ہر ضرورت
عبث سمجہتین جو دنیا کے ضرورات
وہ کب رہتی ہین یہان مصروف لذات
محال عقل ہے یہہ انبیاسی
کہین کب نقل ہے یہہ انبیاسی

ہمارے دفع زبان کرنے والون کے لیے یہ جامع شافی کافی ہوگا

مگر ہان ہے مہابھارت سے اظہار — کہ اکثر تھے تری اوتار میخوار
بہک کر تو نی شاید کہدیا یہہ — ابھی انکار جبر ہو چکا یہہ
اگرچہ بید مین ہے حرمت مے — مگر ذوق زناکاری ہی وہ شے
کہ رکھا اونکو ہر دم رند و میخوار — کہ پیتے ہین بہت مے سب زناکار
بہت اوتاری پیتے رہے تھے — مے و معشوق ہی جیتے رہے تھے
مہابھارت مین ہے جب کشن ارجن — ہوئی دل مین رخت رحمت فگن
ہوا وہان صید و باز کا ارادہ — تو لی ہمراہ وہ پانچون کی زرجہ
شکار افگن ہے پیتے رہے مے — تری لیتے رہے حاضر تھی ہر شے
مہابھارت خبر دیتے ہے ایسی — کہ شکر دیوتا بھی ہے شرابی
مناسب ہے جو یون رکھتا ہی دوشکر — کہ اوسکا نام بھی شکری ہو شکر

طعن سنان تیغ زن بر سینۂ مجروح اندرمن

خبر اونکے معبودونکے جلدی — وہ شادی پی گئے ہونگے بہت سی
تو ہوگا گرمی مے کا بہت جوش — وہ کیچڑ مین پڑی ہونگے بہوشی
کہلے ہونگے بیہوشی مین منہ بہے — ہزارون مکھیان ہر منہ مین ہونگے
جو کف بھی منہ سی لاتی ہونگے وہ — تو کتے چاٹتے ہونگے منہ کو
اب اندر من جہان جلدی سے جاؤ — لنگوٹا کھول کر مکھے اوڑاؤ
لنگوٹی سی پہراونکی منہ بھی پونچھو — تبرک جانکر پہراو سکو چوسو
ذرا بچھیا کا موت اونکو پلاؤ — پہر اونکو تازہ گوبر بھی سنگھاؤ
سنگھاؤ لنکھنہ جلدی بنا کر — سنگھارو موت مین گوبر ملا کر

کہ آخر مین وہ سب مسجود تیرے
کہ آمین ہوش مین معبود تیری

تجھے معبود جانین گے ہمیشہ
ترا احسان مانین گے ہمیشہ

تو دی ڈالین گے وہ اپنی خدائے
جو دینی کو تیری کچھہ سنی ہونگی

بنا مینگے تجھی ہی رند و میخوارہ
خدائی بس یہی دیوین گی اوسکو

اونہون کی پارسائی بس یہی ہے
کہ پاس اونکی خدائے بس یہی ہے

اندرسن

ہلا شک نوش کی یک عمر تک مے
محمدؐ اور اصحابون نی اوسکی

کیا ترکِ خمر تب خواہ ناخواہ
خرابی سی ہوئی جب اوسکی آگاہ

تیغ زن

ذرا آتش بیان کے شعر دیکھو
یہہ سحبانِ زمان کی شعر دیکھو

بڑا آتش بیان آتش فشان ہون
جو بکتا ہے کہ سحبانِ زمان ہون

جلائی گشت الفاظ و معانے
پڑی اوسپر ہے وہ آتش فشانی

یہہ جمع الجمع تیری ہی غلط یہان
جو باندہا لفظ اصحابونکا نادان

ملائی واو دونون اوسمین جو بیجا
ترا اصحاب سے کیا سینہ شق تہا

کہ فرقِ لفظ کی می سی نہ سمجہا
نشا یہہ ہی مئی دہقان پن کا

تحرک مین اشارا ہے یہہ پنہان
خمر باندہا جو تونی خمر کو یہان

تو گر کر سر کے بل وہ گو پون پر
کہ اسکو کشن جی پیتی ہتی اکثر

سکونِ قلب تہا اوسکا تحرک
منی سی سبکو دیتی ہتی تبرک

تو منشای تحرک ہی وہان می — علامت کو تحرک ممر مین ہے
اگر تیرے عیوب شعر لکھون — تو واللہ ایک دفتر ہوئی موزون
مگر اسپر نہین اپنی نظر کچھہ — سخن مین تیرے گو ہین عیب ہیچہہ
جواب اعتراض اب تو ذرا سُن — کہ انشاء اللہ تو ہو جائیگا سُن ہ

جواب اعتراض سرا پا انتقاض

(جملہ صفت اعتراض ۱۲)

کیا بہتان مے جو انبیا پر — جواب او سکا تو گذرا اپنی جا پر ہ
یہان اصحاب پر طاعن جو تو ہی — تو ہان اسمین ہماری گفتگو ہے
جواب او سکا تو اوّل ہمکو دی تو — کہ تیری پیشوا ہین جو کہ ہندو
وہ لکھتے ہین کتاب معتبر مین — ابہی آتا ہے وہ تیری نظر مین
کہ اکثر جو کہ تھے احکام سابق — ہوئی منسوخ وقت دور لاحق

وان ابنیت روایت پرب اوّل مہابہارت

مہابہارت کی پرب اوّلین مین — یہہ لکھا ہے نہین شک اس یقین مین
غذائی جان تھی می ہر برہمن کے — وہ جب اوّل حلال او نکی لیے تھی
ہوا مقتول جب شاگرد شکر — کہ دیوون نی کیا تھا حربہ اوسپر
ہوا تھا قتل ہو کر پھر وہ زندہ — کہ تھی اوستاد خود زندہ کنندہ
یہہ فرمانی لگے اوسوقت شکر — کہ بازی چل گئے دیوون کی مجھپر
کہ اس فرزند کو دیوون نی مارا — پھر او سکو گھول کر صہبا مین سارا
پلایا مجکو صہبا مین ملا کر — کہلایا مجکو صہبا مین ملا کر

شراب ایسی بری ہی کہ اسکو — جو پیتا ہے اوسی بعقل سمجھو
بہا لیجائی اوسکے ایک پیالی — اگر ہو عقل مثل کوہ عالی
حرام اسکو کیا تو آج مینے — یہہ سُن رکھو کہا یہ آج مینے
پیے اسکو نہ پھر کوئے برہمن — کہ عقل و ہوش کی یہہ ہے زبان
جسے بعد اسکے ہی یہہ ہوئیگا خبط — تو اعمال اسکے بس ہوجائینگے حبط
پھر اوسکی ہوئیگی دوزخ مین منزل — وہان بازمہر مریخ مین منزل

اعتراف معترض ناکام در کتاب تحفۃ الاسلام صفحہ ۱۳۶

تو خود ہی معترف اسبات کا ہے — کہ پہلے وقت مین ایسا ہوا ہے
کہ یہہ کار نیوگ اوسمین روا تہا — تبھی اس فعل مین وہم زنا تہا
وہ کیا ہی یعنی جس سے چاہی عورت — پی اولاد جاکر وائی صحبت
اگرچہ غیر شوہر ہوئی دو مرد — نہین تخصیص کچھہ بات آئی جو مرد
زنان خاندان راجگان نے — زنان ہندوان ہندیان نے
کیا ہے یہہ عمل بیخوف و نزاع — نہین اسمین خوف وہ اہل خوف نزاع
کیا یہہ کام بید بیاس نی بہی — بجہائی پیاس کے بہی پیاس دل کی

در جوگ شبشٹ ہنود ثابت موجود

کہ اکدن حاضران بزم اندر — شبشٹ اور کاک بتی اور بہی رکہیشر
توجہ سب نے اوسدم کاک پر کی — پہر اوس سے یہہ اوہنون نے بات پوچہی
کہ کیا باعث ہے تیری ساتہہ والے — نہین مین قوت و قدرت مین تجسی

کہا او کال نے خداوند جہان کے — وہ قدرت ہے نہین طاقت بیان کی
کہ بید و نمین خلاف اوسکے سبب ہے — زمانو نمین خلاف اوسکے سبب ہے
اوسی قدرت سے ہین سب مختلف بیان — تو کیونکر ہوئی سبکا حال یکسان
زمانہ ایک ایسا ہو چکا ہے — روا تھی اوسمین جو شی نا روا ہے
کہ میخواری شرلفیون کو روا تھی — نہ وہ ہرگز رذیلون کو روا تھی
جو عورت غیر کی بھی ساتھ سوتے — تو پت پر نا وہ انکا مون بے ہوتی
وہ رہتی تھی یقینے اہل عصمت — نہ لگتی تھی کچھہ اس سے اوسکو تہمت

روایات دیگر از بید بی ثمر

ہوا ثابت تری بید و سے یہ بہے — روا ہے تجکو بھی مامون کی بیٹی
کرشن اور اوسکا بیٹا ارجن — ہوئی اس کام کے بانی ہمہ تن
اب اسکو کہتے ہین منسوخ ہندو — نہین ہے بید مین اس نسخ کی بو
جو ایسے کام کو تم کہتے ہو عیب — لگا یہہ خاندان کشن کو عیب
ہوا یہہ کار خیر اوس خاندان مین — نہین کرتی ہین گو ہندو جہانین
روا تھا عقد بہائی سی بہن کا — کہ ایسا کر چکے ہین خاص برہما
جو اونکا وچھہ پرجاپت پسر تھا — ودائین مات کی اونگلی کا بیٹا
اوسیکے عقد مین اوسکی بہن کی — وہ بائین مات کی اونگلی کی بیٹی
کیا پہر وچھہ پرجاپت نے ایسا — کہ کشب تھا جو پرجاپت کا بیٹا
بنا دی اوسکی زوجہ اپنے دختر — بنی زوجین خواہر اور برادر
ہوئی وہ نا زنین جب کشت کشب — ہوئی وہان سد رخنہ خشت کشب

۱۲ بیت پرستی کرنی ۱۲ زمانہ مین ۱۲ رذیلون کو ۱۲ بے تہمت ۱۲ بیاہ کے ۱۲ خاندان کشن مین ۱۲ مراد جماع ۱۲

مہابہارت کی فنِ اولین مین — یہہ دیکھو تا نہ آئی شک یقین مین
مگر اب ہوگیا منسوخ یہہ حکم — اگرچہ جب نہ تہا منسوخ یہہ حکم

مقامِ مدعای تیغ زن از نقلِ روایاتِ دینِ اندرمن

مقام مدعا یہہ آن پہنچا — ذرا بہان سامنی تو آؤ لالا
کہو کیا کہتے ہو شکر کے حق مین — کہ ہے اس بات سے اب دل قلق مین
وہ پیتا تہا نہی منسوخ جب سے — تو کچہہ فاسق بہی ہی وہ یا نہین ہے
بڑا اوتار ہے شکر تمہارا — کہ جو مالک ہے خود تحریم مے کا
کیا اوسنی حرام اسکو نہ جبتک — برہمن سب ہی میخوار تب تک
کہو فاسق برہمن ہوگئے سب — وُحلت کی سبب یا بچ رہی سب
کہو کیا کہتے ہو تم کشن جی کو — کہو ارجن کو اور کچہہ ارجنی کو
جو صیدِ افگن رہے دلی مین جا کر — شرابین نوش کین لذت مین آکر
کہو کیا کہتے ہو تم اونکو ای یار — جو کرتی ہتی نیوگ اور ہتی نکو کار
وہ زانی زانیہ سب مرد و زن ہتی — وہ سب یا نیک عادت نیک فن ہتے
کہو کیا کہتی ہو اوس بید کو تم — کیا ہے کاگ نی جس سے تکام
کہ می اوّل شریفو نکو روا ہتے — رذیلون کو حرام ایسے سدا ہتی
کہو وہ بید جہوٹا ہے کہ سچا — یہان جو کہہ رہا ہے ایسا ایسا
کہو وہ کاگ بہی سچ بولتا ہے — وہ کوا یا عبث غل کر رہا ہے
کہو اونکو بہی کچہہ کرتے ہو پامال — جو کرتی ہتی نکاحِ دخترِ غال
کہو کہتے ہو تم برہما کو اب کیا — نکاح اوسنے کیا بہائی بہن کا

کہ قبل از نسخ یہہ اوسکو روا تہا
وہ بر مہا یا کہ سرتا پا خطا تہا

جواب ان سب کے جب تم دی چکوگے
تو پہر ہمسے جواب اوسکا سنوگے

جو کہتے ہو حق اصحاب مین تم
وہ یعنی حلت می مین تکلم

صحابہؓ صاحب خیر الوری ہین
صحابہؓ جان نثار مصطفے ہین

مطیع امر و فرمان نبےؐ ہین
وہ جان و دل سی قربان نبیؐ ہین

شعار اونکا ہے امر و نہے احمدؐ
وقار اونکا ہے امر و نہی احمدؐ

ہمیشہ اونپہ رضوان خدا ہے
اونہین حاصل رضائی کبریا ہے

خدا راضی ہے اونسی و وہ خدا سی
ملا ہے قرب یہہ اون کو خدا سی

اندرسن

یہہ لکہتا ہے تمہارا بو حنیفہ
کہ جو تہا طالب دنیائی جیفہ

شراب بی غمی سی ہو کی مسرور
شرابین سب پیو تم ہو کی مسرور

نہین یہہ مسئلہ عالم پہ مستور
ہدایہ اور وقایہ مین ہے مذکور

تیغ زن

نکر عو عو سگ دنیائی جیفہ
کہان لکہتے ہین ایسا بو حنیفہؒ

ہدایہ کی روایت کیون نہ لکہی
وقایہ کی عبارت کیون نہ لکہی

ہوا ثابت اب اس سے یہہ سراسر
کہ تو نی جہوٹ باندہا اونکی اوپہ

ابی تو ہو کی بندہ پچہے کا
بنا طاعنؔ امام متقے کا

کہ تہی وہ طالب مردار دنیا
یہہ تو ہی ہی کہ جو ہے یار دنیا

اندرمن

نہو وی جسکو اصلا فہم وادراک
وہ جانی غلطے وصحت کو کیا خاک

تیغ زن

کیا ساکن جو یہہ لام غلط کو
غلط کیون کر دیا نام غلط کو
کیا قلب غلط جو تو نی ساکن
اشارا ہے یہی ای تیرہ باطن
کہ تیرا دل ہے ساکن ہے غلط پر
سدا تو تیرہ باطن ہے غلط پر

اندرمن

سمجھہ اس بات کو ای دشمن عقل
کہ ہے تو ہر طرح سے رہزن عقل
اوسی کہتے ہین بیٹی اہل تحقیق
کہ جسکے اپنے نطفے سی ہو تخلیق
توالد اور تناسل کے طرح پر
عقیدہ ہے یہے عقلا کا اظہر
تو ثابت ہے ظہور اوسکا دہن سے
تو بیٹی سر سے برہما کی کب ہے

تیغ زن

بندہا ساکن جو قلب جمع عاقل
تو بس یہہ رمز ہے ای سخت جاہل
کہ تیرا دل ہے ساکن اور جامد
کہان اوس مین تعقل کی مجاہد
وہ گویا ساکن و جامد ہی اک سنگ
تعقل کا تحرک اوسکو ہے ننگ
بہت اس بات سے یہان رگذرہے
ترا ہر شعر ورنہ بانگ خرہی

یہہ سب بقانی اپنے یاد رکھنا ؛ ذرا سجانے اپنے یاد رکھنا
جواب قول ہی اب تو ذرا سُن (جسکا تو مدعی ہوا ہے) اگرچہ سنتے سنتے ہوگیا سُن
کہ ہتی سارستے برہما کی دختر ہماری بات سچی ہے مقدر
ہمین کیا کام ہے تیری خبر سے ہوئی پیدا وہ مُنہ سی یا ذکر سے
دلیل اتنی ہمین کافی یہان ہے کہ کہتے ہو وہ خلاق جہان ہے
تو کیا اوسکو نہتی اتنی ہی قدرت کری اپنے ذکر سے آپ صحبت
بنائی فرج زوجہ اپنے مقعد کری اپنے ذکر کو اوسمین ممتد
بنائی بطن زوجہ بطن اپنا اوہائی حمل دختر آپ برہما
بنائی فرج زن اپنی دہن کو ندی تکلیف اوس نازک بدن کو
دہان منقلب سی جسکے دختر بنی زوجہ کا نائب آپ شوہر
کہ رنج انشقاق اوسکو نہوئی کہین تکلیف شاق اوسکو نہوئی
تو کیا شک رہ گیا اب اسکے اندر کہ ہتی سارستی برہما کی دختر

اعتراض مقدر بر تیغ زن از رلالہ اندرمن

بہلا کیا ہتی وہ برہما کو ضرورت کہ خود جنتا بنا کر ایسے صورت
نہتی کیا اوسکو جو رہی میسر جو اپنے پیٹ سی جنتا وہ دختر
سبب اسکا بھی ہوجائی بیان کچھہ کہ تا تسکین پائی میری جان کچھہ

جواب اعتراض اندرمن از دست و قلم تیغ زن

ترا معبود بی زوجہ وہ کب ہے مگر اظہار قدرت کا سبب ہے

کہ یہہ یہہ قدر مین کہتی ہین ہم ہی
کہ کر لیتے ہین فعل زن ہی پہ ہی

کہ تا ہمکو کوئی ایسا نہ سمجھے
کہ ہو سکتے نتھے یہہ کام اسنے

سبب ایک اور بہی ہوتا ہے اظہار
کہ زوجہ ہوتی ہے یار وفادار

نتھی شرط وفاداری کہ ہر بار
گوارا کرتے وہ تکلیف دلدار

اوٹہائی خود کبہی تکلیف زوجہ
رہی تا راحت و تخفیف زوجہ

کبہی زوجہ نی لی تکلیف شوہر
کہ حاصل ہوئی کچہہ تخفیف شوہر

ذکر کو مستعار اوسنے لیا آپ
جو تہا دستور شوہر وہ کیا آپ

کہ ہوئی اونکو تخفیف تحرک
نہو ہر بار تکلیف تحرک

ذرا یہہ میری باتین یاد رکہنا
مزا انکا زبان دل سی چکہنا

اندرمن

عجائب حال طرفہ ماجرا ہے
تولد باپ بیٹی سی ہوا ہے

تیغ زن

یہہ تہا بی شبہ وشک بس حال برمہا
کہ ہر دم اوس سے تہا ذوق تولد

جو دیکہا عشق دختر نے پدر سے
تو کہا کر ہول ومان ضرب ذکر سی

چہپایا فرج کو مرمر کے نیچے
پڑی ابتک ہی تہا نیستر کے نیچے

مفصل اسکا قصہ لکہہ چکے ہم
وہان دیکہو کہ ہے یہہ دافع غم

اندرمن

بس اب اے اہل سنت کیا خطر ہے — کہ یہہ آئین میراث پدر ہے
اگر صحبت کرو جورو سے یارو — تو گویا بے تامل اپنے مارو

تیغ زن

پڑی یہہ بات رُوبرو دیوتا پر — کہ یون کہتا ہے اپنے مُنہ سی رُوبرو
کہ مین ہین مرد ہون اور مین ہین ان ہون — تو گویا وہ ہے فرج و خرزہ (آلت) و کون
گئی یہہ بات اپنے ہے محل پر — نہ آیا طعن کچھہ تیرے عمل پر
جو عادت ہے وہی آئی بیان مین — جو دلمین ہی وہی ہی لبس (بری) عان مین
بہت مدت سے حیرت مجکو یہہ تھی — کہ ہندو کیون یہہ ہندوانی (برسی) مین ڈاہڑھے ہین
ہمیشہ گال مین امرد کی صورت — اگر چہ آ گئے ستّر کے نوبت
اگر کانو نمین دیکھو بالیان (برسی) مین — زنین گویا کہ زینت والیان ہین
بنا دو ایسا ہی مل لائین گلے مین — کہ مُغلم بات لاڈو لین گلے مین
عجب انداز سی صندل جبین پر — لگایا ہے کہ جمع (اغلام کرنیوالی) مغلمین پر ہ
یہہ ثابت ہو کہ درد سر ہے ہمکو — کہین گا بک ہی ایسی (برجماعت اغلامیان) ہین کہ جو دو
بہانی سی ہمارا سر دبائین — ہمین (یعنے اغلامی) اسطور سر تا سر دبائین
کہین عورت کی صورت بن رہے ہین — اداسی ہو لیو نمین ناچتے (یعنے اغلام کرین) ہین ہ
وہ گاتی ہین ترانہ دلبرانہ — کہ اغلامی ہین اہل زمانہ
بہت امرد اور کچھہ ہین ایسے عادات — کہ مرد و زن سی ہی نمین مساوات
ہوا ثابت اب اے کمبخت ہندو — کہ سب مفعول (یعنے مفعولن فاعلن) ہین یکلخت ہندو
سبہے اغلامیون کے ہین یہہ معشوق — نہین ہے گز سی خالی انکی بندوق

ہمیشہ کون وہی ہی اُنکے عادت
بنا رکھتے ہین معشوقانہ صورت

جو شیوہ تہا وہی آیا سخن مین
یہہ ہٹ کر کون سے گہہ آ دہن مین

یہی باعث ہی شاید تو جو اکثر
ہمیشہ گلیان کرتا ہے بگ کر

کہ تو بکتا ہے شاید منہ کی رسّے
یہہ جیسا بکدیا اب تو نی منہ سے

اندر سبھا

ہوا توریت سی ہمکو ہویدا
کہ حضرت لوط نی خود پیکی صہبا علیہ السلام

تیغ زن

ابی کیا جانی تو توریت کیا ہی
فقط قی پادری کی چاٹتا ہے

یہہ مثل سگ ہے قی کہا نیکی عادت
اور اس ملت پہ یہہ عو عو کی شدت

وظیفہ خوار وہ جو پادری ہین
علوم و فن کی ہر دم مدعی ہین

اونہون کے عمر گذری اس مہس مین
کہ آجائین مسلمان اونکی بس مین

رہے وہ آرزو ہے آرزو مین
کہ ہمپر غالب آئین گفتگو مین

نہ آئی وہ کہین واللہ غالب
ہمیشہ ہے یہہ دین اللہ غالب

ابی تو ہوش کی اپنے خبر لے
مسلمانون کو تو مغلوب کرلے

ابی تو لوطیونکا آپ مفعول
جناب لوط پر بہتان یہہ طول علیہ السلام

یہہ بہتان عظیم اونپر ہے تیرا
یہہ کیا ظن اثمی الیتیم اونپر ہی تیرا

بڑا کذاب ہے بطال تو ہے
بڑا سرکردہ جہال تو ہے

مگر ان ہتی تری اوتار ایسے
وہ ہتی میخوار اور بدکار ایسے

کہ جو کہتا ہے تو اپنی زبان سے | اور اسکو پوچھ تو ہر بید خوان سے

اندرسن

اگر جبریل شہوت سے بری تھا | تو پھر وہ کسطرح سے بی محابا
بوضع دل فریب و طرز مرغوب | بشکل جعد مو و قامت خوب
مثال نوجوان بادہ پیما | بہ رنگ گلعذار ماہ سیما
گیا وہ روبرو مریم کے تنہا | کہ بہر غسل تھے وہ زن برہنا
ہوا وہ غلبۂ شہوت سے مجبور | ہوا گو وصل جانان دلسی منظور
نہ پایا کام لیکن اوسکا ہتیا | لیا کام اوسنے منہ ہی آخر کار

تیغ زن

نکر جبریل پر تو ای خطا کار | قیاس دیوتایان زناکار
غلط تیری قیاسات اے عجب ہین | کہ فارق ہی ہوا صل و سبب ہین
جو شک ہوئی کہ فارق اسمین کیا ہی | وہان عصمت ہے بالکل یہان نا ہے
کہان جبریل مین تھی نفس و شہوت | کہ وہ مجبول ہین کی بی نفس و شہوت
جبلت جسکے ہوئی نور عصمت | معاذ اللہ وہ ہو مغلوب شہوت
خدا کا ذکر اونکے زندگی ہے | نہ اونمین لوث مردی و زنی ہے
اونہین وہ رتبۂ عصمت ملا ہے | کہ وہان تک وہم شہوت لنگ پا ہے
نہین کچھہ شہوت حیوانی اونکو | نہین کچھہ خواہش نفسانی اونکو
اگرچہ خلوت مریم مین آئے | وہ ہین معصوم جیسے پیشتر تھے

نکچھہ اوس ماہ رسا کو اس سی تہمت — نکچھہ روح خدا کو اس سی تہمت
نکچھہ بہتان ہے اوس خلوت نشین پر — نکچھہ الزام ہے روح الامین پر
نکچھہ یہان دختر عمران پہ ظن ہے — نکچھہ یہان مرسل رحمان پہ ظن ہے
وہی ہی مادر عیسے کے عصمت — وہی ہے مرسل ہولی کی عصمت
کہ جو تہی قبل خلوت اونکو حاصل — وہی ب بہی ہی عصمت اونکو حاصل
یہہ اس خلوت سے استدلال شہوت — حماقت ہے حماقت ہے حماقت
غلط ہے سر بسر یہہ تیرا قصہ — کہ تہین وہان حضرت مریم برہنہ
برہنہ کو برہنا تو نے باندہا ؛ — یہان بہتان جو ایسا تونی باندہا
تو منہ سی لفظ بہی نکلا غلط ہے — اشارا ہے ترا کہنا غلط ہے
اگر بالفرض وہ عریان بہی ہوتین — نہتی روح الامین کی پہر بہی تو مریم
کہ عریانی و ستر جنس دیگر — اثر کرتی نہین ہرگز کچھہ اونپر
نہ عریانی سی وہان وہم دگرگون — تستر سے نہ وہان کچھہ عصمت افزون
محل شک نہین ہرگز وہ ای شاک — کہ ہین وصف ہمیشہ سے وہ پاک
فقط جبرئیل کا م پر معمور ہین وہ ؛ — بجا لاتی ہین اور مسرور ہین وہ
کسی عریان سی اونکو کیا سروکار — کسی پہنان سی اونکو کیا سروکار
یہی ہوتا ہی بس قرآن سی ظاہر — رسول رب مریم تہی وہ طاہر
فقط وہ تہی رسول کبریا وہان — نہتی اوصاف انسان اوتین پہنان
تشکل شے کا اصلیت نہین ہے — تمثل شے کا ماہیت نہین ہے
وہ سمجہی جو معانی جانتا ہے ؛ — کہ یہان آیت مین لفظ انما ہے
کہ ہے اسمین صفت پر قصر موصوف — فقط ہے وصف پر موصوف موقوف

مفید قصر حرف انما ہے — تو اس ترکیب کا یہہ مدعا ہے
رسولِ رب ہون اے مریم فقط مین — نہین خواہش مین انسان کے نمط مین
نہ مین وہ ہون کہ جسکا تجکو ڈر ہے — رسولِ حق ہون کیا خوف و خطر ہے
کیا بیخوف (بیخے انسان کا) اونکو یہہ سنا کر — فقط مین ہون رسولِ ربِّ اکبر (فرشتہ اللہ کا)
مرا آنا یہہ محض اسکے لیے ہے — کہ مجکو امرِ حق تیری لیے ہے
کہ دونگین تجکو فرزند زکیے (پاک) اب — قضائی کبریا یون ہو چکی اب
یقین پہر حضرتِ مریم کو آیا — کہ بیشک یہہ فرشتہ ہے خدا کا
فرشتہ ہے امینِ کبریا ہے — یہہ وہ کرتا ہے جو حکمِ خدا ہے
ہوئین بیخوف پر آئی یہہ حیرت — کہ تہا یہہ مقتضائی جوشِ عفت
کہ پیدا کسطرح (بیہم) ہو یگا لڑکا — تعجب سے ہوا مریم کو دہڑکا
نہ مین وہ ہون کہ ہون منکوحہ زوجہ — نہ مین وہ ہون کہ ہون ممسوسۂ زوجہ
کہا مریم کو تب روح الامین نے — کہ فرمایا ہے ربّ العالمین نے (قال ربک)
کہ آسان مجکو ہے اعطای فرزند — ہنوئی گو بشر سے عقد و پیوند
ہوا ہر طور ثابت آیتون سے (ہو علی ہین) — سفیرِ محض جبریل امین تہی (اشارہ ہوی و کلم ہسنے البشر ہات)
وہ جو مریم سے اونکی گفتگو تہی — نکچہہ وہ اپنے شرحِ آرزو تہے
وہ جو کچہہ تہا پیامِ کبریا تہا — وہ سب مریم کو پیغامِ خدا تہا
وہ روشن آیتین کا لنجم مین یہہ (لنجم) — کہ ہر شیطان ظن پر رجم (رجم ظنی) ہین یہہ
یہان سی دفع ہے ہر بدگمانے — نہین ہو سکتے اوپر بدگمانے
مگر مان دیوتا اوتار تیرے — ہوئی وہ فاسق و فاجر سب ایسی
کہ جو اونپر گمان کیجی وہ سچ ہے — اونہین جیسا بیان کیجی وہ سچ ہے

کچھہ احوال اونکے بھی ہی ہٹ دھرم لکھہ | کتابون سی ترمی لکھتے ہین ہم دیکھہ

قصہ زنای دہرم راج بشکل برہمن با زن سودرسن از

سانگ پرب مہابہارت کتاب دین اہل کفر و شرارت

ہوا روح الامین پر تو جو طاعن | یہہ تو نی کیا کیا کمبخت راعن

جب اونپر تو نی یہہ بہتان باندہا | تو یہہ قصہ بھی تیری دلمین گذرا

بیان ہوتی ہین جو میری سخن سے | کچھہ احوال دہرم راج اور برن سے

دہرم راج ایکدن بنکر برہمن | زنا کا ریمین وہ کیا دو پرفن

گیا بیتاب سودرسن کے زن پاس | وہ بیٹھی بھولی پن سی برہمن پاس

ہوا درشن جو سودرسن کے زن کا | سوال اسدم ہوا یہہ برہمن کا

مجھے خلوت کے تجھسے آرزو ہے | تری صحبت کی تجھسے آرزو ہی

وہ بھولی بیخبر اس بات سے تہے | کہ جسمین ہوے عصیان الہی

اطاعت غیر کے کار شقے ہے | برہمن سے کوئی یا چھتری ہے

پکڑکر بھولی پن سے ہات اوسکا | گئی بستر پے لیکر آپ شتا

برہمن تہا قریب اس سے کہ ایسا | نشانہ پر لگا دے تیر اپنا

کہ ہو جائی لب معشوق و دو تیر | کری تا راج فرج اباد کو تیر

تو سودرسن ہے گہر مین کیون اجای | اوسیدم کیون دونون کا مزا جای

پر اوسکو تہے عقیدت بی نہایت | کہ قوم برہمن ہے ذی شرافت

تو وہ اجرای کار برہمن کو | عبادت جانتا تہا گرچہ کچھہ ہو

بڑی ہمت تھے فرخ برہمن مین — اگرچہ ہوئی حاصل فرخ زن مین
جو دیکھی گہر مین یون دلون کے کیفیت — نمائی کچھہ بھی بی غیرت کو غیرت
اگر آیا تو بس یہہ وہیان آیا — برہمن کا بڑا عالے سے پایا
کہین ترک ادب اسکا نہو جائے — جو اسکی کامرانے مین خلل آئے
عطا کی اپنے ہمخوابہ کو مہلت — کہ رہکے جسطرح سے چاہی خلوت
برہمن نے جو فیض اوس گہر سے دیکھا — یہہ اخلاص عمل شوہر سے دیکھا
ہوا اوسکا ثنا خوان نوازش — کہ تو نی رکھدیا خوان نوازش
کوئی کرتا ہے کب ایسے مدارات — جبکی تو نی برہمن کی مدارات
پھر اوس سے برہمن کا یہہ بیان تہا — نوازش کا یہہ بجہیر امتحان تہا
مگر کامل رہا تو امتحان مین — سخی ایسا نہوئیگا جہان مین
کہ سب کان حیا و عصمت زن — کری شوہر نے درمان تدبر برہمن
ذرا یہہ یاد رکھہ اے بے حمیت — دہرم اوتا رہے مغلوب شہوت
دل روح الامین سے اس سے معصوم — کہ اوسنے ہو مین یہہ افعال موہوم
ہوا ہی دور جو کچھہ برن سے — کیا ہے اوسنی ہی جو مکروفن سے
وہ کیا لکھون کہ قصہ ہوئیگا طول — جو سوط اللہ دیکھے ہوئی معقول
بیان آجائیگا کچھہ مختصر سا — کہ کیا کچھہ ابر لعنت اوسپہ برسا

از نتایج این قصہ برای اندرمن حصہ

ابہی یہان جو مٹہائی بٹ رہی ہے — یہہ حصہ بہیجتا ہون آپ کو بہی
نقب جس دیوتا کا خود دہرم ہے — جب اوسکا اسقدر کہوٹا کرم ہے

کہ تنہائی مین اگر غیر زن پاسر
بنا خود طالب فرج اوس سے خناسر

نہو وصف دہرم ہی جو کہ موصوف
تو وہ اوتار اگر دن رات مصروف

رہین ایسی ہی کامون مین (یعنے جگانام دہرم نہین ہے ۱۲) نکیونکر
رہین ان انتظامون مین (یعنے زنار گلے مین نہین ۱۲) نکیونکر

جو قوم برہمن کو یہہ گمان ہے
کہ یہہ تو محض بہر امتحان ہے

تو یہہ باتین بناتی ہین یہان سب
بناتی ہین مگر در پردہ مطلب

بنانی سی یہہ کب بنتی ہین اسرار
یہہ بہڑوی اور بہی بنتی ہین بہڑوی

مری کہنی سی ہو جائینگے کڑوی
مگر بنتی ہین خود ہولی کی بہڑوی

ذرا کہیی یہہ کیسا امتحان تہا
یہان کس خیر کا شر مین گمان تہا

فقط تہی یہہ تو دیوتی کی تعلیم
کہ قوم برہمن (ناگہ ۱۲) ہے بخوف و بی بیم (یعنے سوا اسنرکی کچھ

رہین خلوت مین انکی عورتین مین
رہین مشغول ہر دم لذتون مین

زن ہندو رہے وقف برہمن
برہمن کی رہی مدخولہ ہر زن

خروج انکا دخول انکا ہو دنرات
تو ہر مطلب حصول انکا ہو دنرات

بیان کیجی وہ مذہب کونسا ہے
کہ جسمین امتحان ایسا رولہے

اگر قصد دہرم تہا امتحان کا
گیا تب بہی دہرم اوس قلتبان (دیوتا ۱۲) کا

کہ یہہ ناپاک ایسا امتحان ہے
خلاف عقل و دین النس و جان ہے

مگر ہے سچ تو یون وہان شوہر اوسکا
بلای ناگہانی آن پہنچا

شروع کام کے ظاہر تہے آثار
وہ سارا کام تہا ہو نیکو تیار

تو اب کیونکر مکر جای برہمن
نہ کیون یہہ بات ٹہیرای برہمن

اگر وہان کوئی دم شوہر آتا
برہمن خوب کام اپنا بناتا

بناتا پہر یہہ باتین کیون برہمن
اگر لب بند کرتی لذت زن

ف

لگا مچلنا نشانی پر اگر تیر — تو کیون ہوتا تناخوان و سکابی پیر
اسی کہتی ہین جانا غیر رن پاسر — گیا یہہ جیسے بن کر برہمن پاسر
ابہی تو اور بہی لکہتا ہون قصی — تجہے دیتا ہون مین یہہ دہر کے حصے

قصہ زنای اندر بادشاہ دیوتایان با زن مرشد خود و زنان برہمنان

زنا مین جیسے یہہ شاغل ہے مین — ہم انکی داستان کچہہ لکہہ چکی ہین
وہان بہی جسکا جی چاہے وہ دیکہی — یہان بہی جسکا جی چاہے وہ دیکہے
وہان تفصیل ہے اور یہان ہی اجمال — مگر بے انتہا ہین انکے افعال
نہین طول اوس سے کم یہہ داستان ہے — کہ جتنا طول تہا وہان لنگ شب جو
کہ جس سے بشن و برمہا تک گئے ہین — وہ کب و سکی نہایت تک گئے ہین
جو اندر من بہی سوت بنکے فی الحال — چلے پاتال کو خود سا لہا سال
بنا کر ہنس پہندن لال کو ہے — اوڑائی آسمان کی سمت جلدے
تو اندر کے زنا کے داستان کا — نہا ئین انتہا یہہ دونون اصلا
یہہ کیا باعث کہ اندر ہی وہ بدکار — ہوا تخت الثری تک وسکا اظہار
زمین سے آسمان تک اسکا غل ہے — زنا گویا اسیکا حصہ کل ہے
تجسس مین اگرچہ دونون مرجائیر — کب اندر کے زنا کا انتہا پائین
یہہ جب کچہہ انتہا اسکا نہ پائین — اسی بیشک خدا اپنا بنائین
خدائی بشن و برمہا لنگ وہان تہا — خدا ٹہیرے زنای اندر انکا
یہہ جب بندے نہین ایسے خدا کے — تو کہلائین نکیون بندی زنا کے
نکرنا اس سخن سی کچہہ بہی غیرت — کہ یہہ تو بشن و برمہا کی ہی سنت

خدا اونکا وہ خود رکن زنا تہا
تو فضل رکن رب ٹہیرا تمہارا

بنے تم اہل شان بشن و برمہا
ہوئی ہمراستان بشن و برمہا

کدہرای تیغ زن ہے جوش نکرت
مناسب ہے کہ لکھہ یہان ہے روایت

کہان یہہ امر محتاج بیان ہے
کتا بوں سے تمہاری خود عیان ہے

تمہاری معتبر این جو کتابین ہ
یہہ اونمین لکھی ہین اندر کی باتین ہ

زنان برہمن سے تہا وہ زمانے
بڑی ہی مکر و فن سی تہا وہ زانے

وہ گویا موجد فن زنا تہا
زنا اوسکے لیے گویا بنا تہا

زن مرشد کو بہی اوسنی نچہوڑا
بنا آپ اوسکے جوڑی کا بہی جوڑا

بہی پیری چلے اوس چیلا کے
کہ ٹہیری پیر کی زن سی زنا کی

بڑا بی پر تہا بدکار زانے ہ
کہ ہر زانی نے چین اندر سی مانے

قصہ کامرانی سورج دیوتا با کنتی دختر ماہ نقا

روایت ہے مہابہارت مین یہہ ہے
طبیعت آئی سورج دیوتا کے

تو اوتری آسمان سے خود زمین پر
ہوئی داخل وہ اپنے مہ جبین پر

دخول اوس سے کیا بیتاب ہوکر
چلے پہر وہا لینے مطلب یاب ہوکر

جا کنتی نے پہر بیٹا کرن سا
تو سورج کی کرن گویا کرن تہا

نتیجہ ہیجہ

جہان کی ہے زن دوشیزہ ایسی
زناکاری مین ناپاکیزہ ایسے

کہ جسنے اپنے نانا کو نچہوڑا ہ
اور اوسکی نام سی ہتی نفی پیدا

تو شوہر دیدہ کیسے ہوینگے وہان
وہ بی انکار ساری ہوینگی وہان

بنا تو طاعنِ جبریل و مریم علیہ السلام علیہا السلام
نتھے کیا یاد یہہ یہہ قصّہ اوسم

تو بس ہم یاد دلواتی ہین تجکو
یہہ لے اب اور سنواتی ہین تجکو

قصہ برن و یوتا عاشق دختر ماہ مہدر یعنی زوجہ انبا

مہابہارت کو پہر جلد لیسے دیکھو
سنا تیگی وہ یہہ افسانہ تمکو

کہ کوئی شخص تہا ماہ مہدر
زنِ انبا ہی تہی اوسکی دختر

برن تہا اوس زنِ انبا کا عاشق
برن تہا اوس بتِ زیبا کا عاشق

برن نے عشق مین جب داؤ پایا
وہ دُرِ منسلک آخر چورایا

نہایت اوس پہ سے اوسکو تہا عشق
اور اوسکی دلبری سے اوسکو تہا عشق

نہاتی تہی وہ دریا مین کسی روز
کہ عاشق ہوگیا جانان پی فیروز

چورا کر لیگیا دریا سے اوسکو
اوڑا کر لیگیا دریا سے اوسکو

برن کے یہہ کوئی کیا برد سمجھے
سُنے جو اوسکو دریا بُرد سمجھے

عجب جبریل کچھہ تجکو وطن ہے
کہ کافی تجکو احوالِ برن ہے

قصہ انزال زنان کرشن بدین جمال سانت احمل پسران کرشن یعنے وقت بجاستن زنان منی بزمین افتادن از درمیان شان

خبر دیتی ہے یہہ اسگند پوران
زنانِ کشن جی صدر تک خوبان

ہین اک جا ہی بیٹہین شادمان تہین
وہ عیاری مین آشوبِ جہان تہین

وہان ابنِ کرشن آئی کہین سی ۔۔۔ ہوئین محظوظ دیدارِ حسین سے
ہوئین وہ سانت پرسب ایسی مائل ۔۔۔ کہ شہوت سی نہ تابوین رہا دل
وہین انزال سے ہر فرج تر تہی ۔۔۔ وہ شکلِ سانت کیا تہی خود ذکر تہی
چلین اوٹھکر جو وہ سب اوس مکالسی ۔۔۔ منی ٹپکی اونہون کی درمیان سے

نتیجہ این قصۂ بہیجہ

سبہے ٹپکی ہوئین بیٹہین تہین اوسپر ۔۔۔ پڑین پتہر اونہون کی ایسی کس پر
نہ آیا دہیان اپنی زوجہ کا کچہہ ۔۔۔ تو تہی شہوت ہی قحبا ئونکی کیا کچہہ
جو ابنِ زوجہ پر تہین ایسی بیتاب ۔۔۔ اونہین کا ہیکو ہوا غیار سی تاب
یہہ ایسی کیون نہوئین چشم بددور ۔۔۔ اونہون کی کیون نہوئین ایسی ستور
کہ یہہ بہوین ہین سب اوسی خاندان کے ۔۔۔ کہ جنکے گہر کے کواری بیٹیان ہی
ہمیشہ بیاہیو لسی ہین وہ بہتر ۔۔۔ بنایا دیکہہ لو کنتی نی شوہر
ہنرمندی سی سورج دیوتا کو ۔۔۔ کیا مفتون ہوئین حاضر زناکو
جنا اوس کرنی بیٹا کرن سا ۔۔۔ بکارت مین خلل کچہہ بہی نہ آیا
اگر وہ دیکہکر بیٹے کی صورت ۔۔۔ ہوئین سب اونیان بدست شہوت
چلین پچکاریان اوسی منی کے ۔۔۔ پسر کے ساتہہ کہیلین ہولی ایسی
تو کچہہ یہہ موقع حیرت نہین ہے ۔۔۔ وہان سب کچہہ ہے اک غیرت نہین ہے
جو ہر کچہہ ہے نہین ہے ایک ہی شی ۔۔۔ نہین ہی یک شی تو عیب کیا ہی
عجب ہے جائی برج ہندوان ہے ۔۔۔ کہ پچکاری وہان فرج زنان ہی
جو اندر من ہی وہان جائی تو لائی ۔۔۔ یہان ہولی کی پچکاری بنائی

وہ چھڑکے ہندؤن پر پہان مین جل
مصیب ایسا کب انکو ہو کہین جل

ہم ایسی ایسی باتین سیکڑون یہان
کتابون سی تری لکہہ سکتی ہین یان

مگر ہے چشم پوشی اپنے عادت
بہت ہے بس خموشی اپنے عادت

ذرا آ یہی کتابین اپنے کہولو
اونہین دیکہا کرو ہمسے نبولو

کہ ہمپر ہے وہ عون حق تعالی
نہوئیگا تمہارا بول بالا

کہا روح الامین کو تو نی مغلوب
بنایا حضرت مریم کو معیوب

ذرا عیب زنان کشن کریا
ذرا اپنی زبان سی کر تو فریاد

کہ رہے ہے کیا کیا تو نے زیان یہہ
جو کہلوائی عیوب خاندان یہہ

قصہ دو برادر یعنی سند و اسند و فریفتہ شدن ہر دو برزنے لبند و جنگیدن ہر دو عاشقان زن و کشتہ شدن ہر دو کشتگان زن

بڑی عابد تہی یہہ دونون برادر
ریاضت مین سبہی تہی السی کمتر

حسد سی دیو تا مغوی تہی انکے
مگر آتے نتہے بہکانی مین پی

بنا مغوی وہان آخر کو برہما
ریاضت سے اونہین حاسد نے روکا

بنایا اونکو حاکم اور سلطان
بنے می نوش اور سفاک و ران

تو پہر برہما نی اک عورت جمیلہ
روانہ کی سکہا کر اوسکو حیلہ

کہ ایسا کام کر ای نازنین تو
کہ بن جائین وہ دونون بازو تو

وہ دیوانی تری بن جائین یعنی
رہے اونکو نہ فہم لفظ و معنے

پڑی اوسپر کہین چشم مہادیو
بڑی اوتار مین انکے جو بی ریو

اونہون نے پانچ منہ اپنے بنائے — کہ جس جانب کو وہ عیارہ جائے
نرہ جاؤن کہین محروم دیدار — نرہ جاؤن کہین مغموم دیدار
ہزار اندر نے بہی انکہین بنائین — کہ دیدار جمیلہ سے ہو تسکین
غرض وہ نازنین ائی وہان تک — اوسی برہمانے بہیجا تہا جہانتک
ہوئی وہ دونون ایسی اوسپہ مائل — کہ بہائی بن گیا بہائی کا قاتل
کیا ترک مراعات اخوت — رقیبی کی ہوئی دونونمین نسبت
کہ لڑکر مرگئے دونون کے دونون — شہید ایسے بنی دونونکے دونون
شہید فرج اگر اونکا لقب ہو — بجا ہوئی بجا بیجا وہ کب ہو

نتیجہ حکایت ہر سرور اہل درایت

ذرا سمجھو مہادیو اور اندر — وہ دونو زاہد و زاہد برادر
ہوئی وہان کسقدر مغلوب شہوت — بنائی کیسے کیسے اپنے صورت
رہے نظارہ زن مین زناکار — زنا کرتے رہے انکہون سے عیار
ہوئی دونون برادر قتل باہم — ہوا یہہ عشق زن مین انکا عالم
عبادت نذر عشق زن ہوئی سب — ریاضت نذر عشق زن ہوئی سب
جو عشق اجنبیہ سے تو یہ ہے — زنا کا بس نتیجہ ہے تو یہہ ہے
یہہ باتین سنکے تو ہشیار رہنا — فرشتونکو برا ہرگز نکہنا
مگر ہان دیوتاؤن کو برا کہہ — تو اپنے ان خداؤن کو برا کہہ
صلاح اپنے یہے ٹہیری ہی تو تو — شریک اپنے بہین تو ہی کاش اگر ہو
تو ہے انصاف یہہ تدبیر اپنے — نہین کچہہ لاف یہہ تدبیر اپنے

کہ تیرا ہر خدا جھوٹا ہے واللہ	خدا وہ ایک ہی سچا ہے واللہ

قصہ زنای سری بشنو با زنی برہما نام بعد بشکل خود بشکل جلندہر تمام و حمل روہنی از راہ مخصوص دیو کی بر آوردن و در رحم جسودا براہ فرج مامون نہادن

سری بشنو کا قصہ بہی سنو کچھہ	کہ تا جبریل پر پہر ظن ہو کچھہ
ہوئی جب بشن جی مغلوب شہوت	بنے وہ خود جلندہر کی سی صورت
ہوئی جاکر برندا اسی ہم آغوش	مزی لی لی شراب وصل کے نوش
زناکاری اسی کہتے ہین صاحب	بڑا زانی اسی کہتی ہین صاحب
نکالا حمل فرج دیو کی سے	ہوئی تہے یہہ کرامت کشن جی سے
اوسی رکہا جسودا کی شکم مین	براہ فرج اوس نی ایکدم مین
تعجب ہے کہ یہہ زانی نہ ٹہیرے	بنای فحش کے بانی نہ ٹہیرے
تعجب ہے کہ ایسے ایسے بدکار	ہوئین مجرم و عاصی گنہگار
تعجب ہے کہ یہہ پابند شہوت	ہوئین مورد لعن و اہانت
اگر ہوئین تو جبریل امین ہوئین	جو خود معصوم رب العالمین ہوئین
تنزہ جنکو ہے وصف بشر سے	اونہین آلودہ کرنا ظن شر سے
حماقت ہے حماقت ہے حماقت	جہالت ہے جہالت ہے جہالت
تم اوتاروں سے کیون غافل یہان ہو	تمہارا دل کہان ہی تم کہان ہو

مقرر جانتے ہو سبکو جھوٹا | | تعصب نے تمہاری تمکو مارا ؟
اوتاروں کو ؟

قصّہ اخیرۂ سری کرشن مصروفِ صد جشن در ذکر نظارۂ فرجِ زنان از بہرِ غسل عریان و بردنِ کرشن ملبوسِ آنان از اسکندھِ دہم بھاگوت کتابِ دینِ اہلِ کفر و شقاوت

بیان اول ہی انکا کچھہ تو ہان ہے | مگر یہان اک لطافت سے بیان ہے
زنانِ برج نے جوئی جمن پر | نہ کہا جب لباس اپنے بدن پر
نہانی کی لیے دریا مین آئین | نہائین اور ملا کر سُروہ گائین
سُنے جب کرشن نے آوازِ اونکے | وہ آوازِ سراپا ناز اونکے
چلے آہستہ آہستہ اودہر کو | کہین پہنچا دیا اپنے نظر کو
اور اونکو خفیہ خفیہ دیکھتے تہے | وہ اون سبکو برہنہ دیکھتے تہی
نظر کیا تہی وہ صدر شکنے کرتے | جو گھسکر دیر تک وہانسے نہ نکلے
نکچھہ سیری ہوئی فرجِ زنان سے | تو کپڑی لی اوڑہی اونکی وہانسے
نہا کر جب لباس اونکو نپائے | تو پہر اونکو حیا کیونکر نہ آئے
بہت شرمائین اور حیران ہوئین وہ | کنارِ جوی پر جو یان ہوئین وہ
نپائی پر لباس اونکو نپائے | نظر مین ایک کے پہر سام آئی
کہ بالائی شجر ہین لیکے ملبوس | نظر ہے جانبِ مخصوص مانوس
مناسب ہے اب آگے انکے اسرار | زبانِ برج مین کچھہ لکھہ کے اشعار

کرشن جی کے
زنان کی
نہانوں

سناؤن اک مثلث کی عمل سے | نشاطِ نفس تا ہوی غزل سے

غزل سہ مطرح ۱۲

غزل مثلث ہندیہ بزبان برج وارد و در حال کشن و جشن او

جناب کشن جی کی واہ کیا پرہیزگاری ہے | بہت نظارہ فرخ زناں کے بیقراری ہے

اگر عصمت ہو رخصت لیتے عفت ہے سدا ہی ہے

اکدن سب مل گوپیان او کھٹ گہاٹ گئیہ | ۔ چیر اوتار اور ہونگن جل مین پیٹھہ ہین

جوانی ہے دیوانے دلکو یہان بی اختیاری ہے

ہر کے گن گانی لگین سبہی لاپ الاپ | سن گانی نکلنے کشن جے اودہر چلے چپ چاپ

نگاہ شوق سی تا دیکہہ لین جو چیز پیاری ہے

لاگی چہپ چہپ دیکہنی اونکو سری کرشن | کہیلن لاگین گوپیان جو پیٹھہ نیر مین جشن

یہہ اونکا جشن جشن کشن کے تدبیر ساری ہے

بسترا باندہ کرشن جے رہی رو کہہ پر بیٹھہ | ڈہونڈ بہال سب گوپیان ہین نیر مین پیٹھہ

کہ عریانہین انسان چلنے پہر نیسی ہی عاری ہے

سب بالا منتی کرین سنو سیام جی بات | لاج کی ماری مرت ہین بستر دو جی مات

کہ پانی پانی دیکہو شرم سی یکایک ناری ہے

ہر بولی بہگت بنی نگن سبہی کر دیو | لاج کپٹ تج آپنی چیر آی کر لیو

دکہا دو کہول کر ہمکو جو مرغوبہ ہماری ہی

مانی بات کرشن کے ہاتون یہہ چہپای | جل سے نکلین گوپیان لاجون سر نہوای

کہا حاضر ہین ہم ملبوس کے امیدواری ہی

ہنسکے بولی سیام جی ہات جوڑ کی آدہ | تب مین بستر دون تمہین تم یا روپ دکہاؤ

زخم دلبر پہ ہو ناہات کا بھی سل سی بہارے ہے

ہات جوڑ بنتی کری سب بالائے جائی — تب تو سری کرشن نے بستر دی پہارے ہے

حجاب یار مین ہو دل شکیبائی ہی عاری ہے

برچھی تیری دل مین تا کہی مین دار — جاون اندر من ملے تو وا کو دینگے کہا رو

تری تیغ زبان کا تیغ زن ہر زخم کاری ہے

جو ہو تین گو پیان بہی زندہ اب دو — ہدیہ بہیجتا مین اس غزل کو

کہ اسکو بہیروین مین تم جماؤ — حضور سیام مین ہر صبح گاؤ

کہ او تری جس سے کچھہ بہیروں انہونکی — رہے کچھہ شرم عاجز گوپیون کے

خطاب تیغ زن بسوی اندر من

جو ایسا کچھہ ترا ہر جن سے ہے مردود — تو کیون جبریل پر طاعن ہے ہر دود

عبث دیتا ہے تو مریم کو دشنام — ندی معصومہ عالم کو دشنام

کہا جبریل کو مغلوب شہوت — لگے یہہ مادر عیسے کو تہمت

دیا روح الامین کو جب یہ الزام — تو دی یہہ حضرت مریم کو دشنام

وہ اہل عصمت عظمے ہین مریم — کہ اُم حضرت عیسے ہین مریم

یہہ ہمنے قصہای چند در چند — لکہے یہان اسلیے ای ناخرد مند

کہ تیری ہی تو گستاخی غضب ہے — بہت تو بی ادب ای بی ادب ہے

تو بہر سرزنش ہمنے یہہ لکہا — بہت حق پر ہین ہم اور تو ہی جہوٹا

اگر خلوت مین ہی روح الامین ہین — عفیفہ پہر بہی وہ خلوت گزین ہین

کہ بی نفس و ہوا روح الامین ہین — تو کب وے ہان متہم خلوت نشین ہین

مگر انسان ہی خلوت مین جاتی
تو پھر بیشک یہہ تہمت لازم آئی

مثال اوسکے ہے جیسے تیرے اوتار
چلے جاتے تہے ہر زن ہا پین کار

مگر جسمین نہو مخلوق شہوت
نہین خلوت مین اوس سے کچھہ بہی تہمت

جہانمین دیکہلو تم لاکہون اطفال
کہ در زادِ ننگے ہین بہر حال

حضور مادر و خواہر ہین ننگے
وہ سبکے سامنے اکثر ہین ننگے

وہ ننگے راتدن سوتی ہین ماں پاس
نہین اوسنے کسیکے دلمین وسواس

خصوصًا عورتین سب بہنون کی
کہ خود بہی رات کو سوئی ہین ننگے

سلاتین ہین سب اپنے ساتہہ بچے
کہ وہ بہی سر بسر ہوتی ہین ننگے

مگر اس سے کہین تہمت نہین کچھہ
سبب کیا وہان ابہی شہوت نہین کچھہ

نہین ہمنے سنا اب تک کہین عام
زن ہندو ہوئی بچون سے بدنام

یہی اسکا سبب اے ہے یقین ہے
ابہی زور جماع اونمین نہین ہے

غضب ہے یہان نہ تہمت آئی نزدیک
فرشتون سی قباحت آئے نزدیک

یہہ سب تیرے حماقت ہے حماقت
عیان تجہسے سفاہت ہے سفاہت

استخبار تیغ زن از زلالہ اندرمن

مگر ماں آپکے اوتار بچے
ہوئین ہون ایسی بہی دو چار بچے

کہ چڑہ بیٹہے ہون اسحالتمین ماں پر
نہین ظاہر ہوئی ابتک جہان پر

تو ہمکو بہی سنا دو وہ روایت
کہ ایسے ایسے تہی طفال اوتار

کہ ایسے ایسے تہی وہ شیر خواری مین زناکار
زنا بہی کرتی ہے اپنی ماں سے

عجب کیا ہے زنان ہندوان سے

کہ اطفال انکے پیدا ہوئین وہ پیر — کرین ہرگز نہ اپنے مان سی تقصیر
تو ہکو ہی رہے پیر یہہ عقیدت — کہ ہے اون شیر خوارون مین قیدرت

اندر من

فتح اللہ کا شانی کی تفسیر — مطالعہ کریہے ہے اوسمین تحریر

تیغ زن

شکست آئی تری فکر سخن کو — تو لوٹا سینے ہر یکسر سخن کو
زبان سیر ہو آتی ہے بالکل — یہہ لفظ فتح مین آیا تنزل
سکون سی فتح کو آیا خورک — نہین اس ملک پر تیرا تملک
کہان در بستۂ حصن سخن پر — معاذ اللہ تو ہوئی منظفر
جو تجھسے فتح ابواب سخن ہو — تو مرغان چمن زاغ و زغن ہو
بندہا نام مفسر ہے غلط ہے — تو اس تفسیر دانی پر بھی خط ہے
ابی کیا جانی تو تفسیر کیا ہے — اور اوس تفسیر کی تحریر کیا ہے
جب اپنی بیدسی ہی بی خبر تو — تو کچھہ دعوای آگاہی ہے نکر تو
بہت با تو نمین ہم مین تیرے اوستاد — کہ علم بید کو دلواتی ہین یاد

خاتمہ کتاب تیغ فقیر بر گردن تحریر در جواب دو سہ معترض بے پیر
و در مناجات حضرت رب قدیر قاضی حاجات و کافی مہمات جل ذکرہ

وہ فضل و رحمتِ رحمان ہے ہمپر
وہ عونِ حضرتِ رحمان ہے ہمپر

جواب لفظ لفظ آسان ہی ہمپر
نکچہہ دشوار ای نادان ہے ہمپر

مگر نفرت اب اس سے یہان ہے ہمکو
کہ لایعنی بلائی جان ہے ہمکو

اب اپنا اس لیے فارغ ہوا دل
کہ باقی رہ گئے تحصیل حاصل

کہ جو کچہہ لکہہ چکا ہے منتشر تو (یعنے تیری کتاب ہین)
وہین ہر پہر کے آجاتا ہی پہر تو

انہین کا موں کے ہے بس تیرے اوقات
کہ ہو مصروف لایعنی وہ دنیا ست

ہوی تیری مکرر بات ضایع (شغل لایعنی)
عبث یہان تونی کی اوقات ضایع

نہین کچہہ تیری دلکو فکرِ طاعات (یہ عزلہ)
عبادت سے تری شغلِ خرافات

نہین کچہہ تجکو ہرگز فکرِ عقبے
کہ بک ماراہے جو جیمین آیا

یہان ہمکو کہان ہی اتنی فرصت
رہین مصروف کارِ بے ضرورت

جو ہتی دو تین باقی امر مذموم (یعنے تیری عزا نکا ہی)
جواب اونکا بہی اب ہوتا ہی معدوم

اندرسبھا

یہہ قاصون سے کی احمقی گفتار
کہ ناچی جاؤ تم ٹہیرو نہ زنہار

ابہی للو تماشا دیکہتے ہے
تمہارا رقص کرنا دیکہتی ہے

تیغ زن

یہہ تیرا افترا ای مفتری ہے
اری کاذبہ کب فعلِ بنے ہے

نہ ہرگز رقص خود دیکہا اونہون نے
نہ رقص اغیرون کو دکہلایا اونہون نے

معاذاللہ زوجِ پاک سرور
بنی اونکے لیے ناپاک منظور

نظر تہی اونکے ہر دم محو آیات — کہ تہین وہ فخر عالم محو آیات
کہان اونکے نظر کو اتنے فرصت — کہ ہو مصروف کار بے ضرورت
اگر شغل حراب اہل حربہ — پیے کفار رہتے جو مشق ضربہ
نظر سے دیدہ عبرت مین آیا — تو کیا نقصان وہان عصمت مین آیا
کہ تہا وہ شغل خود مسجد کے اندر — نہا شغل معاصی اے ستمگر
وہ تعلیم اور تعلم حرب کا تہا — کہ کام آئی بوقت قتل اعدا
نہا وہ رقص امر نفع دین تہا — وہ شغل علم قتل کافرین تہا
اگر شغل حراب آیا نظر مین — نہ آیا قبح پاکیزہ گہر مین
نہا وہ ناچ ای ہولی کی کچہہ اور — نہی وہان کشن ہر گوپی کی کچہہ اور
کہ ناچ اپنا دکہاتی تہی وہان تو — کہان وہ پاکدامان اور کہان وہ
کہ جس سے یہہ قباحت لازم آتے — جو تو بکتا ہے ای بدبخت ذاتی
تری تشنیع ہے تیرے ہے تفضیح — تری تقبیح ہے تیرے ہے تقبیح
مگر عادت یہہ اہل ہند کی ہے — خدا ہر ایک ہندو ہندنی سے
کہ سن پائین جہان یہہ ناچ کا نام — تو سارے ناچتے جائین بدانجام
نہو کیونکر کہ انکے دیوتا یان جہان ہے — اور اونکی دیوتا یان جہان یہے
ہمیشہ ناچتے گاتے رہے ہین — یہہ بہتان اسلیے اب باندہتی ہین
کہ مٹ جائی ہماری ہی قباحت — مگر کب عرض لازم کو ہے فرقت
ابہی آجائیگی تفصیل احوال — کہ کیونکر ناچتے تہے وہ بدافعال
ترا بہتان ہے بس یہہ ہے تیرا — جو تو نی حضرت احمد پے باندہا
کہ اپنے دوش پر اونکو بٹہایا — تماشا اونکو حضرت نی دکہایا

ذرا لکھا تو ہوتا یہہ بھی تو نے
روایت ایسے لکھے ہی کسو نے

سفاہت ختم تجھ پر ہو چکے ہے
کہ تیری بات جو ہے بی بکے ہے

بی بیل ۱۲

تفضیح ہندوان بذکر رقص خوشان در ہولی بامتثال امر زنان

وخرامان آمدن گل پیرہنان بتماشای رقص آن سروان رشک بستان

بہت کرتا ہی ہندو یاوہ گوئے
بلا سے گو خفا ہو جائے کوئے

جواب ایسے ادا ہونگی ہمی
کہ سب ہندو خفا ہونگے ہمی

ہمین انکے خفا ہونی سے کیا کام
مگر مخفے ہوئے انپہ الزام

کہ گستاخ ایسی یہہ پر کید و فن ہین
جو ازواج نبی پہ طعنہ زن ہین

جو ازواج محمد پر ہے طاعن
علیہ اللعنۃ من کل لاعن

رجال ہندوان کے عیب اکثر
یہان لکھے گئے دفتر کی دفتر

پر احوال زنان ہندوان سے
اسہے باقے ہی توصیف و بیانے

بہت مدت سی تہی اس فکر مین ہم
لقب کیا رکہین انکا ذکر مین ہم

(زنان ہندوان کا ۱۲)

کہے لالے کو موزون ہمنی سمجہا
کہے سمجہا کہ لالا نے ہے اچہا

(زوجہ لالا ۱۲)

کہ لالے اور لالا نے پر افسون
لقب ہی ہر زن ہندو کا موزون

کہے ایسا خیال آیا کہ لالن
خطاب زوجہ ہندو ہے احسن

بہہ للو مل گئے تانیث لالا
تو متبنون کا کیا منہ ہمنی کالا

ہمین ہاتہہ آگیا یہہ نام للو
تو کیا باقے رہے تشویش ہمکو

یہہ للو کا ہیکو اسم عرب ہے
زن لالہ کا بس موزون لقب ہی

لالہ لالن کا ۱۲ لفظی حال

کہ ہے نزد یکتر لالا سے للو — بد یہے اسے اتنا تو سمجھو
زنان پاکدامان عرب کا — جو رکھے نام تو گوری و سیتا
تو وہان تک کب رسائی اونکی ہوگے — رجوع شے کو اصل اپنی ہی ہوگے
نہ محمودحات پر ذم آئی صادق (نا ہونگی) — نہ محفوظات کو یہان قبح لاحق
جہان ہین قانات رب عالم — وہان تک بند ہے یکسر ذم
مذمم ہے جو اون کا کوئی جاہل — تو وہ بے شبہ ہی اپنا بد دلیل (دلیل کو سمجھا)
جو ہوئین زانیات اور بیحیا (مثل زنان سندوان ۱۲) — اگر موسومہ ہوئین پارسا رئین
تو کیا ہو جائین گے وہ پاکدامن — جو بدکارین ہین سر سے تا بناخن
کہے ہر مدح مذمومات سی دور — غرض عصمت ہی اونکے ذات سی نور
کہین ہو لے کا شاید ماجرا ہے — کہ ہر لالا ہے جسمین ناچتا ہے
بہت ہو لے مین لالا خاک اڑا کر — بہت سی بول و چرکین مین نہا کر
گئی ہونگے بنکر بھوت گھر مین — نا ئی ہونگے للو کے نظر مین (بھائے پسند ۱۲)
خفا ہو کر کیا ہوئیگا ارشاد — نہا دہو کر اب آئو دہوتی پرشاد
کچھہ اچھا سانگ اب دکھلاؤ لالا — مری کپڑی پہن کر جا ہو لالا
نہ شرمائو تم اس سی میری لالا — کہ ہو لے مین حیا کا منہ ہی کالا
جہان تک ہوئیگے اب بی حیائی — تو بس بیٹھین ہوگے رسائی
تمہارا ناچ جو جو دیکھہ لین گے — اونہین ہے کشن جی بی کہتہ دینگی
جو پر ہو کشن جی کے ہی یہہ سنت — کہ ہے یہہ ناچ رنگ اونکی عبادت
تو جو اسمین مطیع سیام ہو گا — اوسے وہان سرگ مین بسرام ہوگا
وہ لالا سنکے یہہ ارشاد للو — بنے ہو ئینگے جون ہمزاد للو

وہ بگڑ جلدی ہونگے او سیدم ادا سے ناچتے ہونگی او سیدم
کہ لالا ہوتے ہین للو کے مزدور منا ہین حکم تو ہوجائین مقہور
خصوصًا کام ایسے دل لگے کا منا ہین کسطرح للو سے لالا
کہ اسمین دل لگے کی دل لگے ہی عبادت ہے طریق کشن جی ہی
چلے ہونگے پھر تو وہ بھی گہری ادا سے نازسی اک کرتوفر سے
کہ ہم بھے چل کی دیکھین رقص للو لالا کہ اس دن مین حیا کا منہ ہی کالا
زن ہندو ہمیشہ بی حیا ہے مگر ہولے مین فحش انکا خدا ہی
کہ اوس مین عابدات فحش بھرہین سراپا محو ذات فحش بھرہین
بدلامس نہین ہولے مین مردود کہ ہولے مین زنا ہی انکا معبود
وہ گاتین ہین بھے گائیدن کی مضمون کہ ہوجائین مخنث اونپہ مفتون
کہین وہ کشن جی کا راس کرنا کہ ہی راس زنا کاری سراپا
خوش اوازی سے یون گاتین ہین بلکر کہ بدکاری ٹپکتے ہے سراسر
عجب کیا ہی جب ایسا دن ہوا ہو عمل ان نیک باتون پر کیا ہو
تو ہرلالا کے ہر للو بھے جب سی گئین ہونگے تو لالا جے ہی کب سے
سر بازار مجرا کرتے ہونگے وہ للو کے تمنا کرتے ہونگے
کہ کب آجائین اور کب مجکو دیکھین کہ مین تو تھک گیا ہون ناچنی مین
اطاعت محض اونکی حکم کی ہے وگرنہ جان میری تھک چکی ہی
ہوئی ہونگے جب للو مقابل تو رقاصہ نی بھے وہان ہوکی خوشدل
دکھا کر تھوکرین دو چار اون کو کہا ہوئیگا ای دل اب تو بیٹھو
کیا ہوئیگا پھر وہ ناچ موقوف کہ ناہوجائین کچھ راحت مین مصروف

ل بدلامس جو صورت مذکر مین زنا ہی
ل اور کسی نسخہ مین بھی ہی ہی
ل للو لالا ہی ہی
ل بعضی نسخون مین ہی ہی

کہ او چھلے کو دی ہونگے وہ بی حد
تو بیشک تہک گئی ہونگے مقعد

تو کہے ہونگے تب للو نے گفتار
کہ ناچی جاؤ تم گہر و نہ زنہار

اسبہے للو تماشا دیکہتے ہی
تمہارا رقص کرنا دیکہتے ہی

کہا ہوگیا پہر لالا نے جل کر
کہ میری جای تم آجائو چل کر

تمہین اپنے لچک ابتو دکہا دو
ہمین آرام کچہہ ای دلربا دو

سبہے اہل نظر رہ جائین ششدر
جو تم ہر صنعت سی دکہلاؤ ٹہہو کر

عجب کیا ہی کہ ناچین ہوئین للو
عجب کیا ہے کہ گائین ہوئین للو

دکہایا ہوئی وہان اپنا لچکنا
سنایا ہوئے وہان اپنا چہکنا

نچایا ہوئی ناچ اپنا دکہاکر
ہراک لالہ کو دیوانہ بناکر

جو انکے گوپیان خود ناچتین ہین
تو یہہ تو اک کنیز کمترین ہین

ادا سے ناچنا انکا بجا ہے
طریقہ گوپیون کا ہے روا ہے

روا کیا ہے عبادت ہی عبادت
ریاضت ہی ریاضت ہی ریاضت

ابہی جو تجکو شک باقی یہان ہی
کہ سنت کرشن جی کی یہہ کہان ہی

کہان ہی گوپیون کے ایسی عادت
کہان سی تجکو پہنچے یہہ روایت

تو یہہ لکہتے ہین ہم تیری کتب سی
تعصب سی تو او سکو کو نہ دیکہے

وہان ہر عیش کا تہا پاس کیا کچہہ
کیا تہا گوپیون مین راس کیا کچہہ

برج مین ۱۲ — کرشن نے ۱۲ — ناچ ۱۲

حکایت رقص سری کرشن مصروف صد جشن با طائفہ رقاصہ گوپیان از سرمیت بہاگوت ہندوان کہ از کتب

معتبرہ ہنود است و مسلم الثبوت معترض مطرود است

اندر سن ۱۲

سنو تم کشن کے لذتکے باتین — کہ جب کاتک کی آئین سہ در آتین
نکل اک رات اپنی گہری آئے — سما پر عیش کے سامان پائے
مشبک ہین نجوم اور چاندنی ہی — ہوا مین بوی دولہن بس رہی ہے
سمان باندہا ہے صحرا کی فضا نی — بیان کیا ہوئی جو دیکہے وہ جانی
وہان اوس وصل کی یاد آئی وعدے — کیی ہی جو انہون نی گوپیونسے
کہ جب عالم مین ٹہنڈی آئیگی فصل — کرینگی گرم ہم ہنگامۂ وصل
وفائی وعدہ نیکون کی صفت ہے — وفا کرنا کریمون کی صفت ہی
یہہ کہکر دلسی آئی آپ بن مین — او سیدم لیکی منہ نی کا دہن مین
نکالی ایسی اک مستانہ آواز — کہ بہولی یک بیک ہر نازنین ناز
نی مستانۂ شہوت وہ ایک ایک — نی دیوانۂ لذت وہ ایک ایک

جملہ معترضہ

ہم اول بہی کچہہ ایسا لکہہ چکی ہین — کہ جیسا یان مفصل لکہہ رہی ہین
کرنی جب منہ مین لیتی تہی وہ گویا — ذکر کا سا اثر ہوتا تہا پیدا
منی ٹپکائی تہے جو گوپیونکے — تو نی کیا تہی وہ گویا خود ذکر تہے

آمدم بر عا مورث سرور دلہا

زنان برج سنکر نالۂ نے — ہوئین نالان عشق اور عقل کی طی

ہوئی لبریز شہوت ہر گل اندام — ہوا البریز ہے ہر ایک کا جام
ہوئین سب اضطراب دلسی بیتاب — ہوئین حکم جناب دل سی بیتاب
نہ اونکو خانمان کی غیرت آئی — نہ بی شرمی سی اونکو حیرت آئی
کہ ہمسی بیحیائی ہوتی ہی یہہ — جو اس سے آشنائی ہوتی ہی یہہ
پہر ایسی غالب آئی اونپہ شہوت — کیا گہر بار سی ترک محبت
وہین گہر بار سی دل ایسا بگڑا — کہ یاد اونکو بنا اونکو بنایا نہ آیا
چلین مکلخت بے تابانہ بن کو — بنایا رہنما مستانہ پن کو
کسی دیوث فی یہہ دم مدارا — کہ جاتی ہو کہان اسوقت شتابا
مگر ہان ایک کی شوہر نے جسدم — جو دیکہا نازنین باقی ہی چہم چہم
تو بس جی جل گیا آندہ گین کا — ہوا وہ سد راہ اوس نازنین کا
کہ قحبہ چہوڑے خالی میری آغوش — کری تا گرم اوس زانی کی آغوش
اوسی لیکر وہین وہ گہر کو آیا — قرار اوسکی دل مضطر کو آیا
دکہائی تب یہہ گوپی فی کرامت — کہ یہان اپنا بدن چہوڑا سلامت
کچہہ ایسا دلمین ہر کا دہیان باندہا — کہ شوہر کے بغل مین جسم چہوڑا
گئی وہان سب سی پہلی جان لیکر — جہان تہی جلوہ فرما کشن چندر
جو دیکہی عاشقی یہہ دلربا کے — نجات اخروی ہر فی عطا کے
یہ بہیت فی کہنا مین اسکو سنکر — کہا سکہدیوی ای بندہ پرور
بیان کیجی کہ یہہ کیا ماجرا ہے — میری دل مین تردد ہو رہا ہی
کہ اوس گوپی نے شان کشن جی کو — نمانا تہا خدا جس سی مکت ہو
فقط اک خوبصورت ہی سمجہکر — گئے تہی شوق مین اوسکی وہ مضطر

جو یون اپنی ہوائی نفس سی جائی
نجات آخر دی وہ کسطرح پائے

کہا سکھدیو نی جو کوئی انسان
نہ کہی کشن جی سی کچھہ بھی عرفان

نہو اونکی حقیقت سی کچھہ آگاہ
مگر مداح اونکا ہوئے ناگاہ

نجات اوسکو بھی ہو جائیگی حاصل
حیات اوسکو بھی ہو جائیگی حاصل

مثال اوسکی ہی جیسی اب حیوان
پی اوسکو جو ناواقف بھی انسان

تو بس وہ بھی ہمیشہ کو جیی گا
اگرچہ بیخبر اوسکو پیے گا

اگر اب بقا کو کوئی عارف
پی اسرار سی ہو ہو کے واقف

اثر عارف کی حق مین بھی وہی ہے
کہ ناعارف کو جو تاثیر کی ہے

ہوی ناعارف و عارف برابر
ہونا واقف و واقف برابر

یہی تاثیر ہے ہر کی ثنا کے
کسی صورت سی ہو جسنی ادا کے

نجات اوسکی لیی ہی اوسطرف سے
سلف سی ہوئی کوئی یا خلف سی

کہا سکھدیو جی نے پھر سنو جی
عقیدت جسنی جیسی ہری رہی جی

ہوا جس اہ سی ہر کا تلاشے
بنا ناجی ہوا بیگنٹہ باشے

جسو دانی تو برجو ردار سمجھا
اوسی سب گوپیون نی یار سمجھا

کیا ڈر کر جب اوسکو کنس نی یاد
ہوا ہر خوف سی ڈر کر وہ آزاد

گوالون نے کیا ہی یاد اکثر
اوسی صحرا کا ہمراہی سمجھہ کر

اور اوسکو پانڈوون نی دوست پایا
اوسی سپال نی دشمن بنایا

اوسی جدبنسیون نے اپنا سمجھا
کہی آخر وہ اونکی خاندان کا

جتی من جوگیون کا دل جو آیا
تو پر ہو کو خدا اپنا بنایا

بنایا گوپیون نی یار اپنا
کیا اون سب نی بیڑا پار اپنا

نجات ان سبکو پر ہوجی فی دی ہی | پر پہچت جی تمہین کیا شک ابہی ہی
خیال ہر مین جو جس دہیان سی ہی | نجات اخروی اوسکی لیے ہے
جوہر کا دہیان کر کی ایک عورت | ہوی ناجی تو کیا ہی جای حیرت
غرض سب گوپیان آمین اپنا پاس | پنچہہ ہی شرم وغیرت کا کیا پاس
کہات کشن جی نے مسکرا کر | قریب اون نازنینون کو بلا کر
جو تم خوش ہو ہماری پاس اس رنگ | ہماری ساتہہ کہیلو راس اس رنگ
یہہ سنتی ہی وہ ہستیان مے عشق | وہ صد رشک حریفان مے عشق
ہوئین آزاد ہر رنج والم سے | ہوئین فارغ حیا سے اور دہرم سے
خوشی سی آمین گرداگرد پر بہو | کہ تہین وہ رقص مین شاگرد پر بہو
جب اونکا بن گیا یہہ کام بنمن | ہوئین مشغول سب سیر چمن مین
وہ سبکو لی گئی جوی جمن پاس | رہی وہان کشن سی ہر گلبدن پاس
وہان اک جوش مین آب روان تہا | وہان اک چاندنی کا بہی سمان تہا
وہان گلہای خندان تہی لب جو | وہ ہمشکل چراغان تہی لب جو
ہوا وہان گوپونکو جوش مستے | کہ بہولین مست بنکر اپنی ہستے
گئین تالاب پر ناز وادا سے | ذرا بچکر نگاہ آشنا سے
کہ بن بن کر اوسی جوبن دکہائین | اوسی یون اپنا دیوانہ بنائین
لباس اچہی پہنکر گوپیون نے | پہین پہبتی بنا کر وہان اونہون نے
درست اون سب نے نک سک کو بنایا | بناؤ اپنا بنایا جو بنا یا
مزامیر اور معازف لیکی آمین | پکہاوج مین وہ سب باندہ لائین
غضب اونکی وہ معشوقانہ صورت | ستم اونکا وہ انداز اور نزاکت

اور اوسپر وہ بناؤ اونکا غضب تہا — بجانا تہا غضب گانا غضب تہا
غضب اونکا نزاکت سی لچکنا — اور اوپر کشن جی کا دل ٹپکنا
نہا وہ رقص اک قہر خدا تہا — دل نظارا ایمان سی جدا تہا
نہ آئی شوہرون کی اونکو غیرت — ہوئین یون کشن پر مست شہوت
لگین وہ ناچنی گانے بجانے — دیا ساتہہ اونکا وہان اونکی پیانی
کہ وہ بہی ناچنی گانی لگی ساتہہ — وہ ناچ اپنا بہی دکہلانی لگی ساتہہ
تو اونمین کشن کیا ہی خوشنما تہے — ستارون مین وہ چون ماہ سما تہی
کرشن اور گوپیان ہان اس روش سے — جہکی جاتی تہی غمزہ کی کشش سے
کہ جو اونکو ذرا بہی دیکہہ پائے — پکڑ کر ہات سی دل بیٹہہ جائے
ملا ہر ساز کی آواز کا سُر — ملایا ہر صدای ناز کا سُر
وہ جو جو راگ تہی مشکل سی مشکل — کہ جنکو گا سکین اوستاد کامل
ادا کرنے لگین شاگردین اونکو — لیا پہر ہونی گوش دلمین اون کو
بجانا مرلی اور برونگ اونکا — عجب دکہلا رہا تہا رنگ اونکا
وہ اونکی دوگن اور تیگن کی تانین — وہ اچپین لیکی بول اونکی بتانین
وہ اونکا ناچنا تہا ایسا ہلکا — نہ ٹوٹے پاون کے نیچے بتا سا
الاپ ایک ایک کی ایسی غضب تہے — الوپ اونسی وہ عقل کشن سب تہی
مگن ایسی ہوئین آنند مین دو — کہ تن من کی نہی سد بہی کچہہ اونکو
کبہی آنچل ہی ڈہل جاتی تہی اونکے — کبہی سینی ہی کہل جاتی تہی اونکی
گلی مین ہار تہی جو گوپیون کے — تو موتی ٹوٹ کر گرتے تہی اونسی
ریاضت مین جو تہی ہر ایک دلجو — جبین پر تہا عرق چون سلک لولو

سم شمس زبان میں بانسری کو کہتے ہیں
ع بانسری میں تیرے نام کا سر بجاؤں گی

وہ مکھڑی تہی جو اونکی گوری گوری سے — اور اونپر بال بہی بکھری ہوی تہے
تو گویا بچگان مارتہے وہ — بگرد ماہ لگتا تارتہے وہ
کوئی اونمین سے ایسی خوش گلو تہی — کہ گویا آپہی نے وہ فتنہ جو تہے
کہ جسدم نالۂ نے سی وہ ملکر — صدائی ناز کرتے تہے برابر
صدائی نی مین اور اوسکی گلو مین — نہتا کچہہ بہی تفاوت چار سو مین
نکالی کشن نی جو تان نے کی — وہ تان اپنی گلی سی اوسنے کے
تو حال نی نواز اوسوقت یہہ تہا — کہ از خود رفتہ تہی وہ طفل آسا
وہ ہر آئینہ رو پر یون تہی حیران — کہ جیسی آئینہ پر طفل نادان
ہزارون آئینی پیش نظر تہے — تو وہ حیرت مین خودسی بیخبر ہے
اسی صورت سی سکہہ لیتی رہی وہ — مزی لیتی رہی دیتی رہی وہ
دکہائی ہاؤ بہاؤ اپنے بہت سی — بہت چالین دکہائین اونکو گت سے
سنائی راگ اپنی اپنی لے سے — مزی نی کی لی نقاخ نے سے
پر بچہت نی کہا سکہدیو من سے — کہ کیون جی ہوگ کرنا غیر زن سی
کہو فعل زبون سے یا نہین ہی — کہو یہہ کام نیکو نکا کہین ہے
سکہدیو جی اور بڑا کہوٹا کرم ہے — کیا کیون کشن نے یہہ کیا تم ہے
کیا سکہدیو جی نے اسکو تسلیم — جواب اوسکو دیا لیکن بتعظیم
کہ اس عالم مین سامر تہی ہین جو لوگ — تو دیکہو کیا نہین کرتے ہین وہ لوگ

خدنگِ تیغ زن بجستم سکہدیو من

ذرا سکہدیو من سی کوئے پوچہے — کہ یون رہنا پرائی عورتون سے

مزی لیتا رہا جیسے کنہیا — اور اونمین ناچتا تہا تہیا تہیا
روا کس دین مین ہی سچ بتا تو — مگر سچ ہی کہی یہہ دین ہندو
اگر انکی عبادت ہی تو یہہ ہے — اگر انکی ریاضت ہی تو یہہ ہے
جہان ہین اہلِ توفیق ایسی ایسے — تو بی توفیق بہڑوے ہونگی کیسی

قصۂ رقص سری بل رام ہمراہ استیان سری سیام از زبان سکہدیو من در اسکندہم پہاگوت کتاب معتبر و موثق

سری سکہدیو من کرتی ہین ارشاد — کہ ہو کر گوپیان غیرت سی آزاد
چلین ہاتون مین لیکر ہین ڈر ڈگ — پکہاوج اور مرلی تنیر آہنگ
بجائی ساز سب نی سُر ملا کر — مچائی تہیا تہیا ناچ گا گر
وہ گائین جس سی پر ہو کو رجہانا — وہ ناچین جس سی پر ہو کو نچانا
ہوئی بلرام جی سنکر مگن یون — کہ اونمین آگیا مستانہ پن یون
لگے وہ آپ بہی گانی بجانے — لگی بلدیو جی بہی بل دکہانے
لگی خود ناچنی وہ سات سب کی — کہ وہ اپہی بہری بیٹہی تہی کب کی
کہ کب چہیڑی کوئی دلبر ہین ہی — دکہانی ہی یہان ٹہوکر ہمین ہی
بہت سی کہیل دکہلاتے رہی آپ — مزی دیتی رہی پاتی رہے آپ

نتایج ہر دو قصہ از تیغ زن پر غصہ

خداوند آپکی وہ سیام جی ہین — بڑی اوتار یہہ بلرام جی ہین
یہہ نافرجام ایسے کچہہ ہوی ہین — کہ انسی کام ایسی کچہہ ہوی ہین

یہہ نیکو کار تہی ست جگ مین کیسے — نہین بد کار ہی کلجگ مین ایسے
پڑہی شیطان ہی لاحول جن پر — خدا کا صادق آیا قول جنپر
کہ جو سرکش ہوی محکوم دنیا — ہوئی نار جحیم اون کا ٹہکانا
جو تہی ست جگ مین ایسی ایسی خناس — ہوا بہڑوے نکا جیب یون ستیاناس
تباہی اونکی ہے مشہور عالم — مری ذلت سنی لی راہ جہنم
بہت کل جگ کو کہتی ہو بُرا تم — کہ اب ہی بحر عصیان کا تلاطم
یہ طوراب ہے نہین ہین فاسقونکی — سوا بہڑوونکی یا ان رنڈیون کے
کہ بنکر بجیا یون راس کہیلین — دواعی زنا یون راس کہیلین
کہ زینت سی زنان اجنبیہ — سراپا بن گئین اون کا ہدیہ
مباح اپنی تئین اونپر بنایا — پئی ایسای گائیدن وہ گایا
کہ جس گانیسی گائیدنکا ہو شوق — اونہین ہر لحظہ چسپیدن کا ہو شوق
تحرک گو پیونکا رقص مین تہا — تحرکہای مخفی کا اشارا
جبینون سی عرقریزی کا وہ حال — اشارا تہا کہ یون ہوتا ہی انزال
غرض جو جو وہان آن وادا تہی — وہ اک دلالہ راہ زنا تہے
زنان غیر مشغول ہونا — مطیع نفس نامعقول ہونا
ہجوم خلق مین تالے بجانا — پہر اوسمین تہیا تہیا کرکے گانا
تمہین کہدو کہ کسکا کام ہی یہہ — تمہین کہدو کہ کیسا کام ہی یہہ
اگر یہہ سیام کرتا ہی بُرا ہے — اگر بلرام کرتا ہے بُرا ہے
وہی بلرام جی ہین سوچنا تم — کہ جنکی گوپیون مین ہوش تہی گم
کہ ہوتی قلبتانون سی ہین جو کام — ہوی اونسی بہی بڑہ کر انسی دو کام

یہی مرتی تہی وہان شہوتکی ماری — لب انکی بندہتی لذت کی مارے
وہی یہہ نفس کا بندہ ہی بل رام — یہہ جس سی بجیائی کے ہوئی کام
کہ جسکو کہتی ہو لچھمن کا اوتار — توکیا ہوتی ہین اوتار ایسی بدکار
کہان وہ شاہزادہ انکا لچھمن — کہان بلرام زانی کشتہ زن
مگر لچھمن بہی کب اونسی خفا ہیز — وہ کیسی ہوین پر اونکی خدا ہین
نہین مبغوض انکا مرد زانے — نہین معیوب انمین قلتبا
زنا اک امر موروثی ہی انمین — توکب معیوب دیوتی ہی انمین
وہی یہہ گوپیان ہین بجیائین — زمانہ کی زناکارین بلائین
وہی توہین یہہ قحبائین بداطوار — اشارونمین لگالاتین ہین جو یار
وہی ہین یہہ کہ شوہر والیان ہین — مگر اوس یار پر سب مرتیان ہین
وہی ہین مست شہوت یہہ سراپا — کہ رکہی ہات پر پہر نہین ہین گویا
زناکارین کہین ہونگی کب ایسے — نہین ہین رام جنیان بہی اب ایسے
جو ہین یہہ رام جنیون سی بہی بڑہکر — لقب بہی سیام جنیان ہو تو بہتر
اگر کہلائین ہین یہہ رام جنیان — تو کہلائینگی وہ سب سیام جنیان
خطاب اونکو ابہی ہمنی دیا یہہ — مگر دیکہو تو کیا موزون ہوا یہہ
ادہر تو رام سی ہین سیام بہتر — اودہر وہ رام جنیو نسی ہین بڑہ کر
جو ہین یہہ سیا فلات اسفل سی منسوب — ہوئین وہ فاضلات افضل سی منسوب
انہین کو کہیے ہو تم بے تامل — وہ گوپیان کہ بید ونکی رچا ہین ہین یہہ بالکل
بیان یہہ بہی تو ہی سکہدیوی کا — سمان جب بندہ رہا تہا کشن جیکا
بہارین کرتے کرتی یک بیک وہان — یہہ آئی دلمین پر بہوکی کہ بس ہان

لب انکی بندہتی لذت کی ماری
یہہ جس سی بجیائی کے ہوئی کام
تو کیا ہوتی ہین اوتار ایسی بدکار
کہان بلرام زانی کشتہ زن
وہ کیسی ہوئین پر اونکی خدا ہین
نہین معیوب انمین قلتبا
تو کب معیوب دیوتی ہی انمین
زمانہ کی زناکارین بلائین
اشارونمین لگالاتین ہین جو یار
مگر اوس یار پر سب مرتیان ہین
کہ رکہی ہات پر پہر نہین ہین گویا
نہین ہین رام جنیان بہی اب ایسے
لقب بہی سیام جنیان ہو تو بہتر
تو کہلائینگی وہ سب سیام جنیان
مگر دیکہو تو کیا موزون ہوا یہہ
اودہر وہ رام جنیو نسی ہین بڑہ کر
ہوئین وہ فاضلات افضل سی منسوب
وہ گوپیان کہ بید ونکی رچا ہین ہین یہہ بالکل
سمان جب بندہ رہا تہا کشن جیکا
یہہ آئی دلمین پر بہوکی کہ بس ہان

* لچھمن رام کا بہائی اور شیش ناگ کا اوتار تہا

چلو تالاب مین ای گوپیو تم
چلو اب جل کر پڑا بہی کرو تم

یہان بہی گلرخون کو ساتہہ لائی
نہائی دہوئی گلچہرے اوڑائے

وہان بہی اونکو پانی نے نچایا
یہان بہی اونکو پانی نے نچایا

وہان اونکو نچاتا تہا سفید آب
یہان اونکو نچاتا تہا وہ تالاب

یہہ پانی بہی اک آفت ہی غضب ہے
کہ بالکل آگ ہی پانی یہہ کب ہی

سفید آب اسقدر لایا بلا مین
کہ کالی کو نچایا گوریون مین

ہوی شاید وہان یون گشن غسّال
کہ سبکو ہو گیا ہوگا انزال

بہڑک جائی جہان یون ناشہوت
تو سیماب منی کی کیا حقیقت

کہ اپنی ظرف مین رہجای پہروہ
قرار اک نقطہ اوسمین پای پہروہ

غرض تم پنڈتون سی یہہ حکایات
کہانہا مین مرد و زن سنتی ہو دنرات

عبادت ہی جو یہہ سننا سنانا
تو کیا کچہہ ہوگا وہان دل لگانا

کہو پہر وہان غضب کیونکر نہ آئی
وہان جوش طرب کیون کر نہ آئی

نکیونکر ہو مین بندی مست شہوت
جو تہی معبود ہی پابست شہوت

جو یہہ شہوت پرستی ہی عبادت
یہہ شوق و ذوق و مستی ہی عبادت

عبادت ہی زناکاری و مستے
تو ہی جنس عبادت کتنی ارزان ستی

کہ جو چاہی وہ بی قیمت ہی لیجاے
فقط اک دین و ایمان اپنا دیجاے

کہانا کیا ہی بڑی کامل دوا ہے
زناکارون کی حق مین کیمیا ہی

کہانا جسجای فرماتی ہین پنڈت
وہان مٹتی ہی وہ معجون شہوت

کہ جسمین ہوتی ہی تاثیر اکسیر
مقابل اوسکی کیا توقیر اکسیر

کہ اوسکا کچہہ اثر ہو جائے پیدا
مجنث کی ذکر ہو جائی پیدا

بجز

عجب نسخہ ہی یہ ہنی آپکی واہ — قوی ہوتی ہے جس سی قوت باہ
بہت دن ہوگئی ای تیغ زن ہان — نہین ہم دیکھتی تجکو غزلخوان
غزل لکھہ تو کوئی ایسی بیان ہی — کہ گائین رقص مین سب گوپیان ہے

غزل

جب گوپیون کی راگ ہوی وام قصر مین — نخچیر ہوکی آن پھنسی سیام رقص مین
کیا گوپیونکی ناچمین ہی بل بے پہاثر — اپنا بہی بل دکہاتی ہین بلرام رقص مین
بی چین ناچنی مین ہین خود کشن جی تو کیا — اہل نظر کے دل کو ہی آرام رقص مین
ہی اپنی اضطراب مین تسکین دہ ستان — کیا اسمین ہی کرشن بی الزام رقص مین
یون مست شہوت آئین اداسی وہ گوپیان — آتی ہین جیسی رندہی آشام رقص مین
ہی یہہ نوید جنبش مخفیہ کشن کو — جنبش دکہارہین ہین جو گلفام رقص مین
قربان لاکہہ رام جنین اونکی چال پر — کامل ہین گوپیان گل اندام رقص مین
تعلیم رنڈیون کو یہی دیوین تو کیا عجب — اوستاد جی ہین کشن نکو نام رقص مین
اندر سبہا جا کہو کہ یہہ سنت ہی کشن کے — مشغول تو ہی ہو سحر و شام رقص مین
جوئی جمن پی ناچی زوجین ملکی بس — پر شرط یہ ہی اذن ہی ہو عام رقص مین

کیا ناچ کو تباہ کیا واہ تیغ زن
چمکائے تمنی آکی جو صمصام رقص مین

پیام تیغ زن بسوی اندرمن کہ بازنان خود برجوی جمن برود

واین سنت سے سرکرشن محو صد جشن بجا آرد

عقیدہ انکی اوتار کا ہے — طریقہ آپکے ابرار کا ہے
زنانِ غیر سے لذت اوٹھانا — اور اونمین ناچنا گانا بجانا
کیا کرتے ہین یہہ جلوت مین وہ کام — کہ فاسق کرتے ہین خلوتمین جو کام
ذرا لیجا کی اپنی عورتون کو — سرِ جوہی چمن ناچو نچاؤ
تمیجی اب ذرا یہی آئین عیسرت — ادا ہوگی اوتارون کی سنت
ہوگی اپنی اوتارو نسے بہتر — کہ وہان سب گوپیان تہین اہل شوہر
یہان ہر مہ جبین اپنی ہی ہوگے — یہان ہر شب نئی زنین اپنی ہی ہوگے
اگر ایسا تماشا آپ دیکھلا ئین — تو اوتارو نسے بہتر کیون نہو جائین
کہ وہ غیر و نسی تہی مشغول ہر دم — تم اپنی والیون سی ہوگے باہم

تنبیہ باندر من سفیہ

خدا سے ڈر خلایق سی حیا کر — نظر اپنی کتابون پر ذرا کر
کہ تہی اوتار سے ساری ایسی — وہ تہی ساری خدا کے ماری ایسے
کہ احوال اونکی بس دیکھا کری تو — ہمیشہ دیکھکر رویا کرے تو
نہو رونسی فرصت تجکو دم بھر — کہ جس مین خندہ زن تو ہوئی ہمپر
ترا ناپاک منہ ای شارب بول — اور اوس سی نسبتِ ازواج یہ قول
جو ہی زوجِ رسولِ حق پہ طاعن — علیہ اللعنۃ من کل لاعن

صفاتِ حضرات ازواج مطہرات خیر کائنات علیہ و علیہن افضل الصلوات و اشرف التسلیمات من اللہ علے

الان

الذات من کل البرکات علی الصلوٰۃ والسلام ۱۲

وہ ہین سب ساکنات برج عصمت — وہ ہین سب گوہر صدرج عصمت
جناب حق مین بس عزت ہی اونکے — بیان قرآن مین عصمت ہی اونکے
وہ زوجات امام المرسلین ہین — وہ بیشک امہات المومنین ہین
وہ ہین سب تارک دنیای جیفہ — عفیفہ ہین عفیفہ ہین عفیفہ
لیا ہی چھوڑ کر دار فنا کو — خدا کو آخرت کو مصطفے کو
وہ ہین نان جوین پر سب قانع — ملا ہی اونکو ایسا نفس قانع
اونہین اس زینت دنیا سی ہی عار — لباس اونکا ہی زہد و خوف غفار
وہ محفوظات خیر الحافظین ہین — وہ مرزوقات خیر الرازقین ہین
وہان رزق کریم اونکی لیی ہے — وہان اجر عظیم اونکی لیی ہے
وہ ہین بس نیک کردار و نکو کار — حیا ہی اونکی لونڈی گفش بردار
وہ ہین مصروف طاعات و عبادات — وہ ہین سب قانتات اور محو خیرات
وہ حصن حفظ خیر الحافظین مین — وہ محفوظات ہین دنیا و دین مین
نہین زہنار شیطانکو وہان دخل — نہین ہرزہ ہم انسان کو وہان دخل
کہ ظن بد کو پہنچائے وہان تک — کہان قدرت کہ ظن جائی وہانتک
جو اونکی منزل شرم و حیا ہے — نگاہ فکر بھی وہان کب رسا ہے
وہ سب وہ ہین اگر اونکی جماعت — کری اپنا کچھہ اظہار شرافت
زنان خلق کو بنکر جماعات — نہو ممکن شرافت مین مساوات
وہ ہین وہ شاغلات حفظ رحمان — کہ ہین سب غافلات کذب و بہتان

اہل بیت رسول صلعم کی شان مین — سلام ان پر بایہ آیہ والسلام
اہل بیت رسول صلعم کی شان مین — سلام ان پر بایہ آیہ والسلام

وہ بیشک طیبات خلق و دین ہین — کہ وہ زوجات خیر الطیبین ہین
وہ انعام جلیل آئے ہین اون پر — سلام جبرئیل آئی ہین اون پر
وہ خیریت مین سب ضرب المثل ہین — وہ رضوان الٰہی کی محل ہین
وَالّلٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِی — وَبَلِّغْہُ سَلَامِی یَا اِلٰہِی
عَلٰی اَصْحَابِہٖ مِنِّی السَّلَامُ — عَلٰی اَوْلَادِہٖ مِنِّی السَّلَامُ
عَلٰی اَزْوَاجِہٖ مِنِّی التَّحِیَّۃ — وَمِنْکَ لَہُنَّ اَلْطَافٌ خَفِیَّۃ
وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ عَلَیْہِنَّ — وَاِحْسَانٌ مِّنَ اللّٰہِ عَلَیْہِنَّ
فَرَادِیْسُ الْجِنَانِ لَہُنَّ ہَنِیْئًا — لَہُنَّ رَوْحٌ وَّرَیْحَانٌ مَّرِیْئًا
خِیَامُ الْقُرْبِ عَامِرَۃٌ بِہِنَّ — لِقَاءُ اللّٰہِ قُرَّۃُ عَیْنِہِنَّ
جو بیدین اونپہ کچھہ بہتان باندہی — خدا کا قہر اوسپر کیون نہ آئی
عذاب اوسپر الیم آئے نہ کیونکر — سقر مین وہ شقی جائے نکیون کر
تو اپنی دیویان اور دیوتا دیکھہ — خبیثات اور خبیثین کو ذرا دیکھہ
تعرض طیبات اور طیبین سے — نہ کہہ کچھہ اے شقی محروم دین سے
ترا ناپاک مُنہ ای گندہ بد گو — اور اونکی نام پاک اسطور لے تو
ترا ناپاک مُنہ تیرے بیان سے — عیان ہوتا ہی اب بالکل یہانسی
کہ تو کہتا ہے اپنی مُنہ سی آپہی — نہین اسمین کچھہ آمیزش ہمارے

اندر من

ہماری شرع مین ای اہل ظاہر — بلاشک گای کا گوبر ہے طاہر
نہین گو مونث بہے ہرگز برا ہے — ہماری دین مین شرعًا روا ہے

تیغ زن

تو گو بر تو نے بھی کہا یا ہی ہو گا
پیا ہو ئیگا موت اوسپر بہت سا

جو طا ہر ترے دین مین موت گو ہے
تو تیری ہی ایسی دین پر اح تہو ہی

یہی اس سے جواب اس گہہ کی بو کا
کہ یہہ اوس بو لی مُنہ پر بنے تہو کا

مگر نا ایسی گندی مُنہ سی پہر بات
کہ آمین اہل دین سی تجہیر آفات

ہماری دین مین شر عًا روا ہے
عجب تحصیل حاصل بر ملا ہے

عجب ہی آپکا حسن ترا دف
کہ جسپر کر رہی ہین ہم بھی تف تف

وہی تو ہی کہ جو مکتا ہی ا ید و ر ن
مگر رکھہ یاد سبحان زمان ہون

اندر من

نہین انسان ہے تو جانور ہے
ستی کی حال سی تو بیخبر ہے

ستی کہتی ہین اوسکو ای بد انجام
کہ عورت ہجر سی شوہر کے نا کام

کری ترک اپنی جان و زندگانی
نہو مشتاق حسن و نوجوانے

ولیکن امر یہہ جائز نہین ہے
کہ اوسکو دوسرا کوئی جلائے

سنتے جو ہجر مین کہوتی ہی جانکو
مع خاوند جاتی ہے جنان کو

تیغ زن

اری کمبخت تیرا ستیا ناس
ہوا ستی کا تجکو اسقدر پاس

جلا جاتا ہے اوسکی غم مین تو بہی
نہین کچہہ خاک بہی ستی مین خوبی

گئی وہ آگ مین جنتی اگر ہے — تو بس مرتی ہی فی نار السقر ہے
نہین یہہ ہمتِ مردانہ اوس مین — نہین یہہ خصلتِ پروانہ اوس مین
جو اوسمین ہمتِ مردانہ ہوتے — تو وہ صابر ہی ہوتی یا نہ ہوتے
سمجھہ رکھنا یہہ ہے تریا چلتر — خسم کو مار کر ستی ہوا دیسر
کہ میرا نام عالم مین رہے گا — بلاسی جی جہنم مین جلے گا
نہ یہہ اوسکی ریاضت کا سبب ہے — فقط یہہ اوسکی شہوت کا سبب ہے
بیان اوسکا ہی آتا ہی مفصل — ذرا کچھہ اور ہی سن لیجی اوّل
جلانا نفس کا اور قتل کرنا — یہہ اپنی ہات سی اسطور مرنا
کہو عقلا بُرا ہے یا نہین ہے — کہو نقلا بُرا ہے یا نہین ہے
نمانیگی کبھی اسکو کوئے عقل — اب آگی سنیے اپنی معتبر نقل

عبارتِ فصلِ راج دھرم مہابھارت

یہہ دیکھو تو مہابھارت مین کیا ہے — کہ جو اپنی تئین خود مارتا ہے
وہ جاہل ہی وہ بالکل دوزخی ہی — کہین اوسکی لیے کب بہبری ہی

کلماتِ جاپال اپنکہد اتہرن بید صدق مقال

یہ بعضے ڈوب مرتی ہین جوانان — یہ بعضی جلکی ہوتی ہین جو جانان
یہ بعضی مرتے ہین جیخ مین گر کر — سینگی سارسی یہ دیکھہ رحمین گر کر
نہین راہِ نجات اونکی لیے کچھہ — نہین حسنِ صفات اونکی لیی کچھہ

الفاظِ اسکند پوران کتابِ معتبر ہندوان

بلی

یہی اسکنے پوران مین لکھا ہے — کہ اپنی ہات سی جو مر گیا ہے
تو بس وہ شخص ہی دوزخی قابل — رہیگا وہ شقی دوزخ مین داخل
اگرچہ ہوئینگی ایسی بہت سے — تو وہ ساری ہی دوزخین رہینگی

تنبیہ باندر من سفیہ

یہہ کہہ اسکی یہی کچھہ تجھکو خبر ہے — جو مضمون کتب پیش نظر ہے
جب اپنی ہی کتب سی تو ہی غافل — مناظر کس لیی بنتا ہے جاہل
یہہ سچ کہیو نہ کہیو پردہ اسمین — کہ تو جھوٹا ہی یا تیری کتابین
جواب اسکا ذرا جلد لیسی تو دی — کہ ہم مین تجسی خوش دلون طرحسی
کہیگا تو جو ان دومین سی فی الفور — ہمارا کام بن جائے گا ہر طور
کتابون سی تیرے ثابت ہوا یہہ — کہ مین لکھتا ہون جسکو برملا یہہ
کہ ستی کو سمجھنا پاک دامان — جو خود فی النار ہونیکا ہی سامان
جہالت ہی جہالت ہی جہالت — حماقت ہی حماقت ہی حماقت
تیرے مذہب کی یہہ اعلیٰ ریاضت — جو ہی یون باعث جرم و شقاوت
کہ لکھا بید و پوران مین یہی ہے — جو ایسا ہی وہ ناری ہی شقی ہے
تو جو جو اور ہین باقی ریاضات — سمجھیے اس سی بڑہکر اونکی حالات
اگر دین دین حق سے غیر ہو گا — تو کیونکر خاتمہ بالخیر ہو گا
اگر ایسی ہی مر جاوگے تم لوگ — تو فی نار السقر جاؤگی تم لوگ

ایفای وعدہ تیغ زن بالا لہ بیس برن اندر من در

در ذکر سختی مردانہ زن

کیا ہتا تمسی مینے ذکر جب سی — کہ وہ جلتی ہی شہوت کی سبب سے
بیان ہوئیگا بالتفصیل اوسکا — مجھی کچھ اور کہنا ہی ذرا سا
تو مجھکو یاد تہا بہولا نہتا مین — یہہ لوکرتا ہون وعدے کیے وفا مین
زن ہندو کا جب "دھڑا" مرتا ہے شوہر — تو سختی اس لیی ہوتی ہی مضطر
کہ میرے نار شہوت جوش پر ہے — ابہی تو دیو شہوت دوش پر ہی
مرا مزہ در رہتا جب تک یہہ زندہ — نہتا گرچہ بہت خوشدل کنندہ
پر اسکی آڑ ہے میری مددگار — لگالاتی تہی گو مین دن مین سو یار
اور اون یار ونسی جن لیتی تہی بچی — تو ماری جاتی تہی سب اسکی سر سے
خبر بہی کچھ نہوتی تہے کسو کو — کہ کسکا پیٹ رہتا ہے بہو کو
ایدہر بہی ساس خوش سسرا اودہر خوش — ایدہر لالہ جی خوش چچا اودہر خوش

جملہ معترضہ از بہر انبساط خواطر منقبضہ

بہت یہہ ہندون مین ہو رہا ہی — اسی ہر کوئی انسان جانتا ہے
جوانمین لڑکیان ان ہندون کے — گئین سہر المین ہو کے شادی
ابہی شوہر ہین نابالغ زنون کے — ضعیف الخلق ہین یا کم دلونکے
مگر آتے ہی اونکو رہگیا پیٹ — رہا سنتی ہی ہی یا جن لیا پیٹ
پر اسپر کچھہ نہین غیرت کسے کو — نہ اس اعجوبہ پر حیرت کسے کو
یہہ سنتی ہین کہ اسکا یہہ سبب ہے — اگر ایسا ہی ہو تو کیا عجب ہے

ہندو عورتون کی بدکاری کا بیان جو مسلمانون سے زیادہ ہی

کہ یہہ ہمت ہی شوہر کے پدر لی — محبت ہوتی ہی آخر پسر کے
کفیل محنت اولاد ہونا — اودہر جلدی سی گھر آباد ہونا
نہایت خیر خواہی ہے پسر کے — نسمجھو یہہ تباہی ہے پسر کے
جو دل غیرون سی لگ جاتا ہوگا — بھلا صاحب تو کیا جاتا کسو کا
یہہ غیرت آئی جب قلب پدر مین — بنایا کام اپنا گھر کے گھر مین
اگر غیرون پی وہ للچاتے رہتے — ہوا ہون سی اکدن جاتی رہتے

آمدم بعد عا یعنی بیان ستے شتا

یہہ شوہر مرگیا ای وای حسرت — تو اب کیا ہوگی تدبیر شہوت
پرائی آشناؤن سی ملون گے — تو پھر مین حاملہ بھی ہونگے
وہ بار حمل پھر رکھونگی کس پر — مواجب یہہ مراحال شوہر
چھپاؤنگی کہان تک پیٹ اپنی — گراؤنگی کہان تک پیٹ اپنے
ہمیشہ ذلت وخوارے رہیگے — مصیبت مین گرفتاری رہیگے
نکاح اپنا جو باندہون کی کسی سی — تو توڑون اس پھر زندگی سے
کہ بیتی کا ہیلو پھوڑینگی مجکو — جو شوہر دار پھر دیکھین گے مجکو
ہزارون یار گو ہوجائین میرے — ملائین گی یہہ آفت مجھپر اوس سمی
مگر میرا وہ شوہر دار ہونا — اور انکا قہر سے فی النار ہونا
نکالین گے بھی پھر قوم سی یہہ — نہ ہرگز چین دینگی مجھے یہہ
حلال انکی شریعت مین زنا ہے — نکاح بیوہ لیکن نا روا ہے
یہہ خود تو گو پرانی ہومین خناس — مگر رکھتے ہین جو رو نوجوان پاس

جو عورت نوجوان ہوجائی بیوہ — تو ہی ان بیچاؤنکا یہہ شیوہ
نکاح اوسکا نہین پھر ہونی دیتی — نہین یہہ خیر کافر ہونے دیتے
یہہ میرے فرج ابہی آتش بھری ہے — یہہ گو شوہر سے خالی ہوگئی ہے
بھری اب بہی خزانی ہین منی کی — وہی ہین ڈہنگ اس نوجوبنی کے
ابہی تو مشتعل ہی آتش اسکی — وہی لذت ہی باقی دلکش اسکی
کہان لیجاؤن اس شہوت بھریکو — کہان خالی کرونمین اپنی جی کو
جو میخ آہنی کو بہے تپا کر — مٹادون اسکی شہوت کو جلاکر
نہ نکلی گے یہہ میری جان پھر بہے — مصیبت ہوگی ہر آن پھر بہے
کہانتک یون جلاؤن اپنی جیکو — ملاؤن خاکمین اس زندگی کو
کریون توجب تلک جیتی رہونگی — تو جلتی مثل ستی کے رہونگے
ہمیشہ نار شہوتمین جلون گے — تو ستے عمر بہر ہوتی رہون گے
اگر یکبار مرجاؤن گے جل کر — تو ساری عمر کے جلنے سی بہتر
وہ جل جاتی ہی بس شہوتکی ماری — وہ جلجاتی ہی اس غیرتکی ماری
چلی جاتی ہی فی نار جہنم — نگون سر وہ ہے اور غار جہنم
نہین جلتے عبادت کی سبب وہ — نہین جلتی ریاضت کی سبب وہ
ہوئی اترا کے یون آتش مین ساکن — کہ عقل ناقص اوسکی تہی معاون
معاون تہا نہین اس بات کا دہیان — کہ مین ہوجاؤنگی مشہور دوران
کہ عورت تہی مگر مردانہ تہے وہ — وہ شمع خیر زنہ کی پروانہ تہی وہ
کہ خود ہی جلگئی اوس شمع کی ساتہہ — گئی جلنی کو وہان اک جمع کی ساتہہ
نہین ہوتی ہی یہہ بہی دور بینی — کریگی یاد مجکو ہر مہینے

کہ ایسی ہی وہ ایسی ہی وہ ایسے	جہنم مین گئی وہ ایسے تیسے
ہوا ثابت کہ ہرستی ہی شتا	جہان مین کب کوئی ایسی ہی شتا

اندرمن

ستی جو ہجر مین کہوتی ہی جان کو	مع خاوند جاتی ہی جنان کو

تیغ زن

اوسی جنت مین جاتی ہوگی وہ زن	جہان بیٹہا مزی لیتا ہی ارجن
جہان ارجن کو اندر لے گیا ہی	مزی حورونکی وہان وہ لوٹتا ہے
زنان دیوتایان ساری مرکر	بنین ہین اپسرا جنت کی اندر
بنین ہر صادر دوار کی مفروش	بنین ہر عابد و زاہد کے مفروش
گیا جو کوئی اونکی نسل مین کا	تو اون حورون نے اوسکو ہی نچہوڑا
مزی اونکو ہی دکہلائی اونہون نے	کیا دل نسل کا خوش دادیون نے
جو لفظ اپسرا یا اپچہرا ہے	لغت یہہ شاستر مین حور کا ہے
جو جاتی ہوئگی ستے یہانسے	تو یہہ ہی مل کی حوران جنانسی
سکھی ویسی ہی خود بنجاتی ہوگے	وہ جانیو اونکی کام آتی ہوگے
جو جاتا ہوئگا وہان مرکے ہندو	وہ بنتی ہوئگی اون سب کی جورو
وہ اونکو ناچکر دکہلاتے ہوگے	وہ خلوتین ہی اونکی آتے ہوگے
خطا سنتی ہی بیچاریکے کیا ہے	یہہ اگلی عورتون نی ہی کیا ہے
اگر تجکو یہان یہہ ظن بد ہے	بیان تیغ زن یہہ بی سندہی

* اپسرا اور اپچہرا دونون لفظ سنسکرت مین ہین اور اپسرا کی نسبت یہ لکہا ہی کہ جل مین سے نکلی ہی اور اپچہرا کی نسبت یہ لکہا ہی کہ جل مین سے نکلی ہی اور اپچہرا کی نسبت یہ لکہا ہی کہ جل مین سے نکلی ہی

جنت مین گئی ہوئی عورتون کو اپسرا کہتے ہین اور حوران بہشت کو اپچہرا کہتے ہین

کہ یہان تیری کتابون کی روایت		ہمین بہر سندہی بس کفایت

روایت پر درایت از پرب سوم مہابہارت کتاب دیرینہ اہل شرارت در ذکر رفتن ارجن بجنان و آراستن بزم رقص بر قاصہ آدریسی فتان و ذکر کلمات عجیبہ اندران

ذرا اپنی مہابہارت تو دیکھو		کہ میرا بہی یقین آجای تمکو
کہ اندر جب بنا ارجن کا رہبر		اور اوسکو لے گیا جنت کی اندر
ہوئے آراستہ وان محفل رقص		ہوئی اہل نظر سب شامل رقص
وہان جب ناچنی کو آئین حورین		تو تہی ایسی عجیب اک حور اونمین
کہ جو تار نظر ارجن سے نکلا		رہا اوس حور کی زلفونمین اوجہا
اوسیکو لحظہ لحظہ دیکھتا تہا		وہ تہا اوسکی لیئی حیرت زدہ سا
ہوی جب مجلس عیش و طرب ختم		کہ آخر کام ہوجاتی ہین سب ختم
گئی خلوت مین ارجن جی وہانسی		کہا اندر نی اوس حور حسنا سے
بناؤ اپنا بنانا اے مہ پیکر		بناہر ہفت سی تو سبکو شدر
بناؤ اوسی بہین کی وہ بنائی		کہ جو ہیتی کہو وہ صادق آئے
کہا اندر نے پہر ای اہل زینت		مبارک تجکو ہو ارجن سی خلوت
وہ جوش ناز جادو فن مین آئے		اوا سی خلوت ارجن مین آئے
ہوئی وہان آنکر خواہان صحبت		کہ ای ارجن یہہ ہی ساماں صحبت

یہہ جو کچھہ ہے فقط تیری کمی ہی — تجمل اس نمط تیری کمی سے
کیا تب وصل ہی ارجن نی انکار — نمانا حور جادو فن نے انکار
رہی وہان قتیل وقال اونمین بہت کچھہ — چہنی بہر وصال اونمین بہت کچھہ
نمانا آخر ارجن نے نمانا — کہا پہر اوس سے یون ای حور دانا
کہ مین جو تجکو ہر دم دیکہتا تہا — کسیکو تجسی وہان کم دیکہتا تہا
نہتا اوس دیکہنے کا وہان سبب یہہ — کہ مجکو تجسی تہی اوسمین طلب یہہ
فقط تہی اسلیئی وہ ہمسے حالت — کہ تم ہو اک بڑے راجا کی عورت
تہاری نسل سی ہم لوگ ہی ہین — ہماری جانمین اولاد آپ کی ہین
تو گویا تم ہو مین دادی ہمارے — تو ہمسے چاہیی پرہیز گارے
یہہ صحبت ہمسی دادی نہین خوب — ولدسی فتنہ ایجادی نہین خوب
کہا دادی نے چل احمق ہوا ہے — کہ ہم حورین ہین ہمکو عیب کیا ہی
میان ارجن فقط ہم وہ نہین ہین — کہ زوجہ ایک ہی کی ہو رہین ہین
یہان تو جتنی آجاتی ہین چل کر — تو جا سکتی ہین کب وہ ہمسی مل کر
وہ سب ہوتے ہین یہان ہمسی ہم آغوش — ہماری لذتون مین سب ہین بیہوش
بہت فرزند اوس راجا کی آئے — عبادت کی مزی یہان آکی پائی
وہ مجہسی سب کے سب نوبت بنوبت — رہی مصروف لذتہای صحبت
ارے لڑکے ارجن تجہی کو کیا ہوا یہہ — کہ تو ہی کیون نہین لیتا مزا یہہ
مجہی یہان تو ہی زوجہ کیطرح دیکہہ — نگاہ شوق سی اچہی طرح دیکہہ
نہ کہہ ہیبت مین آکر فصل مجسے — ہمیشہ بیدہڑک کر وصل مجسے
کہین جلدی سی بن تو یار میرا — نہ بن تو اب تو برجور دار میرا

بہت خواہاں رہی وہ حورِ دانا — مگر صحبت کو ارجن نے نہ مانا
طبیعت حور کے جب بنی مزاکی — تو ارجن پر یہہ اوسنی بد دعا کی
کہ اک مدت تلک خفتی رہا وہ — ذکر کچھہ اور کچھہ اسنے رہا وہ
بہت گنجایشِ تطویل یہاں ہے — پر اپنا مختصر ہے جو بیان ہے

نتیجۂ اِین حکایت حورِ پر قصور مغویۂ ارجن از دست و قلم تیغ زن

عجب مسکن جنانِ ہندوان ہے — کہ دار اللطف و بیتِ لولیان ہی
زنِ ہندو جو جاتی ہی یہاں سی — ہوا لگتی ہی ایسی اوس جہاں سے
کہ بن جاتی ہی ایسی مال زادے — نہین ملتی نیرونگ سی بہی دادے
وہ رنڈی بنکی ایسی بیٹہتی ہے — کہ ہر یک غیرتِ صد روسپی ہے

سوال اشکال

یہہ کیا رانڈین تو کہلاتین ہین یہہ سب — سہاگ انکا سہاگن سی بہی اغلب

جواب با صواب

سہاگن ایک پر رہتی ہی قانع — یہہ وہ ہین جو نہین لاکہون کو مانع
سہاگ ان رنڈیو نکے کیون نہ بڑہجاوے — جنہین اولاد بہی شوہر نظر آوے
فدا جو کر گئین یہان رام پر جان — وہان وہ بن گئین سب رام جنیان
یہہ کیسی انکی حورین ہین پر آفات — کہ چکلو نکی بہی قحبا ئین ہوئین ہات
ہوئی ہین ایسی ایسی مخش ان سی — کہ قحبائین بہی شرماتین ہین جنسے

لکھنا اونکو حوران لطیفہ — کہ وہ ایک ایک ہی چٹکی کی جیفہ (مردار)
یہہ ستی بہی جو پرفن جاتی ہوگی — تو بس ایسی ہی وہان بنجاتی ہوگی
یہان ہی اسلیے جلکر گئے ہے — کہ اب یہان سر (خفا ہوکر) اپنی دل لگی ہے
وہان یار و نسی ہوگی گر مجوشے — ملیگے قیمتِ شہوت فروشے
رہیگی راتدن آغوش وہان گرم — نہوگی ساس نندونکی وہان شرم
یہان جو اور شوہر لاؤنگی مین (ہرے) — تو اری شرم کے مرجاؤنگے مین
تعجب ہی زنانِ ہندوانسے — یہہ پائی رتبۂ عالی جنان سے
کہ اپہی بن گئین جنت کی حورین — مگر پہر ہی رہین ایسی چہنالین
کہ جو جاتا ہی وہان چل کر مسافر — تو اول ناشتی مین مین یہہ حاضر
عجب شہوت پرستی ہی یہہ انکی — کہ کتنی فرج سستے ہی یہہ انکی
نچہوڑی جو وہان اپنی پسر تک — لگائی بخت ہی بخت جگر تک
یہی حیرت ہی ہمکو ہندون پر — یہہ کیا ہی قہرِ حق (مچ) ان کافرون پر
عبادت کی ریاضت کی سبب سے — اگر بالفرض یہہ جنت مین پہنچے
تو وہان شہوتی یون جاتی ہی ہوش — کہ مین جدات (حال) ہی اپنی ہم آغوش
جو گرم آغوشِ مادر مین یہان تہی — وہان آغوش (اپنی) ہی گرم اپنی مانسے

ہدیہ ضیغم طعن تیغ زن پیشکش جناب اندمن

ابی تو ڈوب مرا ب منہ نہ دکہلا — جہانمین کون بی غیرت ہی تجہسا
ذرا اپنی بزرگون پر نظر کر — عبث تو اتنا منہ آتا ہے ہمپر
ترا کیا منہ مقابل ہوئی ہمسے — کہ تو جہوٹا ہی تیری اوتار جہوٹے

اگر مرجائی تو رنج و قلق سے	تو کب ہوتا ہی ہمسر اہل حق سے
یہہ لو رسم خطاب آخر ہوئی بھہ	ہماری بھی کتاب آخر ہوی یہہ
ہوئی سختی تلک تسوید قرطاس	تفاول ہی کہ انکا ستیاناس
تفاول ہی کہ سب ناری ہین ہندو	لباس جلد ہی عاری ہین ہندو
یہہ انکا آگ مین مرنی ہی جلنا	اشارہ ہی نہین اس ہی نکلنا
ہمیشہ آگ مین چلتی رہین گے	کف افسوس ہی ملتی رہینگے
کہ مانا ہی اک عالم نے اسلام	نمانا تو نمانا ہم فی اسلام
غزل بہی آخری سن لیجی لیک اور	یہہ پہلی ضرب ہی اب ہمسی ایک اور

غزل

عبث اس دین باطل پر پریشان نازان ہین یہہ ہندو
کہ ہر گز آتش سوزان مین خود سوزان ہین یہہ ہندو
اگر یہہ مر گئے کافر تو سب دوزخ مین جاوینگے
انہین امن و امان کیون ہو کہ بی ایمان ہین یہہ ہندو
بت دوشیزہ ہندو سی ہر دم وصل حاصل ہے
در بت خانہ پر بس اس لیی دربان ہین یہہ ہندو
اشارا ہی کہ وان خندان رہینگی زخم دل انکے
بجا ہی بت خانو کے ۱۲
مسلمانون کے دین پر جو یہان خندان ہین یہہ ہندو
جو امرگ انکو سمجھو آخرت کی رند گانے سے
کہ مشکل زوال دنیا پر سبہی قربان ہین یہہ سب

مسلمان

مسلمان خوف حق سی ہین یہان گریان وہان خندان
یہان خندان ہین یہہ ہندو وہان گریان ہین یہہ ہندو

اگر نسیان نام انکا ہو انسان سی تو بہتر ہو
عبث مشہور عالم نام کی انسان ہین یہہ ہندو

یہہ اوس خلاق آدم کو نہین سجدہ ادا کرتے
بڑی شیطان ہین یہہ ہندو بڑی شیطان ہین یہہ ہندو

یہہ جل جائین گے اگدن آتش فرج جوالا سے
جو بی لنگ اوسکو مضطر چھوڑ دیتی وہان ہین یہہ ہندو

سند کچھہ بھی نہین اس بد کی ان احمقونکی پاس
تعصب ہی کہ جس سے منکر قرآن ہین یہہ ہندو

وہان ہے کافرونکو طل و فرش و ثوب نار اللہ
ق بھلا یہہ کون کہتا ہے کہ بی سامان ہین یہہ ہندو

بنا آئینہ خانہ دین کا ہندوستان جب سے
بہت حیران ہین یہہ ہندو بہت حیران ہین یہہ ہندو

کہ اب تک ایک بھی انکا نہ ہندو بن سکا ہے سے
مسلمان ہو گئی انسی تو بی پایان ہین یہہ ہندو

عبادت مین بت بیجان کی آنے نے یہہ اشارہ ہے
کہ ایمانے بقا سی سب کی سب بیجان ہین یہہ ہندو

ہوئی مجروح سب تیغ زبان تیغ زن سی آج
تو بس اب کوئی دن کی جان لو مہمان ہین یہہ ہندو

اندرزمن

اگر بالفرض ای انصاف پرور
کمی بیشی ہو کچھہ مطلب مین پیدا
کہ لکھنا نظم ایسی مطلبون کا

بباعث نظم کے کوئی کہین پر
تو از روئی کرم ہو عفو فرما
بہت دشوار ہی ای مرد دانا

تیغ زن

نہتی بالفرض کہنی کے ضرورت
بنی افراط اور تفریط سی ہے
یہہ عصیان کیا ہی خالص کفر ہی یہہ
اوسی کیا عفو فرمائے کوئی یہان
نہ بخشی جب تلک اللہ تجکو
جو تو ہان آج ہو جای مسلمان
پہر آئے اوس کی جو باران رحمت
کہ خندان ہوئی تیرا باغ ایمان
تو ممکن ہی کہ ہوئی عفو تقصیر
کہا سچ تو نی یہہ ای مرد دانا
بہت دشوار ہین لیکن وہ کسکو
وہ ہین تجہہ جیسی ہر شاعر کو مشکل
یہان ہمیر تو وہ عون خدا ہی

کہ تیری نظم ساری فی الحقیقت
بنی تخلیط اور تغلیط سے ہی
کہ کامل ہی نہ ناقص کفر ہی یہہ
ہوا تجسی جو یہہ عصیان یزدان
تو بخشی کون ای گمراہ تجکو
تو آئی تجہہ پہ ابر عفو و غفران
دکہائی تجکو ایسی شان رحمت
گرائی ہر بنائی کفر و عصیان
وگرنہ تو وہی کافر ہے بی پیر
مطالب ایسی یون منظوم لانا
کہ جو دہقان تجسا کہس کہدا ہو
مگر کب ہین کسی ماہر کو مشکل
کہ تو ہی اوسکو ظاہر دیکہتا ہے

کہ ہی کی گئی ان کی جان کی قدر

ہوا جو قامتِ مضمون حاضر — ملا اوسکو لباسِ نظم فاخر
جو ہین الفاظِ حشو شاعرانہ — اونہین ہی جانتا ہی سب زمانہ
نہین ہوتی مطالب فوت اونسے — اگرچہ آئی تجکو موت اونسی
ہمیشہ مجھیہ ہے وہ فضلِ غفار — کہ مجھکو کچھہ نہین یہہ امر دشوار
مطالب آئی گو مشکل سی مشکل — رہی تصریح عونِ حقتی حاصل
وہ سلکِ نظم مین سب یون مین موجود — کہ دُرِ منسلک گویا مین معدود
جو ممکن ہو تو لکھا کر کچھہ ہمیشہ — ہماری پاس بہیجا کر ہمیشہ
جواب اونکی ہی ہم لکھتی رہینگی — ہمیشہ وصبدم لکھتے رہینگے
رہینگی نظم مین تجسے مناظر — بنا ئینگی تجھی مبہوت آخر
رہی حق حامی و ناصر ہمارا — تو دیکھہ اب کوی دنمین تجھکو مارا
تمنا ہی کہ ہوئی مجمع عام — اور آئین وہان خواصِ نیک فرجام
پہر اونمین تجسے اپنی گفتگو ہو — جواب نظم اوسدم دو بدو ہو
رہی ہمپر جو عون و لطفِ رحمان — تو گویا جیتی جی مرجای تو وہان
کہوای تیغ زن بیدل ہوئے کیون — تم اندر من سی یون غافل ہوئی کیون
رہی فکرِ مضامینِ عضب مین — رہی تم راتدن کسکے طلب مین
اب اوسکو وصبدم ہی غم زیادہ — الم ہی حزن ہی ہر دم زیادہ
پی تسکین افزائے غم یہان — سنا و مرتزا ایسی غزل ہان
نہو جس سی اثر مین سم زیادہ — نہ جینی پائی وہ اک دم زیادہ
غزل گو سن چکی ہین آخری وہ — اگر سن پائینگی یہہ اور بہی وہ
تپ غمکا ہے اتنا کچھہ تاثیر — کہ اونکی نبضِ دل مین ہی تواتر

تو از تیر سے تو اتر دفع ہو گا		وہ بار جان تن سے رفع ہو گا
تو از غزل سے ۱۲		تو از مرض کا

تحفۂ غزلِ مستزاد باندر من مبارکباد

دینِ ہندوسی جو ہندو کوئی بیزار ہوا وہی دیندار ہوا

جو نہ بیزار ہوا حامیِ کفار ہوا وہی فی النار ہوا

ناک کاٹی کوئی گنیش کے بندونکی ابھی کہ یہہ ظالم ہین سبھی

کیونکہ ہر محمد جو طوم خطا کار ہوا یون سزاوار ہوا

نارِ دوزخکی یہہ زنجیرین ہین نار نہین انکی گردنین ہین

مشتق اس رمز کو یہہ نار سی زنار ہوا بچنا دشوار ہوا

کیا خدا انکا ہے بندر ہین معاون جسکے کہ جو سر گھس گئی

بن گئی ہو منگی راون کی وہ الات ہی کی سر ہی سب ہاتھ ہی

پای سیتا پی نگون رام دل افگار ہوا وصل دلدار ہوا

فوج سیتا سی قرین لشکر پیکار ہوا کیا ستمگار ہوا

کیا نشانہی یہہ می کفر کا قہر قاہر کہ دل ہر کافر

سر پہ پاپوش اصل کہانی تو ہشیار ہوا ایسا خمار ہوا

قعرِ فرخ زن ہندو مین اوترجاتی مین کیا ہو کی مشغول نا

جس لیی نام ان اوتارونکا اوتار ہوا وصف اظہار ہوا

کیا بیان ہوئی کس گنگ دہمن کی وسعت کہ ہزارون تو ہات

جمع گہسنے کو وہان مجمع کفار ہوا دم مین سب پار ہوا

آتشِ فرخ جوالا یہہ بجھی پر نہ بجھے شعلہ زن دل سے ابھر

لنگ استادہ بچون دستمین ہے ہر ہوا جبکہ درکار ہو ا

مرض تپ کی مریضونکی دوا ہوتی ہی تو شفا ہوتی ہے

دل ہندو کو غضب کفر کا آزار ہوا سخت ناچار ہوا یعنے مرض عدیم

کستقدر تیری بہی یہہ سیف زبان ہے مسلول کیئی ہندو مقتول

تیغ زن اسلیی تو قاتل کفار ہوا حق مددگار ہوا جل جلالہ

اندر من

نہین ہی نظم جای قابل جنگ کہ ہی یہہ کوچہ تاریک اور تنگ

بلاشک نشر میدان وغا ہے کہ بہر مرد یعنی یک فضا ہے

تیغ زن

تو وہی نہین سکہہ آنکہونکا اندہا کہ اس کوچہ کو تو تاریک سمجہا

یہہ کوچہ گرچہ ہو کیسا ہی روشن نہین جو دیدۂ بینا ہے روشن

تو کیا دیکہین گے اسکی روشنی کو وہ خود روتی ہین اپنی روشنی کو

خصوصا جو محنت آگے آگے ہمیشہ نشر کے میدان سی بہاگے

تو کیونکر نظم جای جنگ ٹہیرے یہہ کوچہ کیون نہ اوپر تنگ ٹہیرے

اوڑائی نشر کے میدانین کیا خاک جو تو ایسا یہان بکتا ہی بیباک

لگائی گہونس تجکو ایک گہونسا تو گہس جاسی تو گہر مین چڑہ کی ہنسا

تماشا ہی کہ کہدیتا ہے کیا کچہہ نہین تو اپنی دلمین سوچتا کچہہ

زبان چیز ہے جسکی سبب سی بہت انسان نہین بچتی غضب سے

ملہ یعنی جہگڑا اور فساد ہوا

اس مصرعہ مین لفظ عدیم کا معنی جہگڑا اور فساد ہوا

اور دلی کی زبان مین یہ لفظ اس معنی مین بہی بولتے ہین

اور یہ کلمہ خاص اور اور اس معنی مین بہی بولتے ہین

زبان کب ہر کسیکی آشنا ہی
بہت لوگون کی حضین ازدہا ہی

دعا میرے ہی رب مستعانسے
بچائی مجکو آفات زبان ہی

اندر من

حقیقت تو یہی ہی اہل اسلام
نہین ہی بحث دینی جای آرام

مناسب ہی کہ اس رستی سی گزرو
نہایت طول اس قصہ کو مت دو

نہین یہہ امر ہی بہتر سرسو
کہ پہیلی خوبی اسلام ہر سو

تیغ زن

یہہ شاید ہوگیا ہی تجکو نسیان
کہ کہنا چاہیی تہا اسطرح یہان

عیان ہی خوبی اسلام ہر سو
ہوئی مرغوبے اسلام ہر سو

مگر کاہیکو بہتر ہے سرسو
کہ کہل جاہین عیوب دین ہندو

نصیحت پختہ ہی یہہ تیری اے خام
نہین ہی بحث دینی جای آرام

مگر یہہ اہل باطل ہی سی کہہ تو
کہ جیسے کبر و ترسا اور ہندو

وہی ہونگی بے آرام اس سے
غنی ہین ضا حب اسلام اس سی

کہ بی آرام ہون بحث دین سی
کہ یہہ دین فضل رب العالمین سے

ہمیشہ ہوئے گا ماصون و محفوظ
رہین گی اہل دین بشاش و محظوظ

نہین کچہہ بحث سی سچی کو نقصان
مگر ہان اس سے ہی جہوٹیکو نقصان

درم خالص جو ہوتی ہین کسی پاس
نہین معیار سی کچہہ اوسکو وسواس

کہ جو ہین درہم و دینار جید
نہین ہوتا ہی بازار اونکا کاسد

نہین کچھہ بی رواجی اونکی موہوم — کہ ہی کامل عیاری اونکی معلوم
مگر جن پاس ہونگی کھوٹی پیسے — مقرر سب کی سب وہ ایسی تیسی
بہت ڈرتی رہینگی اس سی ہردم — کہ کہلجائی نہ عیب و غش درہم
چلن اونکا دغا باز ایسے ہوگا — ہمیشہ کام بدراہی سے ہوگا
نہین لگتا دہی ڈر ہر دم نفس ہے — کہ ہردم چور کو خوف عسس ہے
تو سچ کہتا ہی اندر من ہی معصوم — کہ ہی اپنی حقیقت اوسکو معلوم
مسلمانون کو ہی وہ جانتا ہے — تو اونکی بحث سی یون دور رہا ہے
فقیر اسجای ہی لکھو غزل ایک — کہ یہان ہی نیک ہوجائے عمل ایک

غزل

جو اہل اللہ و اہل صدق و اہل دین و ایمان ہین
مسلمان ہین مسلمان ہین مسلمان ہین مسلمان ہین
مسلمان کیون نہون اللہ کی توحید سی مانوس
وہ انسان ہین وہ انسان ہین وہ انسان ہین وہ انسان ہین
خدا کو بھولکر ہندو رہی پھرکا ہے کو انسان
یہہ نسیان ہین یہہ نسیان ہین یہہ نسیان ہین یہہ نسیان ہین
مآل خندہ گریہ ہی پس ہر گریہ خندہ
جو خندان ہین وہ گریان ہین جو گریان ہین وہ خندان ہین
یہہ اشعار اپنی مین بہی بہیجتا ہون اونکی خدمت مین
جو کہتی ہین کہ گو ہندو ہین ہم پر مثل مسیحا ہین

دنیا مین ہی تو دیکھون کیسی شاعرمین بلاغت فن
کہ مجکو دیکیا دیتی ہین وہ کیسی سخندان ہین
اگر ای تیغ زن آجائین ساری ملکی یہہ ہند و
مقابل سبکی ہونمین مجیہ وہ افضالِ رحمان ہین

مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات جل جلالہ وعم نوالہ

الٰہی تو غنی ہی مین ہون محتاج — عطا کر طبعِ رشکِ بحرِ مواج
کہ جسکا موجۂ یک فکرِ غائر — بہالیجائی دم مین لاکہہ کافر
وہ ڈوبین غرقِ دریائی ندامت — وہ سمجھین ساحلِ دین کو سلامت
الٰہی مین فقیر اور تو غنی ہے — مرا دارین مین تو ہی ولی ہے
تو کر اب میری ایسی کارسازی — کہ دستِ فکر کو دی وہ درازی
دلِ کافر کا جا پکڑے گریبان — دکہائی راہِ دارالخلدِ ایمان
ہمیشہ میرے الفاظِ زبانے — کرین اعدا پہ یارب حربہ رانے
الٰہی وہان طفیلِ مدحِ احمدؐ — ہوی ہی گردنِ حسانؓ ممتد
جو تہی ضرّابِ تیغِ ہجوِ کفار — نہتا جنکو دریغ ہجوِ کفار
عجب بتقِ تپان آونکی زبان تہی — کہ کشتِ کفر پر آتش فشان تہی
جہان وہ ہوگئی یک لمعہ افگن — جلائی کفر کے خرمن کی خرمن
وہی اک ابرِ رحمت وہ زبان تہی — کہ مداحِ رسولِ حق جہان تہی
وہین تہی خندہای ہر گلِ دین — وہین تہی نغمہای بلبلِ دین
نہوتی اونمین کیونکر ایسے تاثیر — کہ تہی امدادِ رحمان اونکے تاثیر

محمد اونکی وہ فخر المرسلین تھے — معین اونکی وہ جبریل امین تھی
طفیل روح حسان ابن ثابت — جو تھی خطاب فی شان ابن ثابت
طفیل روح عبد اللہ یارب — جو تھی ابن رواحہ حرز مذہب
خداوندا پے کعب ابن مالک — جو تھی بس فی سبیل اللہ سالک
طفیل عامر فرزند اکوع — کہ جو تھی قاتل کفار اشجع
جو کار تیغ لیتے تھی زبانسے — نہی تیغ اونکی کم برق تپانسے
وہ جو جو شاعران مصطفےٰ تھے — نثار عرض و جان مصطفےٰ تھی
محب دوستان مصطفےٰ تھی — عدو دشمنان مصطفےٰ تھے
ہمیشہ پاسبان مصطفیٰ تھے — وہ سب قربان شان مصطفیٰ تھی
وہ چون تیغ و سنان مصطفیٰ تھے — وہ مرگ حاسدان مصطفےٰ تھے
وہ قہر منکران مصطفےٰ تھے — ہلاک موذیان مصطفےٰ تھے
فدای نام و شان مصطفیٰ تھے — نثار خاکمان مصطفےٰ تھے
جہاد اونکا وہ تھا تیغ زبان کا — کہ منہ پھیرا جای شمشیر و سنان کا
وہ ہر ہر لفظ شعر اونسے نکلکر — بنی باران تیر اون کافرون پر
طفیل اونکی دعا میری ہو مقبول — کہ ہندو سرنگون رہ جائین مخذول
بلندی میری گردن کی لیی ہو — نگونی راس دشمن کے لیے ہو
سخن میرا خدنگ قہر بنجاے — اور اوس سی سینہ کفار چھن جاے
چلے تیغ فقیرا ایسے کہ ہر سو — یہہ کاٹی گردن کفار ہندو
نقوش جوہر اپنی ایسی دکھلای — کہ چون عرض مفارق بید بنجاے
اوڑا کر بید کے یک تخت تحریر — رہی تا حشر پر جوہر یہہ شمشیر

الٰہی تیری رحمت سی ہی ممکن — خدایا تیری قدرت سی ہی ممکن
کہ دی وہ زور دست ناتوان کو — کری مقتول کفار جہان کو
جہان چمکائی وہ تیغ یکبار — چمک کر مثل برق میغ یکبار
اوچک لیجائی دم مین انکی انکہین — بنادی ہندوون کی اندہی انکہین
وہ آب آتش اثر دکہلائے ہر سو — کہ پہر پانی نمانگی کو ئے ہندو
کہ ہوا ایک کافر کا دہن خشک — لب ہر بندہ گنگ و جمن خشک
میری ہر شعر کو یارب غزت — بنا شیر نیستان جلالت
کہ اوسکی یو جہان تک جای نا گاہ — ہوا ہو جان ہندو مثل روباہ
مرا ہر لفظ شعر ہے یارب اکسیر — رگ ہندو مین مثل نوک نشتر
نکالی کفر کا خون اوسکی رگ سے — نجاست دہوئی گویا جسم سگ سے
مگر کہتی ہی ہوتی ہین کہین پاک — کری ہان توہی رب العالمین پاک
تو پہر ہو جائین جو ہندو مسلمان — اونہین آب بقای قول ایمان
حیات جاودانی کیون نہو جای — خلود زندگانی کیون نہو جائے
پہراونکی دشمنون کی سر کو کاٹی — یہہ تیغ اونکی عدو کا خون چاٹے
نہ پہراون دوستون کی ہو یہہ دشمن — پہراونکی دشمنون کی ہو یہہ دشمن
وہ ہندو ہی جو ہو جائین مسلمان — یہین وہ دوستان اہل ایمان
پہراونکی دشمنون کی ہوئی خونریز — اوڑائی اونکی سر یہہ خنجر تیز
رہی حالت یہی نوبت نوبت — کہ ہائین جائین توحید و رسالت
تو ہوئی آب حیوان آب اسکی — ملائین اور یہی پہر تاب اسکے
کچہہ ایسی انکی دل پر آئے ہیبت — بنی یہہ تیغ محراب عبادت

کرین سایہ مین اسکی حق کو سجدہ
کرین تجھہ قادرِ مطلق کو سجدہ

مگر یہہ کیونکے ہو یا میری رحمٰن
کہ کافر ساری ہو جائین مسلمان

کہی دوزخ سبھی بہردینی کا وعدہ
انہین فی النار کردینی کا وعدہ

جو سب یہہ دشمنِ دین رسل ہین
اسی قابل یہہ (کفار کر) ای خلاقِ کل ہین

کہ انکا نارِ دوزخ ہوئے مسکن
عبید نار کا یخ ہوئے مسکن

جلانا انکا ہے پھر عین رحمت
کہی تعذیب کافر (مہر ہر) عین رحمت

یہان تہی اہلِ دین پر خندہ زن یہہ
وہان دیکھین گی جب بیت الحزن یہہ

حزین دوزخ مین ہر مقہور ہو گا
تو حزن اہلِ جنت دور ہو گا

ہوا جس سے سرور قلبِ ابرار
تو رحمت ہو گئی تعذیب کفار

او دوزخ بھی اک مخلوقِ رب ہے
اور اوسکو بھی نوالے کی طلب ہے

اگر بچائین کافر لقمۂ نار
تو ہی یہہ نار پر اک رحم غفار

الٰہی یہہ سخن ہو جای مقبول
یہہ حرب تیغ زن ہو جای مقبول

عمل مین ہو نصیب اپنی وہ اخلاص
کہ ہو جائی قبولِ حضرتِ خاص

بچانا مجکو تو عجب و ریا سے
نہ رکھہ محروم یہان صدق و صفا سے

ہمین اعدا پی رکھہ منصور یارب
رہین دشمن سبھی مقہور یارب

رہین غالب ہی سب پر اہلِ ایمان
رہین ہر دم مظفر اہلِ ایمان

رہی دینِ محمد کو ترقے
نہوئی مذہب بد کو ترقے

مسلمان روز افزون ہوتی جائین
تری منت سی ممنون ہوتی جائین

تنزل مین رہین ادیان کفار
رہی ہر لحظہ کسرِ شانِ کفار

الٰہی مین ہون عاصی تو ہی غفار
الٰہی تو میری عیبون کا ستار

الٰہی مین ہون لاہی مین ہون سارے
الٰہی مین ہون خاطی پر خطا ہے

الٰہی مین ہون گو مصروفِ غفلت
مگر مجھپر ہے ہر دم تیری رحمت

اگر ہر دم تیری رحمت نہوتے
مری انسان کی صورت نہوتی

الٰہی مین وہ ہون تو جانتا ہے
کہ میرا نام سرتاپا خطا ہے

الٰہی ذکر سی غافل ہون ہر دم
جہانمین غیر سے شاغل ہون ہر دم

تو اپنی ذکر مین رکھہ مجھکو شاغل
بنا دی ماسوا سے مجھکو غافل

بخانی دل کہین یہہ صورتِ گو
بجز چوگانِ فرمان یکسر مو

الٰہی مینی ما نامین تو مین ہون
مگر تو ہی تو ہی ذاتِ بیچون

اسی امید پر میرے دعا ہے
کہ ہمپر تو ترے جود و عطا ہے

مگر ہے وہ تو جیسی کہ ہم ہین
وہ کر جیسے تری لطف و کرم ہین

غضب پر جو تیری رحمت ہی غالب
اوسیکی ہم ہین یا اللہ طالب

تو جسکا اہل تو یا کبریا ہے
وہ کر ہمسی یہی بس التجا ہے

یہہ دلسی دور فکرِ غیر ہو جائے
ہمارا خاتمہ بالخیر ہو جائے

وُہی توفیق دی ہمکو جہان مین
کہ تو راضی ہو جسسے دو جہان مین

ہمین رکھہ حامیٔ دینِ محمدؐ
خدائی طرز و آئین محمدؐ

ہوا ختم مناجات اس دعا پر
درود حق محمد مصطفےٰ پر

الا یا ایہا المشتاق فی الغد
قل اللّٰھم صل علی محمد

وفی الاصال سلّمہ دواما
لعل اللہ یرزقک احتراما

یکون زوالُ معصیتٍ فی صلوتہ
فصرف کلّ وقتٍ فی صلوتہ

تواریخِ استراحتِ قلم از تحریرِ این نظمِ زنجیرِ الم در حقِ کفار
بندگانِ صنم که مُورِخ آنها نیز منم یعنی تیغ زن بر گردنِ اندرمن ۱۲

قطعۂ تاریخ اولے عربیہ

حمد اللہ المعبود — تم کلامی بالمقصود
قد اُخت بختمِ کتابے — سیف طال لضربِ ہنود
۸۷ ۱۲

قطعۂ تاریخ ثانیہ فارسیہ

چو دادہ گندِ شرکے را بہ ہند — ندادہ بوئے خوبی را بہ ہند
لوائے فہم و ادراکش چو شد لنگ — نمودہ شانِ عالی را بہ ہند
چو قعرِ منبعِ علمش (منتہا) جلہری ست — چہ نسبت بحثِ علمی را بہ ہند
بمومن طیباتِ دین بداد (قضا و قدر) ند — زدند از بس پلیدی را بہ ہند
سرش را وقفِ نعلینش نمودم — زدیم این تیغِ ہندی را بہ ہند
چو نظمِ تیغ زن شد ختم بالخیر (بہ ہند) — رسانید او تباہے را بہ ہند
ہمین در سالِ ختمش گفت ہاتف — بزن شمشیرِ سمی (زہر آلودہ) را بہ ہند
۸۷ ۱۲

قطعۂ تاریخ ثالثہ ہندیہ

یہہ بارگاہِ خدا مین ہی التجا میری
قبول حضرتِ حق ہوئی یہہ دعا میری

کہ کاٹتا ہی رہون ہندؤن کی گردنکو
یہہ ضربِ تیغ نہوئی کہین خطا میری

مقابل اسکی یہہ کہتی ہے آہنی شمشیر
کہ بارِ غم سی ہوئی پشت یون دوتا میری

کہ آبِ تیغِ قلم نے بجھائی آتشِ کفر
اب اسکی سامنی ہوگی قدر کیا میری

الہی اونکی جراحت کو التیام نہو
لگی ہنود کو جو زخمِ تیغ کا میری

ہمیشہ گردنِ کافر کے انتظار مین ہے
یہہ سیف دیدہ جوہری ای فتا میری

زبانِ حال سی تیغِ فقیر کہتی ہی
کہ خونِ اندرِ کافر ہی بس غذا میری

الہی شکر ہی اب زخمِ گوشِ کافر مین
زبانِ تیغ سی باتین ہوئین رسا میری

الہی حشر تلک چھوڑ کر سرِ کفار
نہو غلافمین شمشیرِ جان گزا میری

ہوئی تمام جو نظمِ کتابِ تیغِ فقیر
قبول ہو یہہ تمنا ہی یا خدا میری

یہہ سالِ ختم ہی اسکا کہ بہرِ قتلِ ہنود
بجھی ہی زہر مین تلوار واہ کیا میری

۱۲

حربۂ سیفی بر سرِ کیفی

این مثنویست موسوم بحربۂ سیفی بر سرِ کیفی در ردِّ مثنوی پہندن لال کیفی از مقولات سیفی

کہ جواب مین ہندؤن کی بعض فحش بیہودہ باتون کی بسبب

بسم الله الرحمن الرحیم

زحمدش پر گهر عمانِ جان ها
زشکرش پر شکر کام و دهان ها

بجان القای حمدِ او کند دل
بدل از جان ثنای اوست نازل

ادای حمدِ او فوزِ عظیم است
تخلف ها از و کارِ لئیم است

بصفحاتِ فلک حمدِ قدم را
کجا طوق نگارشها قلم را

ثنای کُنهِ بعلم اوست احصا
نثارِ بارگاهِ حق تعالے

نعتِ رسولِ کریم علیه الصلوٰة والتسلیم

صلوٰتِ از ما سلام از ما بهر دم
نثارِ روضهٔ سلطانِ عالم

ظهورِ او موخر شد بآفاق
مقدم اوست در انعامِ خلّاق

چو نورِ سرورِ عالم نبودے
درین ماتم سرا جز غم نبودے

بشکلِ مصطفے این رحمتِ حق
هدیه آمده است از حضرتِ حق

بمحشر زیرِ ظلِّ رافتِ او
بیایند اقدمین چون امتِ او

از و بحرِ شفاعت چون بر آید
چو شبنم ها گناه ما رباید

بانعامِ کثیرت یا الهے
شفیع ما بوقتِ عذر خواهے

چو لب بهرِ شفاعت ها کشاید
باذنت بابِ جنت ها کشاید

مرادِ ما تو در وصفِ نعالش
تو سازی این سرِ من پائمالش

مرا هر دم درودِ اوست بر لب
رسانی از فقیر این تحفه یارب

مناجات بدرگاه قاضی الحاجات

الٰہی عزمِ ابراہیم دہ — مرا زورِ شکستِ ہر صنم دہ
الٰہی بر سرِ اعدا گمارم — کہ مغزِ ہر سرِ ملعون برآرم
زنم بر ہم بت و ہر عابدش را — کنم مبہوت ہر نمرود و دوش را
ہدایت کن رشادِ احمدیم — عنایت کن جہادِ احمدیم
سپارم جان در راہِ محمدؐ — شوم قربان در راہِ محمدؐ
چنان کن ای خدائی بی نیازم — کہ ہر بتخانہ را ویرانہ سازم
نہم در جایِ او بنیادِ مسجد — بکفرستان کنم ایجادِ مسجد
الٰہی لفظ را در نظم آسان کن — وزان مجروح عرقِ ہندوان کن
شود ہر عابدِ گنگ و جمن غرق — کنی یعنی بہ بحرِ شعرِ من غرق
زوزنِ شعرِ من صد بار اندوہ — فتد بر کاہِ ہند و صورتِ کوہ
زمینِ شعرِ من کن دارِ اسلام — کشش معمورہ از معمارِ اسلام
ظفر یابم بدارِ حربِ ہندو — کشم سیفِ زبانِ در ضربِ ہندو
قلم را دہ بکارِ دین قلمرو — گریزد روحِ ہندو زین قلمرو
زسودِ خامہ ام گردد بہر سو — سوادالوجہ فی الدارین ہندو
الٰہی ضربِ سیفِ حربِ سیفے — فتد بر جانِ پہندن لال سیفے
چنان بر خرمنش برقم بریزد — زجانش دود گردد از دل انگیزد
شررہائی مضامینم بہر سو — فتد بر پنبہ زارِ جانِ ہندو
تمنائی منست آن زندہ سوزد — اگرچہ جیفۂ او مردہ سوزد
زما چون باعثِ این غیشہا شد — زبانش در حقِ او اژدہا شد
دہانش شد دہانِ اژدہائے — فرو خوردہ خودش ہمچون غذائی

بدل دیگ عنادش چون بجوشید — بکبر شان دین حق بخوشید
طمع را پخته چون این خام کرده — سر نفوات در اسلام کرده
بحمد الله که رد کفر اندر — بعالم شد ز من محسوس و منبصر
کنون تیز است سیف خامهٔ من — ز بهر گردن کستاخ پهندن
چهانامی نشد این نامهٔ من — که زو گمشد ز دنیا نام پهندن

حربهٔ سیفی

کیفی

پس از حمد خدای پاک یزدان — سخن میرانم از دین مسلمان
عزیزان بشنوید این طرفه دین است — پر از کبر و غرور و بغض و کین ست

سیفی

تو حمد پاک یزدان را چه دانی — که هستی عبد بیتا و هوانی
خدای پاک را ای عابد سنگ — تو کیدانی که هستی ساجد لنگ
تو دور از درگه حمد خدائی — که بوده معبدت قعر جلهری
سخن رانی ز دین مسلمان — سخن میرانم از دین تو آلان
عزیزان بشنوید این قول کافر — نموده کبر خط نصب دین طاهر
ازان قشقه ز صندل بر جبین ست — دوای درد رأس کبر و کین است
گهی از ولیت خطی مستطیلی — که بر شکل جلهری شد دلیلی
گهی آن خط صندل مستطیر است — بسوی لنگ شب گویا مشیر ست
همین قول زبان حال هندوست — که بهر هضم نفس اعمال هندوست

اشارة گفته ۱۲۵

که ما خود عابدانِ شرمگاهیم
ز فخرِ دینِ خود زان می‌پناهیم

مثالِ دینِ ما چون شرمگاهست
نصیبِ ما ز کبر و کین پناهست

بشکلِ صندلین شد در علامت
کشافاتِ عرقهائی ندامت

چو دینِ اهلِ اسلامست عالی
چو امرِ سهلِ اسلام است عالی

چرا فخر و مباهاتِ دو عالم
چرا خیر و سعاداتِ دو عالم

بهر شانی نصیبِ شان نباشد
چرا رحمت قدیرِ شان نباشد

چو فخرِ دین نصیبِ مومنین است
بکین نسبت ز راهِ کبر و کین است

(از طرف شنونده)

کیفی

به بین دانائی بانیِ اسلام
عبث الله خود را داد الزام

که او را فاعلِ خیر و شر انگاشت
چه خوش در رمز زرعه اش تخم حق کاشت

ازین تقریر هم در پیشِ دانا
وجودِ دو خدا گردید پیدا

سیفی

همه دانائیت ای وقفِ کفران
بود یکدانه از دامِ شیطان

تو تا کی دامِ شیطان را کشائی
که پائی اهلِ خیر از ره ربائی

ز بس این کید هائیِ تو ضعیف است
ز بس این هو و هائیِ تو ضعیف است

لعین بر اهلِ حق سلطان ندارد
چو شیطان رهزنی برهان ندارد

تو در تقدیرِ خیر و شر چگوئی
سخن در حکمتِ داور چه گوئی

که تو خود عابدِ صد لک خدائی
تو کی منقاد و عبدِ یک خدائی

به بین تیغ فقیر اکنون که شد تیز — برای گردن هر فتنه انگیز
در و زین مسئله گفتیم اسرار — کنون تحصیل حاصل را نخواهد

کیفی

مسلمان گر بدانستی که بت چیست — ندانستی که در این بت پرستی ست
اگر مسلم ز بت آگاه گشتی — کجا در دین خود گمراه گشتی

سیفی

چه بت کین پاره سنگی چو سنجات — گرفتی چون خدا مقصود بالذات
ز بیچون غافلی در بت پرستی — پی بت از شراب قهر مستی
تو گوئی رب قاهر را معطل — به بحر شیر می خسپد مغفل
کفیل کار و بار او بتانند — بتان در ملک بیچون خسروانند
ز رجس بت خبردار است مسلم — ز بت زان بخت بیزار است مسلم
پس ای گمراه بر آگاهیے ما — کنی بهتان که شد گمراهیے ما
سرت بر سنگ بت بشکن شب و روز — دلت چون آتش در سنگ میسوز
بلی اسرار هم در بت نهانست — ازان معبود رب هندوان است
که دار دهر بتے لنگ ایستاده — جلهری پیش او خود را کشاده
زنان هندوان بهر زیارت — همین آیند با هر هفت و زینت
چنان باشد مراویل روا غیب — نمیباشد دران از ریا جنبش
بدانستم درین تدلیست مخفی — غلط گفتم که چیزی نیست مخفی

سلام بر روان پاک بزرگان باد
است کز زبان بت معنی نژاد

که بهر لنگ شب این کارسازیست | نصیبش انکشاف هر جلهری ست
یکی زیر ایستاده محو بالا | دگر چون چشم سر محو تماشا
نبودن حاجب زیرین ازانست | مگو بت چیست دانستم چنانست

پرده ۱۲

کیفی

مسلمانان چه انسانند نادان | که بیجا بحث میدارند هر آن

سیفی

چرا بیجا مگوئی بحث مارا | که بیجاهای تو ما آشکارا
ز دین تو همیگوئیم با تو | بگو نادان کنون ما ئیم یا تو
زنان اهل شوهر را گر شنت | بوطی خود نمودی محو لذت
شد اندر بازن گوتم چو گستاخ | بشکل فرج شد سوراخ سوراخ
نصیب روی چندان سیاهی است | رسیده آن شب وصل آن سیاهیست
چو سورج دیوتا را دل بر آشفت | ز فرج دختر دختر چه در سفت
ز برج زن کران گر دید پیدا | چه مهر از فرج زن گر دید پیدا
زنان فاحشه حمل زنا را | بزایند و نازند آشکارا
عجیب این دختران دیوتایند | که مثل مهر و ماه از غیر زایند
ز مشرق تا بمغرب گشت روشن | ز خور این زنازائید این زن
ببین این دیوتایان تو بودند | همه این ها خدایان تو بودند
چها بیجا نشد افعال ایشان | ببین در بید خود احوال ایشان

چرا این دینِ بیچارا گزیدی | که از ما وصفِ آن بیجا شنیدی
(دین خود)

خطاب بانفس

ازین گفتار ای سیفی ملولم | من از آزردنِ کیفی ملولم
بگو چیزیکه تفریحِ نفوس ست | بگو چیزیکه تضحیکِ عبوس ست
برای فرحتِ کیفی عمل را | بجا آری و بنویسی غزل را
(بیت دوم)

غزل

پرده بکشادیم از دیدنت کنون بکشای چشم
هان نمودیمت رخ زشت و زبون بکشای چشم

گفت جوشِ دل بچشم جوهرِ تیغِ قلم
از غضب ها بهرِ کیفی پر ز خون بکشای چشم

در جلهری لنگ را میگوئی از اسرارِ غیب
از بیانِ من بناشی سرنگون بکشای چشم

آنچه فرجی که نهانست گوید ش ز من
یعنی راجه اندر جهان فرجی
بر جمالِ زوجه گویم کنون بکشای چشم

قلبِ ماهیت ز قلبِ خویش گرخواهد کرش
گو برقصِ گو پیانِ واژگون بکشای چشم

از زنای دختر دختر چه رفعتها ش نیست
سوی سورج تین بسقفِ بیستون بکشای چشم

این

این کلام ننگ خواران ست در اوراق بید
یا که هذیانیست از اهل جنون بکشای چشم
شد مقرّر زانیات ان مرکز کاف کرشن
هان ز عبرت ها بکاف آن زبون بکشای چشم

گر بزهر مار کفر خویش کیفے بخود ے
کن ز سیفے استماع این فسون بکشای چشم

ازین پس هرچه ز اقوال شر برا ست — جواب جمله در تیغ فقیر است
نگفته است اندرین حرفی جدید او — ازان کو در اصولش خط کشید او
اعاده کرده از هندی بفرسش — عیان خاصیت سگ شد ز حالش
که سگ چون قے کند بازش خورد زود — ز ظهر خاک در بطنش برد زود
همان بهتر که معذورش گزاریم — چرا بر عو عوسگ گوش داریم
ز خوبیهاے دینش نیز گویم — کنون چیزے ز ران ناچیز گویم

بیان خوبی های دین هندو که مشتهرست بچار سو

ببین احوال رام هندوان را — خدائی خاص و عام هندوان را
که رام نفس و شهوتها چهانیست — کسی کو مثل او باشد خدائیست
چو بودش فرج سیتا فارج الهم — بهرج و مرج هجرش شد بعالم
چو دید آن مهربان خود هنومان — نموده مستعان خود هنومان
کسی کو را معین بوزینه باید — چنین عاجز خدائی را نشاید
پئے بزمهاست تخلیق زمانه — باو گویند توشیق زمانه

چو وقتی دید او انگشت گوری ‌ ‌ ندیده بود بطن و پشت گوری
همه تخمش بیکدم بر زمین ریخت ‌ ‌ فغان کوبی زمین و آسمین ریخت
چرا اخلاق صبر و دل نگردید ‌ ‌ بشهوت بر زن شوهر بگردید
بگو خلاقی آنجا کس کجا شد ‌ ‌ بگویم دیگر کس گوری فنا شد
خدای هندوان بشنو که چشم است ‌ ‌ ز فرج چهی مصروف جشن ست
بزعم شان بعالم حکمران ست ‌ ‌ ولیکن بنده فرج زنانست
خدای هندوان بین آن سیاه است ‌ ‌ که از یک تیر صید افگن تباه است
خدای هندوان در شکل خنزیر ‌ ‌ زمین را بر سر آورده بتدبیر
خدای هندوان همشکل حرزه ‌ ‌ ببین آنرا که لنگش نام کرده
خدای هندوان شکل جلهریست ‌ ‌ ببین در تبکده گر نیست آن چیست
گل سرخ اندران هند و چو ریزد ‌ ‌ چها اسرار ازین کارش نخیزد
که این گل نیست این فیض جلهریست ‌ ‌ باین دیرینگی خیض جلهری ست
هزاران ساله شد گو این عجوزی ‌ ‌ مگر از شهوتش فی پشت کوزی
عیانست از دریدنش جوش شهوت ‌ ‌ فتاده بر زمین بیهوش شهوت
زبان حالش ایتام سراید ‌ ‌ که تسکینم ازین لنگ چه آید
اگر هندو پی کوه هماچل ‌ ‌ ز فرج من کند یکبار مدخل
همه آن کوه برف آتش بگردد ‌ ‌ ولی این آتش فرجم نمیرد
خدای هندوان خود آتش است این ‌ ‌ که بس در سوختنها سرکش است این
هزاران سالش ار هندو فزودند ‌ ‌ اگر افتد در آن دردم بسوزد
خدای هندوان گنگ و جمن بین ‌ ‌ هم آن سار سستی نازکبدن بین

اگر کون و ذکر در وی بشنوند — بدین هندوان عیش نگویند
ولیکن مضمضه در وی روا نیست — کزین تحقیر تعظیم خدا نیست
عیان شد کون هندو چون دهانست — دهانش مخرج چرکین ازان است
که آن پاکست و این ناپاک هر دم — بود لعنت برین ناپاک هر دم
خدای هندوان بوده است چیچک — ز خیر و شر بدستش نیست هیچک
چو اطفالش بناخن میتراشند — بروی قحبه خاکستر بپاشند
اگر میرد ز تقدیر خدا گیر — که امراض و شفا باشد ز تقدیر
برین مبنا که چیچک هست مرتاض — خدای هندوان شد جمله امراض
بنا گر دید هر جان را مرض کشت — درین عالم مریضا نرا مرض کشت
چو چشم از خالق امراض کور است — بزعم شان ممیت جان مرض است
مریض دل که باشد مثل هندو — مرض را بالیقین داند خدا او
خدای هندوان گر میتی معده — که سازد هضم نان گر میتی معده
چنین معبود شان وقت ضیافت — بکار آید در ایام کنافت
کچوری مل کچوری ها خورد پر — پکوڑی مل پکوڑیها خورد پر
بساپوری که پون لال خورده — بساپچهی نراین مال خورده
چه موہن لال موہن بهوگ پرخورد — که سی آثار حلوا در شکم برد
چنان پر میخورند از حد زیاده — که میگوزند و هوتے را کشاده
خدای شان بود آنوقت فیروز — که از کوہنها برآید صورت گوز
خدای هندوان آن اهل خرطوم — بود کان خود بگنیش است موسوم
ببزم بینی این اشقیا را — که ذی خرطوم رب باشد شمارا

خدای

خدائی هندوان شد پیر گوگا — که بوی گهه ز نام اوست پیدا
خدائی شان چو شد همنام چیرکین — خورند از گا و از ان ابوال و سیرگیز
خدائی هندوان این گاو باشد — که فرج خویشتن بکشوف دارد
خدائی هندوان شد مار پرزهر — پرستندش بجان این مورد قهر
نشد چون بر بنای بیت قادر — گرفت از ظلم بت موش آخر
چو هندو را گزد در دم بمیرد — ز زهر آن رب پرسم بمیرد
عجب رتبیت باطل بهر هندو — بجای تربیت شد قهر هندو
چه معبودان ایشان را شمارم — چو ایشان ریگ بیابان را شمارم
ز تعدیدش احادار تو بخواهی — برآید او لینش لاتناهی
عبید این خدایان را چه گویم — عبادت های ایشان را چه گویم
ضعیف اند این خدایان و همه حال — همه ایشان بخیفانند و ببطال
ز ما چیزی تو ای پهندن شنیدی — تماشا نمودیمت بدیدی
کنی ایکاش در ایمان تجلد — چو هندوئی که با عبد القوی شد

حکایت بزرگی موسوم به عبد القوی با هندوی منصف وذکی در وقت سفر و ظهور کرامت آن نیکو سیر

بزرگے نام او عبد القوے بود — بهمراهیش هندوئی ذکے بود
ز دهلی جانب ملک جنوبے — برفت آن رهرو هر راه خوبی
طریق اهل دین باشد مواسات — نمودی همرهِ خود را مدارات

که با همسایگان و همسفرها — بود احسان ز مسلم بیشترها
اگرچه باشد از کفار و فجار — نگهدارد حق یار و حق جار
شبی در منزلی چون آرمیدند — خیف از جوع هندو را بدیدند
ز حلوائش شیرینی دهانید — نه شیر بینم دینی دهانید
ربود آن تلخی کفرش همان شب — که چون روز سعادت بود آن شب
بخورد از وی هم او باقی از آن داشت — برای توشهٔ در توشه دان داشت
دران زنبیل ز اسباب پرستش — نگه میداشت اداب پرستش
دران زنبیل تنها کرده بود او — ترا شمیده ز سنگ آورده بود او
دران میداشت از روئین مهیا — بتان شکل کشن و بشن و برهما
دران تصویر سیتا بود موجود — دران خود رام اینها بود موجود
دران تصویر لنگ و بهگ نهان بود — دران بهگوان رب هندوان بود
دران بودند حاضر دیو تایان — که بودند از پی هندو خدایان
به پیشش در بهجن کردی جو لب باز — شدی زنبیل او زنبیل شب باز
بشب چون زیر سر بگذاشت آنرا — سگے بوئید و خود برداشت آنرا
چو سگ را دفعتاً رو در مفر شد — دران احوال هندو را خبر شد
ز بس در آه و افغان لب کشوده — که این شیر نیم تلخے نموده
پے آن تلخکار و بس نگونسار — خدایان مرا سگ برد یکبار
دویده سوی سگ با آه و زاری — که ای سگ این خدایانم گزاری
در یغا کشن و بشن و رام و لچهمن — شدند این لقمهٔ سگ وای بر من
فغان کین بر خدایانم چه رفته — بدل زاندوه ایشانم چه رفته

همین میگفت و سنگ برّاز نظر دور — شب مهتاب او گردید دیجور
چنان سنگ بتانش بر سر افتاد — کچون بخش خوردگان بر بستر افتاد
چو ضعف و ناتوانیهاش افزود — بهالینش شده عبد القوی زود
بگفتا ای رفیق من چه حالست — همه اینها ز عون ذو الجلال است
خدا احسان بر جانت نموده — که حال این خدایانت نموده
همه مفروض کفار اند ایشان — همه مقهور قهار اند ایشان
بگیر از قدرت ایشان حسابے — که توانند تخلیق ذبابے
از ینان چون مگس چیزی ستانند — کسی کی میتواند زورها ند
بتان چون در دهان سگ برفتند — بحبس قهر مان سگ برفتند
مگس را تو همیدانی که چون ست — ببین قهر سگ از وے بس فزونست
رهیدن از دهانش کی توانند — تراشیده ز سنگ آخر بتانند
چو معبودان تو از سگ نرستند — کے آنان چاره کار تو جستند
بے صدها بناشی در صدد ها — بشو تو بندهٔ معبود یکتا
خدای بیعدیلے بیمثالے — قدیری کبریائی ذو الجلالے
بعصیان همه ذاتش علیم ست — بما با وصف علم خود حلیم ست
قدیر مطلق است او بر خلائق — ولی بر قهر او عفو است فائق
خدائی قادری جان آفرینے — نه جان بل جمله گیهان آفرینے
حکیمے داد گستر دانش آموز — درون جان چراغ بینش افروز
بلندی بخش ارباب اطاعت — بپستی افگن اهل ضلالت
زهی فیروز ساز اهل تحقیق — شکست انداز در خصمان زندیق

لوا افراز حق از حق پسندے — بحق جویان بہ بخشد ارجمندی
ز بخشودن بہ بخشیدن فزاید — کسی گر پیشش آید پیش آید
بہ تنہا جملہ تنہا آفریدہ — از آن تن ہا تنے را برگزیدہ
رسولی پیشوائی راہ یزدان — نبی رہبر ایزد پرستان
بسی خوب از ہمہ خوبان گیہان — شفیع عاصیان محبوب رحمان
نماید چاک مہ را از اشارت — دہد ایزد پرستان را بشارت
اگر پرسی چہ باشد نام پاکش — محمد مصطفے مشہور اسمش
تو ایمان آرای بی عقل و ابلہ — کہ ایمان بہدم ماکان قبلہ
ہما نساعت مسلمان گشت ہندو — ز اہل دین و ایمان گشت ہندو
برید آنساعت از زنار رشتہ — بعشق دین حق شد دل برشتہ
کشید از جام دین طاہر شرابے — شدہ آن ذرہ دُرد آفتابے
چراغ بتکدہ شد شمع مسجد — شعر یک ہر نماز و جمع مسجد
شدہ آن بندہ بت عبد غفار — بگشت آہن طلای دست افشار
بدین مصطفی گر دید آنکس — ببین ای کس چہ کس گردید آنکس
نصیب ہندوان کردار او باد — بسی عبرت ازین گفتار او باد
بیا سیفی بگو چیزیکہ طول است — کہ از طول تو کیفی بس ملول است
سرائیدن چو میدانی غزل را — چرا اینہم نمی خوانی غزل را

غزل

برق تیغ من چو خرمنہای اندر من بسوخت
در جوارش حاصل جان و دل ہندان بسوخت

مطلع ثانی

هر دلِ بیتاب کز نارِ تعرّض من بسوخت
آنچنان آتش زدم سیماب در معدن بسوخت

سجده در طاقِ زنش بنحواست چندان بسے
بین که گوتم بر جبینش داغی از آهن بسوخت

یک سمومِ شهوتِ شنبهو چه بر کیلاس رفت
مهادیو" "ہم کن" گلرخانِ عابدانش را همه گلشن بسوخت

ذکرِ تیغِ دینِ حق بروی چنان چقماق زد
جسمِ هندو خود بنارِ سنگِ سنگاسن بسوخت

زآتشِ غضب زدها چون دخانِ گرم حالت
کهن" سر بسر جسمِ کرشن سارقِ روغن بسوخت

بر زمین افتاد لنگ شب برشته بید رنگ
ہاکهن چور" رشتهٔ بیهوده را خود گرمیِ سوزن بسوخت

زین گلستانم بشوخیها چو پهندن گل بچید
آتشِ گلهای من زد جمله پیراهن بسوخت

سیفیا این آبِ سیفِ من شد آن آتش مزاج
کان بیک حربه دل و جان و تنِ پهندن بسوخت

برخی از عبادات و اعمالِ هنود و چیزی از حسنات و خیرات قومِ نامحمود

تو معبودانِ هند و را بدیدے	ز ماهیاتِ شان چیزی شنیدے
سخن میرانم از اعمالِ اکنون	ببین انموذجِ افعالِ اکنون

لفظ سیفیا نام شاعر است که در بعضی نسخه‌ها نیافتم

کسے کو حال معبودان بداند — هم احوال عبید شان بداند
که شرک ست افضل طاعات ایشان — پلید از شرک باشد ذات ایشان
ارادتهای ایشان کفر و شرکست — عزیمت های ایشان کفر و شرکست
هر آن کاریکه خود شرک جلی هست — مدار صاحب گنگا جلی هست
بعالم مسلک شان دین کفرست — همه آئین شان آئین کفراست
ببین وقت سحر ز ایشان عبادت — که در گنگ و جمن نوبت بنوبت
پی غسل اندر مرد و زن برهنه — قرین مکدر گرها تن برهنه
ذکرها و فرج خود کشایند — امور چند شیطان نمایند
چنان عریان کنند انزال در بحر — کند هر رام چند انزال در بحر
بعریانی شدند ایشان قرینها — جنابت دور کے ماند ازینها
ازین حاصل نمیگردد طهارت — کزان غسل آیدش غسل جنابت
چنان کاید ز وطی فرج زن غسل — بود دار غسل این گنگ و جمن غسل
بدینسان چون شود هر فرج طاهر — بدریا ها نمیگردند طاهر
ز طاعت های ایشان ست دندوت — که پیش مهر تابان ست ذندوت
ازان اظهر من الشمس این بگردید — که هندو غیر خالق را پرستید
ز طاعتهای ایشانست هولے — چه با حال پریشانست هولے
مضامینی که باشد شهوت انگیز — سرایندش که تا شهوت بود تیز
دران ایام هر زن محجبه گردد — که پنڈانی و بهگتن محجبه گردد
کسانی کو بظاهر با وقار اند — درین هولی وقار از سر بدارند
بود در دست هادستار آنان — که بهڑوا بن بود کردار آنان

بران

بگردن عقد نعلین ست می بین — بر اجسام ست یکسر بول و سرگین
ازان القاب (جیو گنا ۱۲) و نام نیک شد دور — که دل از گفتن بهر و است مسرور
زطاعتهای ایشان شد دوا لے — نمیبا شد (دل بند ۱۲) هم ان از فحش خالے
هجوم مرد و زن پیش چراغان — کند شمع ذکر ها را گل افشان
زطاعت های شان رقص و سرود است — که در پیش بتان رقص و سرود است
چرا آرا ستند این زیر و بم را — خبر کے میشود سنگ اصم را
زطاعت های شان آواز ناقوس — که پیدا از صدای اوست افسوس (بر هند دان ۱۲)
هر انکو بانگ خر داند عبادت — بران نفاخ ناقوس ست لعنت
زطاعت های ایشانست هر سال — که در آغاز سر ما مثل اطفال
کنهیارا (۱۲) همی سازند پیدا — برین فعل حسن باشند شیدا
بچر کنیش ثیاب آلوده شویند — سوگنگ و جمن شادان بپویند
چنان تعظیم شان هر دو (پوتر ۱۲) سازند — که چرکین (گنگ و جمن ۱۲) در دهان هر دو سازند
چو در روز ولادت روزه (کنیا ۱۲) ارند — بجز نان دمبدم پهلیار خوارند
زحبس نان چنان افزون بود حرص — که از یک حرص میگردد دو صد حرص
که میخایند چون بسیار پهلیار — نمیگردد شکست صوم ازین کار
برین روزه هزاران قهر قهار — برین صایم هزاران لعن جبار
عبادتهای شان چون سازم اظهار — پئی عبرت همین کافیست ای یار
همیسان همین که بجد و عدد هست — همه زشت ست و آن بدهست و بدهست
مثال دین هندو گر نگارم — چه تمثیل از پئی تصویرش آرم
نمیبابم مثالے را که گویم — درین حیرت کجا پویم که جویم

سلام بعضی در ایام ۱۲ سے

همان برحالتِ من راست آید | که جامی حالِ دهقان میستاید

قصهٔ دهقان که در بلدهٔ ری کباب از بازار خرید و گم کرد و دربیانِ مثالش حیران بود و هرچه خطاب با مردم کرد

چو دهقانی منازل طے نموده | قیام خویشتن در ری نموده (نام شهری ۱۲)
بسوقِ آن بلد روزے بگردید | کبابی مستطیلے بر دکان دید
اشارت کرد و واقف شد بباشر | بیکدانگی خرید آنجا کباش
بشد زانجاو در راهش بیندا خت | بحجت وجوی وی شور و فغان ساخت
نمیدانست نامش را ولیکن | ذکر بر کف نهاد ان صاف باطن
ندا میزد بهر دکانِ قریه | که یا تجّار و یا سکّانِ قریه
چنان گم کرده ام چیزی درین سوق | شما گر فته باشید ازین سوق
چو نامش را بیان کردن ندانست | نظیرش غیر ازین گفتن ندانست
همین سان سیر و فکرم بهر سو | همی آید مثالِ دینِ هندو

کیفی

چرا دارند دل بر قتلِ جان دار | که نزدِ حق بود مذموم این کار
عجب جور و جفا را ساز دادند | بقتلِ بیگناهان رو نهادند
پسندیدند بر جا نها عذابے | بحق دارند امیدِ ثوابے

سیفی

لحوم گاو با دا در دہانت
چہ اینہا میطراود از زبانت

بجلقت استخوانِ گاو سازم
جوابِ تو پس انگہ برطرازم

ببین از طاعتِ ہندوستت ہم
کہ نذر اندرست آن امرِ مہتم

روا دادند قتلِ گاو در روے
ہمین سازند قتلِ گاو دروی

ببین در تحفۃ الاسلام اندر
جوازِ اوست از ارقام اندر

کرشنت نیز لحمِ گاو خورده
عظام و لحم و شحمِ گاو خورده

ببین در بیدہای خویش ایدون
کلامِ ما ہمہ با صدق مقرون

کلامِ تو بر آنہا راست آید
کہ خوردند آنچہ پیش تو بود بد

عجب جور و جفا را ساز دادند
بقتلِ بیگناہان رہنہادند

کیفے

زنِ ہندو غمِ شوہر ندارد
زنِ مومن سرِ دیگر بدارد

کہ این در عشقِ شوہر زنده سوزد
وآن با شوی دیگر رخ فروزد

سندھی

(بیان ارشاد کی طرح کہ ازبہن علما بود ازالام علما فی
کہ تا ہے ثابت کی گئی اور یہ قصہ مشہور ہے بار بار اخبار میں طبع ہوا ہے ۱۲
ہری کشنہ راجہ بہادر ملک بنگال کا وزیر ہندو کشتر لال پنڈت

چرا بیہودہ میسازی دہن وا
قتالِ نفس خود از دستِ خود ہا

ببین تو ہم اے ببیدین حرامست
ببین در بیدِ خود حق اینکلامست

اگر تفصیلِ این اجمال خواہی
ببین تیغ فقیرای پر بتا ہے

ندانی کہ کشتر لال پنڈت
درین تحقیق کرده صرفِ ہمت

ثبوت از بید کرد او تا بدانے
برای بیوه زن ہا زوجِ ثانے

برآشفت آنجنان بهر تحقق — که اثباتش نموده بی تملق
حلال است و حلالست و حلالست — زبان بیدلست و این مقالست
چرا نبود ز بید اثبات این نقل — که ترک او بود مذموم هر عقل
زن هندو غم شوهر ندارد — بجای شوهر او یاری ببارد
بظاهر مثل بیوه گو نزارست — خودش هر روز در آغوش یارست
هزاران بیوگان هند و ترا — بدیدیم و شنیدیم اینچنین ها
که بس بی پرده میگردند یکسر — گرفتار زنا باشند یکسر
چو برزوها نقابی را نمایند — شکم را پیش مردم می کشایند
علاج دل کنانند از برهمن — همی باشند آیند از برهمن
که فرج شان برهمن را حلالست — دخول او برایشان بیملالست
زن هندو اگر بی مرد گردد — ز سقای خود اکثر پر گردد
گهی او آب در آوند ریزد — گهی در حقه سر بند ریزد
ازین گفتار من عیبش مگیرید — که باشد کار سقا آب ریزی
شمارم تا کی از دیوث تباهی — که باشد او لعینش لاتناهی
نکاح بیوه ناکردن خطاهاست — کزین اشکال انتاج زناهاست
نصیب مومنان هر خیر دینست — نصیب هندوان حرمان ازینست
چو شد برزو کرستی ختم گفتار — تفاول نیک شد اظهار ازین کار
که ختم کار هر هندو است آتش — فنی احراق او هر سو ست آتش
تو ای سیفی ازین گفتار پرهیز — مکن بر هندوان نار سخن تیز
برآتش زن کنون آب غزل را — خدا کرده است سهلت انعمل را

غزل

بر مردگانِ کفر چه پایوش میزنم
آبی بعبث بر آتش خاموش میزنم

الفاظِ من ربود حواسِ هنود را
کین سنگها بشیشهٔ آن هوش میزنم

هر بیتِ هجو کفر ندانی که چون سقر
بر کافران غیظ و غضب جوش میزنم

قرعِ صماخ هند و بدین جهانشد
ضربِ صریرِ کلک دران گوش میزنم

مخمور کفر راست اشعارم انتباه
من نعل هوش بر سرِ می نوش میزنم

اندر زکورنشیِ پهندان فتاد و گفت
دستی چو سور دابس بر بن دوش میزنم

آغوش بر من شده علِ زنانِ شان
زان این نگار هجو در آغوش میزنم

من از جفا بحضرتِ حق می برم پناه
حق کوشم و طریقِ جفا کوش میزنم

من در خطای قتلِ عدو بیضیا کنون
دستی بذیلِ عفوِ خطایوش میزنم

خدایا سعیِ من مشکور فرما
مرا در کارها معذور فرما

نصیبم ساز اخلاصِ عمل ها
نداری از ریا در من خللها

الهی کل ساعاتِ مکسبه تحمد
و فی مجموعِ اوقاتِ لک الحمد

قطعهٔ تاریخِ اختتامِ نظمِ این رسالهٔ فارسیه یعنی

حربهٔ سیفی بر سرِ کیفی

ختم چون نظم این کتاب شده — بر دل از سور فتح باب شده
لحم سان بر زبانۂ آتش سوزان ۱۲ سخنم — جگر ہندوان کباب شده
بی نصیب انداز ین بہایم کفر — اہل ایمان کامیاب شده
اینکہ نظمم عدوئے دارد — بر دل ہندوان عذاب شده
از کشاکش چو خامہ آرامید شرح بیتابی ۱۳ — بہر تاریخش اضطراب شده
سر اصنام را برید و بگفت — دین ہند و ہمہ خراب شده ۱۲۹۰

اعتذار بخدمت اصحاب ضمائر فطانت ذخائر و ارباب

بصائر مهر نظائر اہل ایمان و اسلام از زبان فقیر ناکام

غفر اللہ الغفار ذنوبہ و ستر اللہ الستار عیوبہ

نہ مین وہ ہون کہ مین کچھہ جانتا ہون — کسی مدّاحی کب مانتا ہون
جو مین ہر اہل فن کا خاکپا ہون — تو پھر مین کیا کہون کچھہ ہون تو کیا ہو
عدو مین مدح خوان لاریب میرے — ہنر کہدیتی ہین جو عیب میرے
جو میری عیب کہدیتی ہین محسنی — دعائی خیر وہ لیتی ہین مجھسے
ادا کرتے ہین حق دوستی وہ — نہین کرتے پہ محسنی دشمنی وہ
کہ مجکو اونسی ہوتی ہی ہدایت — ذرا سمجھو تو ہی کیا تھی ہدایت
جو ہوئین دستگیر کجرو راہ — ہمیشہ دست گیر اونکا ہوا للہ
کہ ہوئی جنکے باعث استقامت — خدا اونکی تئین رکھے سلامت

نہ مین کچھہ شاعرِ ہندوستان ہون — نہ مین مومن ہون کہ سبحان ربی ہان ہان
نہ کچھہ سحر البیان نظم ہون مین — کہ روح شعر و جان نظم ہون مین
نہ ناثر ہون کہ رشکِ درِ منثور — سطور نثر ہون مین مجھی مسطور
کہ ہی جیسا وہ اندر من کو دعوے — بجای مجکو اوس سی حق تعالے
وہ مین ہر ایک فن مین کمترین ہون — کہ ہر اوستادِ فن کا خوشہ چین ہون
مگر مجھپر ہے وہ امدادِ فتاح — کہ اندر من کو مین دیتا ہون اصلاح
معاذ اللہ ایسا تو نہین مین — سخن گستر کہون اپنی تئین مین
مرا کیا منہ کہ کچھہ دعوی ہو مجکو — دنی ہو کر سرِ اعلی ہو مجکو
جب ایام شباب اپنی تہی ای یار — تو تہا فکر سخن مین دل گرفتار
ہمیشہ عاشقانہ شعر کہنا — بہت حسبِ زمانہ شعر کہنا
رہی مشقِ سخن دہلی مین دن رات — کہا وہ جو کہ آیا جی مین دن رات
تہی ابراہیم ذوق اوستاد میرے — کہ تہی وہ اہلِ فوق اوستاد میرے
وہی اوستادِ شاہِ بوظفر ہے — جہان مین وہ سخنور نامور تہی
خدا اوس رو کو جنت مین بہیجے — محلِ رحمت و راحت مین بہیجی
کہ اب کام اپنی تہہ شاگردی اوسکے — عنایت اسقدر مجھپر تہی اوسکے
کہ اصلاحِ سخن تہی دیسے منظور — مری تعلیم فن تہی دیسے منظور
اوسی مدت مین توفیقِ الہی — ہوئی پہر رہنما اسطور میرے
کہ قربِ اہلِ دین کا ہو گیا شوق — کچھہ باقے رہا پہر ذوق کا شوق
رہا پہر عالمون کا گفتگو بر دار — حذار کہی یہان تا آخر کار
اب آئی اپنی ایام کہولت — الہی ہوئی عقبے مین سہولت

اوستاد شاہ نصیر — شاگرد شیخ محمد ابراہیم ذوق — شاگرد حافظ غلام رسول شوق

قریب اپنی اجل کی نوبت آئے
اگر غفلت ہی ہی تو شامت آئے

خدا ہر لحظہ رکھے فکر دین مین
غم نزع و غم روز پسین مین

نزاع اس شغل دنیا سی ہو پہر
غم نزع روانین دم ہو آخر

رہون ہر لحظہ فکر آخرت مین
شبانہ روز ذکر آخرت مین

ردیف اپنا رہی عقبی کا آہنگ
نہو فکر سخن کچھہ میری دلمین

مگر ہان امر دینے ہو تو ہوئے
پی اجر یقینے ہو تو ہوئے

کہ جیسا یہہ ہوا اس پر خطا سے
بچائی کبر یا محکو ریا سے

نہ اب مشق سخن باقی رہی ہے
نہ دل کو حرص فن باقی رہی ہی

نہ ننگ و نام کا کچھہ غم ہی باقی
نہ اب وہ شوق کا عالم ہی باقی

یہہ نظم رد کافر لکھہ چکا مین
مگر کب ہون وہ محفوظ الخطا مین

کہ میرا کام بالکل بے خطا ہو
عجب کیا ہی اگر مجسے خطا ہو

خطا کیونکر نہوئے اس عجبی سے
خطا ہوتی ہی آخر آدمی سے

نہین خالی خطا سی میری تحریر
بہت کچھہ مجسی ہو جاتی ہی تقصیر

نہ کچھہ الفاظ مین میری فصاحت
نہ کچھہ مضمون مین میری بلاغت

نہ ایسی دلکش مضمون ہین میرے
نہ ایسی شعر پر افسون ہین میرے

کہ ہو اونسی نشاط نفس ناظر
سرور و انبساط نفس ناظر

نہ تہی کچھہ ابتدا سی یہہ بہی عادت
کہ ہو لب آشنا لفظ خصومت

نتیجہ یعنی کہیے مکنون خاطر
کہ ہون مصروف بحث اور ہون مناظر

مگر جب کافر ملعون کو دیکہا
بڑی کذاب و پر افسون کو دیکہا

جو شعر فارسی مین ہو بجا ہو
کہ اردو شعر مین ہو بجا ہو

اردو شعر مین ہو بجا ہو
کہ فارسی شعر مین ہو بجا ہو

یہ بیت اردو کا ہو بجا ہو
کہ فارسی بیت مین ہو بجا ہو

یہ مصرع ہو بجا ہو
کہ وہ مصرع ہو بجا ہو

یہ لفظ ہو بجا ہو
کہ وہ لفظ ہو بجا ہو

یہ حرف ہو بجا ہو
کہ وہ حرف ہو بجا ہو

یہ نقطہ ہو بجا ہو
کہ وہ نقطہ ہو بجا ہو

یہ شوشہ ہو بجا ہو
کہ وہ شوشہ ہو بجا ہو

یہ زبر ہو بجا ہو
کہ وہ زبر ہو بجا ہو

یہ زیر ہو بجا ہو
کہ وہ زیر ہو بجا ہو

یہ پیش ہو بجا ہو
کہ وہ پیش ہو بجا ہو

یہ مد ہو بجا ہو
کہ وہ مد ہو بجا ہو

یہ تشدید ہو بجا ہو
کہ وہ تشدید ہو بجا ہو

یہ جزم ہو بجا ہو
کہ وہ جزم ہو بجا ہو

یہ وقف ہو بجا ہو
کہ وہ وقف ہو بجا ہو

یہ ہمزہ ہو بجا ہو
کہ وہ ہمزہ ہو بجا ہو

یہ الف ہو بجا ہو
کہ وہ الف ہو بجا ہو

یہ ب ہو بجا ہو
کہ وہ ب ہو بجا ہو

یہ پ ہو بجا ہو
کہ وہ پ ہو بجا ہو

یہ ت ہو بجا ہو
کہ وہ ت ہو بجا ہو

یہ ٹ ہو بجا ہو
کہ وہ ٹ ہو بجا ہو

یہ ث ہو بجا ہو
کہ وہ ث ہو بجا ہو

یہ ج ہو بجا ہو
کہ وہ ج ہو بجا ہو

یہ چ ہو بجا ہو
کہ وہ چ ہو بجا ہو

یہ ح ہو بجا ہو
کہ وہ ح ہو بجا ہو

یہ خ ہو بجا ہو
کہ وہ خ ہو بجا ہو

یہ د ہو بجا ہو
کہ وہ د ہو بجا ہو

یہ ڈ ہو بجا ہو
کہ وہ ڈ ہو بجا ہو

یہ ذ ہو بجا ہو
کہ وہ ذ ہو بجا ہو

یہ ر ہو بجا ہو
کہ وہ ر ہو بجا ہو

یہ ڑ ہو بجا ہو
کہ وہ ڑ ہو بجا ہو

یہ ز ہو بجا ہو
کہ وہ ز ہو بجا ہو

یہ ژ ہو بجا ہو
کہ وہ ژ ہو بجا ہو

یہ س ہو بجا ہو
کہ وہ س ہو بجا ہو

یہ ش ہو بجا ہو
کہ وہ ش ہو بجا ہو

یہ ص ہو بجا ہو
کہ وہ ص ہو بجا ہو

یہ ض ہو بجا ہو
کہ وہ ض ہو بجا ہو

یہ ط ہو بجا ہو
کہ وہ ط ہو بجا ہو

یہ ظ ہو بجا ہو
کہ وہ ظ ہو بجا ہو

یہ ع ہو بجا ہو
کہ وہ ع ہو بجا ہو

یہ غ ہو بجا ہو
کہ وہ غ ہو بجا ہو

یہ ف ہو بجا ہو
کہ وہ ف ہو بجا ہو

یہ ق ہو بجا ہو
کہ وہ ق ہو بجا ہو

یہ ک ہو بجا ہو
کہ وہ ک ہو بجا ہو

یہ گ ہو بجا ہو
کہ وہ گ ہو بجا ہو

یہ ل ہو بجا ہو
کہ وہ ل ہو بجا ہو

یہ م ہو بجا ہو
کہ وہ م ہو بجا ہو

یہ ن ہو بجا ہو
کہ وہ ن ہو بجا ہو

یہ و ہو بجا ہو
کہ وہ و ہو بجا ہو

یہ ہ ہو بجا ہو
کہ وہ ہ ہو بجا ہو

یہ ی ہو بجا ہو
کہ وہ ی ہو بجا ہو

کہ ہجو دین مین سرگرم سخن ہے — جدال و کین مین سرگرم سخن ہے
ہوئی یون جوشن زن دینکی حمیت — کہ ہوگی کافرونکو اذیت
گمان سخت فکر اب مین یہی کھینچو — بہت سی تیر ہجو ان سب کو مارون
ہوئی ایسی ہی امداد الٰہی — ہوئی مسموع حق فریاد آہی
کہ مینی انپہ وہ وہ تیر مارے — گئی سب کافرون بے پیر مارے
یہہ جسنا داس گنگارام کافر — بس اب پانی نمانگین یا خدا پھر
اگرچہ نام کی یہہ ہوئین دریا — مگر پیاسی ہی مرجائین خدایا
یہہ عرض خدمت احباب دین ہی — خطا اس پر خطا سے پائین جوشی
تو رکھین مجھپہ سب احسان اصلاح — نظر فرمائین وہ باشان اصلاح
اگر مسرور ہوئین اس سی الفاس — تو امداد دعا سی بہی نہین یاس
جو حاصل اس چمن کی سیر ہوئے — میری حقین دعائی خیر ہوئے
یہہ فکر اپنا نہین ہی کو کمن ہے — کہ جو حال صدر رنج و محن ہے
تراشی اسنی وہ کوہ مضامین — نکالی شعر جوی شیر شیرین
کہ یہان ہر قلب غمگین کو مزا آی — بشر کے جان شیرین کو مزا آے
مثال و صورت مضمون اشعار — اور اونسی رد دین سنت کفار
ہوی ایسی کہ گویا کوہ ذی جاہ — تراشی اور نکالی ریزہ کاہ
وہ کام آیا مگر ہر کاہ ریزہ — بنا خود سینہ کافر کا نیزہ
یہہ نکلی گہا سکے گو سب تہی انکی — مگر خود نگلے نیزے وہ کنکے
مسلمانون کے نیزی بنگئی وہ — تو سینے ہندونکی چھن گئے وہ
عجب کیا ہر دل اہل سخن سی — جو اہل دین ہین اہل علم و فن سی

مبدل سنہ ۱۲ — بدل — بدل البدل ۱۲

بشکل کہربا لیجاہین انکو | نظر سی دل اوڑا لیجاہین انکو
ہوئی الحمد للہ ختم گفتار | خدایا اس سی محزون ہوہین کفار

زبان پر ہی میرے الحمد للہ
کلام آخر ے الحمد للہ

تقریظ بدرخشندگی جواہر سلک ناشر بے نظیر ناظم دلپذیر بعرصہ فصاحت تیز رخش حاجی فرید بخش صاحب دل رئیس بنت

تخلص

الحمد بخالق البرایا | والشکر بواہب العطایا
بر مرسل او صلوٰۃ و تسلیم | زان بعد بہ پیش اہل تفہیم
اینہا کہ ہدیہ می فرستیم | احوال فقیر می نویسیم
بیت کہ کان علم و دیعت | در آب و گلش سرشتہ اینت
بر تخت سخنوری نشستہ | قفلے بدر و گہر نہ بستہ
آور دلالی سخن را | بنواخت اہالی سخن را
فیض سخنش جہان گرفتہ | ملک سخن از زبان گرفتہ
عالی ہمی بہ سیچ خرسند | در علم سخن بسی ہنرمند
فخرش عمل حدیث و قرآن | مشتاق دربنی بصد جان
قرآن ہمہ بسینہ دارد | آیات بوعظ مے در آرد
واعظ نخواص و عام امت | حاجی نخلوص قلب و نیت
راہی سبیل شرع و سنت | ماحی نشان شرک و بدعت

نظمش

نظمش بطائف قوافی — در رونق و حسن شعر کافی
نثرش که هزار دُر نثارش — نظمش همه بیخزان بهارش
خلقش بکمال خوبروئی — بنواخته عالم از نکوئی
انشاش سرور مشتیان است — املاش فلاح مردمان است
نامش که محمد حسین است — بس نیک و حسن بجانبین است
آزادمنش مع التعلق — برده ز معاصرین تفوق
در ملک سخن اگرچه میرست — بگزیده تخلص او فقیرست
آنانکه فن سلف گزیدند — رسم سخن سلف گزیدند
بر شاه و وزیر جمع گشتند — دیرینه سخن به نو نوشتند
ممدوح گرفته هر کسی را — چو کوه نوشته هر خسی را
مخلوط نموده راست ناراست — گردند همان که مدعا خاست
گردند ز بس بلند آهنگ — دور اند ز راه حق نفر سنگ
آورده بکف نقود بسیار — ارزان نفروختند گفتار
زین بیغرضی نبوده باشد — کس را الهی ستوده باشد
در عمر مدیح کس نبوده — جز نعت نبی قلم نسوده
اندر من بیحیا و گستاخ — شد هر ره دراچو شاخ در شاخ
زان تیغ فقیر را قلم زد — هم از پی دین پاک دم زد
دندان شکنی جواب هر ام — حقش بدهد ثواب هر ام
انصاف که لایق ثنا کیست — زین نظم مرا چون منی چیست
فرقیکه میان این و آنست — فرقی چو زمین و آسمانست

این نظم فقیر بے طمع را — می بین کہ چہ رتبہ یست علیا
خالق بہ نبی ما محمد — این جملہ قبول از و نماید
باشد زدل حزین بہران — بر روح نبی درود یزدان

ایضا منہ قطعۂ تاریخ اختتام طبع کتاب سلمہ الوہاب

ضرب تیغ فقیر رہے نے — کیا ہی اب ہندسی اوجاڑا کفر
کافرون نے او دہر بنایا تہا — مومنون نے ایدہر بگاڑا کفر
طبع تیغ فقیر نے اے دل — مثل تقویم کہنہ پہاڑا کفر
سر آمد اہل حق سے لکہہ تاریخ — بیخ و بنیاد سے اوکہاڑا کفر ۱۲

چکیدۂ خامۂ شاعری شعور شیخ امانت علی مجبور ساکن بنت

اے خامہ بیا بیار قسم کن — تحمید خدای ما رقم کن
وز نعت رسول بر زبان آر — باران درود بر درش بار
اینہا کہ بیان کنم قلیل است — بر ہر زہ درائیم دلیل است
وصفش چہ بیان کنم ز خامہ — نامی ز بیان اوست نامہ
فایق بعلوم دین حق گیر — عالم بعلوم فقہ و تفسیر
مصروف دعای حق شب و روز — راضی برضای حق شب و روز
گو نام ز عجز خود فقیر ست — بر شکر اہل دین امیر است
تصنیف چو کرد این رسالہ — داعی داده بروے لالہ
اندر کہ دلیر بود و کافر — از عالم خیر رفت خاسر

از تیغ فقیر زخم خوردہ — افتادہ بخاک مثلِ مردہ
تیغے کہ فقیر برکشادہ — از تابشِ برق آب دادہ
کفار کشے چو برق ساطع — بر خوبیٔ دین دلیلِ قاطع
موجی زبحارِ علم دین رست — در خاتمِ خیرِ دین نگین ست
مجبور عنانِ خامہ در گیر — وصف است برون زحدِ تحریر

ایضاً قطعۂ تاریخ از فکرِ مجبور سلمہٗ وہٗ بہ اللہ الشکور

لکھی مولانا نے کیا تیغِ فقیر — کاٹ ڈالا ہی سرِ اشرار کو
قافیہ تنگ آج اندر من کا ہے — دیکھکر اس تیغکے اشعار کو
فکرتِ تاریخ مین مجبور نے — جب اوٹھایا خامۂ اظہار کو
یون سرِ جوُدت سی ہاتف نی کہا — خم کیا ہی گردنِ کفار کو
۱۲۹۰

قطعاتِ تاریخ از اِنتاجِ اُنسکالِ خیالاتِ ظہوری ظہورِ نظیر

نظیرِ فغانی فغان جناب منشی حبیب الدین احمد صاحب

سوزان رئیس سہارنپور سلمہ اللہ الغفور

کیا مضامین فقیر نی لکھے — ہندؤن کا بہرم بہرشٹ کیا
فکرِ تاریخ تہی کہ دل نے کہا — بول ہندو دہرم بھرشٹ کیا
۱۲۹۰

ایضاً مۃ ورسالِ عیسوی

تیغ فقیر کی ہوئی تیز جب اہل کفر پر
چاہتی تھی کہ سال کا فکر کریں کہ بر ملا

اور بباعث فساد اندر کشتنی چلے
ہاتف غیب نے کہا تیغ فقیر کی چلی

۱۸ ۷۳

ایضاً منہ سمت بکر یا جینی

جب بنام طبع سے باہر ہوئی تیغ فقیر
دی ملایک نے سر امر الٰہی سی ندا

اور باہر آگیا اندر کی سب اندر کا کفر
یا فقیر اللہ توڑا اک بڑی کافر کا کفر

۱۹ ۳۰

از نتائج فکر نازک خیال شاہزادہ حمیدہ خصال صاحب نفس نفیس

مثل اخلاق خود خوشنویس میرزا محمد نصیر الدین صاحب ضاعف اللہ الغالب

ہان کہاں ہی اندر آشفتہ سر
یہہ وہ ہی تیغ فقیر نامور

آئی یہاں اور دیکھہ لی شمشیر تیز
جسکو دشمن بھی کہے شمشیر تیز

دیکھہ لینا تم کہ کیا کرتے ہے یہہ
کافر بے پیر سے شمشیر تیز

اسکا سال طبع بھی کیونکر نہو
باہر اندر زہی شمشیر تیز

۱۲ ۹۹

من رشحات قلم حافظ قرآن حاجی بیت یزدان زائر

مدینہ رسول رحمان مولوی محمد اکبر خان صاحب سلمہ المنان

جسوقت زور بازوی دین ہی فقیر نے
تاریخ مینی یہہ کہی از روی انبساط

جڑ کفر کے درخت کی کیسر اوکہاڑ دے
اچھا تمام کفر کی کریا بگاڑ دے

۱۲ ۹۰

ایضاً منہ سلمہ ربہ

جب حضرتِ فقیر کی یہہ جہت چھپے کتاب
جنکا فنِ مناظرہ مین اب نہین نظیر

تاریخ کی خیالمین تہامین کہ ایکیا
دل نی کہا ردی ہوی اندرمنِ شریر

۹۰ ۱۲

ایضاً منہ سلمہ خالقہ

ہوا رِ خبیثِ ہند جس سی ایکعالم مین
رسالہ تمنی وہ یہہ ای فقیرِ تیغ زن لکہا

ہوئی تاریخ برجستہ یہہ اسپرِ طبعِ اکبر سے
کہا دلنی یہی لکہدی ہوا ردبت پرست احیا

۹۰ ۱۲

تواریخ چکیدۂ خامۂ سامری ہنگامہ حمیدہ خصال نازک خیال ناظم

ذی فراست و ہوش شاعرِ بلیغ فصاحت کوش حافظ محمد

نظام الدین صاحب متخلص بجوش ساکنِ کول سلمہ اللہ والطو

زنظم و نسق اندرمن چو گشتہ
مرتب بیتِ کفرِ نکبت انجام

فقیر آن را زبن برکند و گفتم
شکستِ کفر باد اسودِ اسلام

۹۰ ۱۲

ایضاً منہ سلمہ ربہ در سنہ عیسوی

کہینچے یہہ تیغ بران جسدم کہ تیغ زن نے
اعدا نی خوف جان سی طیاری کی عدم کے

مین فکرِ سالمین تہا دیکہا کہ ہر طرف سی
بہاگی عدو یہہ کہتی تیغ فقیر چمکے

۱۹ ۷۶

ایضاً منہ سلمہ در رسالہ فصلیہ

تیغ قلم چو کرد علم حضرت فقیر — از ریبتش عدو شدہ رسوائے سوی عدم
اینک بسالِ فصلیٔ او کلکِ زمجو — شمشیرِ بے بہای عدو کش مصورقم ۱۲

ایضاً من لطائف طبعہ سمت بکرماجیتی و نیز ہجری بزبان خالص ہندے

جھوٹی سچائی کہنا بکہانی من مین — اندر من اترائے — ہم مین بڑی کبیشر گیانی جگ مین دوجا نا نہ کوئے
ہوا کی اوپر دیا دہوکا سندر پوتھی لکھی پہکیر — جانی سنگری پٹ لینی والا گیانی ویسا نیکے
جوش کر دست چتا من مین یہی لکھنو یکھہ اتم — لالہ جیکی بات بگاری یا پوتھی فی آج بہلے ۱۲
سمت بہی کچھ ناہین کٹہن مت سوچ کر دیا بہانت لکھو — کیسے پوتھی پہکیر لکھی جو بیش برس کے پت لینی ۱۹

تاریخ طبعزاد عزیز سرور مانوس مضحک عبوس حافظ محمد عبد القدوس متخلص بقدسی حفظہ اللہ الغنی خلف شیخ عبد الصمد غفرہ اللہ الاحد ساکن بنت

مجسی سینی ذکر مولانا ذرا — جب تخلص آپکا جانا نہ تہا
شیخ ابراہیم ذوق اوستاد تہے — اور یہہ شاگرد اونکی تہی نمنی سنا
عاشقانہ شعر کہتے تہی یہہ بس — اور کچھہ اوسوقت شغل انکا نہتا
اک زمانہ ایسا آیا خود بخود — شعر کہنا چہوڑ کر ایسا کیا

ہوگئی مصروف تحصیل علوم ۔ پھر تو انکا اسمین ایسا دل لگا
کچھہ نہ کہی دل لگی پھر غیر سے ۔ یا آپہے انکو تو اپنا بنا
پھر جو ان حالات مین کچھہ آپکو ۔ وہ مذاق شعر بھی یاد آگیا
ہوگئی مصروف نعت احمدی ۔ اور فقیر اپنا تخلص کرلیا
اسمین بھی لکھا ہی دیوان طویل ۔ وہ بھی عون حق ہی سے پیش آجائیگا
رد اندرمن مین لکھی یہہ کتاب ۔ تب تخلص تیغ زن انکا ہوا
رد ہندان لال کیفے کی لیے ۔ ہوگیا سیفی تخلص آپ کا
فکر دین مین جو ہین انکی کاروبار ۔ سبکے سب مقبول ہو مین یا خدا
چون بلائی ناگہان تیغ فقیر ۔ جب نیام طبع سی نکلے ذرا
ہندؤ نکی آنکھین اندھی ہوگئین ۔ اور رنگ ڈنکا وہین فق ہوگیا
تہا یہہ قدسی فکرت تاریخ مین ۔ اوسکی گوش دلمین ہاتف نے کہا
لکھہ سر احسان حق سی سال طبع ۔ لو شکست فاش ہندو یا چکا

نتیجہ طبع وقار آئین منشی محمد بدرالدین صاحب رئیس عمر پور سلمہ الغفور

تو لاک اللہ ای علامۂ دین ۔ سر کفار بر بت ہای سنگین
شکستے وچوبت بیجان نمودی ۔ بنام ایزد عجب برہان نمودی
زہی مضمون خہی نادر کتابے ۔ بعون اللہ کتابی لاجوابے
ازین تیغ فقیر ایمرد دیندار ۔ نمودی آفتاب ہجو کفار
بروں خود از نیام طبع چون شد ۔ روان ہندوان از تن برون شد
بفکر سال بدرالدین چو پرداخت ۔ چہ موزون مصرع تاریخ او ساخت

سر دشمن بریدی زین سنان ہا
جزاک اللہ فی الدارین خیرا
۱۲ ۹۰

از قلم عزیز سعید تلمیذ رشید محمد وحید زید اللہ عمرہ و علمہ بتوشیح

غیرتِ برق ہی یہہ تیغ فقیر — رہبر ہندواں ہے بے تقصیر
فیض سی اسکی آب کی کیا کچھہ — نیہہ جلی کشتِ کافرِ بے پیر

از قرۂ باصرہ سعادت توامان محمد حبیب الرحمن بارک اللہ فی حیاتہ وثمراتہ

جب کہنچی میان سی یہہ تیغ فقیر — کہنچ گئی ہندؤن کی دلپہ لکیر
کہ کٹی بید کی گردن افسوس — آج چمکے ہے اگر یہہ شمشیر
ہوئی مقبولِ دو عالم یہہ کتاب — یہہ دعا میری ہی یارب قدیر
ایسی شمشیر کے جوہر مین رہے — دیدۂ شیر کے یارب تاثیر
اثرِ زہر دکہا لئے اوسکو — اس سی زخمی ہو جو ہندو بے پیر
اسکی تاریخ حبیب الرحمن — یہی موزون ہوئی وقتِ تحریر

کہ یہہ کہتے ہوئے ہندو بہاگے
آگیا کہینچ کے شمشیر فقیر

خاتمہ الطبع الحمد للہ والمنۃ کہ یہہ کتاب بفراہمی سامان تالیف و مساعی جمیلہ خان ذیشان محمد عبد الغفور خانصاحب کے جنکا ذکر اس کتاب کے صفحہ ۳۳ مین ہی تالیف ہوئی اور خان ورمنہ اہل ایمان حاجی محمود خانصاحب سلمہ الغالب نی بصحت تمام خطہ مرغوب انام کاغذخانۂ پر اسکو مشتہر عام کیا اور حجت کو تمام کیا و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

صحت نامہ منزل اغلاط تیغ فقیر بر گردن شریر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰	۳	بخار	بجار
۱۷	〃	گیا	کیا
۱۸	۴	کہی	کہتی
۲۶	۱۱	نشنہ	تشنہ
۳۰	۳	تو	لو
〃	۱۴	سان	سامان
۴۳	۱	شاشتر	شاستر
〃	۱۳	پوج	پوجا
〃	〃	بیچا	بیجا
۸۵	۹	عزازیل	عزازیل
۱۰۳	۱۷	کہ تا	کہ نا
۱۱۸	۵	کہی	کہی
〃	۲۰	رالون	راویون
۱۳۶	۵	ہی ورد	ہنتی وداع
〃	۶		وہ
۱۶۵	۷	حد	جد
〃	۱۷	جفاریکا	جفاکاریکا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۷	۳	طنار	طنانر
۱۸۱	۱۳	درد	درود
۲۴۰	۴	زہزن	رہزن
۲۴۹	۶	برشا	برہنا
۲۶۳	۱۳	منتی	ہنتی
۲۶۹	۱۲	نقب	لقب
۲۷۲	۲	کو	تو
۲۸۴	۳	یا	نا
۲۸۵	۹	طا	ظا
۲۹۴	۴	آدربسی	آوربسی
۳۳۳	۳	برتش	براتش
۳۴۰	۹	دی	ذی

قطعہ تاریخ از مولوی عبدالحق صاحب
شاگرد مولوی عبیداللہ صاحب سلیم

آب تیغ فقیر سے اے دل
ہوئی کربا خراب ہندو کے
کفر کے آگ بجھ گئی اور سب
پاٹ پوجا خراب ہندو کے

اشتہار کتاب تیغ فقیر بر گردن شریر و حربہ سیفی بر سر کیفی

بعد حمد وصلوٰۃ کی واضح ہو کہ ایکمدت سی بیس برن لالہ اندرمن صاحب مرادآبادی نے
بہ نسبت شان دین اہل اسلام کی بہت کچھ خامہ فرسائی کو کار فرمایا ہے اور تالیفات فاسیہ
اور اردو اور نظم و نثر مین بہت سا آپ کو ستایا ہے جواب اونکے حرف بحرف ہو چکی ہین
چنانچہ تحفۃ الاسلام کے جواب خلعت الہنود اور ہدیۃ الاصنام اور اعجاز محمدی
علمای دین سید المرسلین نے لکھی ہین اور خصوص علامۂ زمن مولوی محمد علی صاحب ظلہ العالی نے
سوط الدجاء نے لالہ صاحب کے ہر ہر کتاب کا جواب اونکی بیدو شاستر سی مدلل
لکھا ہی اور اوسکو ہر اہل نظر جانتا ہے کہ جو جواب اونہون نے تالیف فرمایا ہی اوسمین کیا کیا ہی ایسا
ایسا ہی کہ لالہ جی کا جی جانتا ہی مگر ایک کتاب نظم اردو مسمی بہ اصول دین احمد ہور
بنام لالہ اندرمن ابتک بجواب ہے کسیکو بسبب بے اصلی اوس نظم کی توجہ نہوئی و خدا
رہا کہ کتب مبسوطہ مؤلفہ اہل اسلام کہ جو مغنی ہین وہی سکو بھی کافی ہین لیکن
پھر بھی صلاح ٹھیری کہ اونکی کوئی کتاب بجواب نرہی دل اونکا انتظار مین
بیتاب نرہی اس لیی یہہ تیغ فقیر منظوم لکھی گئی اور اونکو ہدیہ بھیجی گئی
چونکہ لالہ صاحب نے اپنے اصول مین بہت گستاخی اور شوخی کی ہی تو یہہ اوسکا جواب
بھی ترکی بترکی ہی اگر اس تیغ کی تیزی سی غصہ آجای تو ذرا اپنی اصل کو بھی
دیکھا جائی اور یون و لمین کہا جای کہ ہای ہای زمانہ کہ برہمن خود کردہ را
علاجی نیست اور ایک مثنوی فارسی جو لالہ بہندن لال کیفی نی موسوم بہ نجوی
اسلام اصول سی ملحق کی ہی اوسکا جواب حربہ سیفی بر سر کیفی ہی
الحمد للہ کہ یہ کتاب چھپ کر تمام ہوئی اور پیش نظر خاص و عام ہوئی فقط